بچے۔زبان۔لسانی اکتساب

تحتانوی سطح۔اردو

تربیتی رہنمایانہ کتابچہ برائے اساتذہ

2018

ریاستی ادارہ برائے تعلیمی تحقیق وتربیت

تلنگانہ۔حیدرآباد

SCERT TELANGANA

Government of Telangana, Hyderabad

First Published 2018

SCERT Publication Vol. no...............of 2018

(Urdu Primary)

This book has been printed on 70 G.S.M Maplitho

Title Page 200 G.S.M White Art Card

SCERT TELANGANA

پیش لفظ

زبان نہ صرف اظہار خیال کا ذریعہ ہے بلکہ غوروفکر کا منبع بھی ہے! غوروفکر۔ اظہار خیال' دونوں زبان کے ذریعہ ہی انجام پاتے ہیں۔ اسکول میں داخلہ لینے سے قبل بچے سننا، بولنا جیسی لسانی استعدادوں کے حامل ہوتے ہیں۔ اسکول میں داخلہ لینے کے بعد ان میں پڑھنے اور لکھنے کی صلاحیت کو فروغ دینا ہوتا ہے۔ اسکول میں داخلہ لینے سے قبل 3 سال کی عمر ہی میں انتہائی پیچیدہ زبان کو با آسانی اخذ کرتے ہوئے استعمال کرنے کی صلاحیت بچوں میں ہوتی ہے۔ ہم بچوں کو صرف پڑھنا اور لکھنا ہی سکھا رہے ہیں۔ زبان پر دسترس رکھنے والے بچے اسکول میں داخلہ لینے کے بعد ناکام ہو رہے ہیں۔

13/نومبر 2017 کو منعقدہ قومی تحصیلی جائزہ امتحان میں جماعت سوم میں 68 فیصد، جماعت پنجم میں 67 فیصد طلباء ہی ترقی کا مظاہرہ کر پائے ان میں 75 فیصد سے زائد سوالات کو حل کرنے والے طلباء کا فیصد جماعت سوم میں 42 اور جماعت پنجم میں صرف 22 رہا۔ یہ مظاہرہ بھی پڑھنے کا فہم سے متعلق جانچنے کے لے کثیر انتخابی سوالات پر مبنی تھا۔ اگر خود لکھنا اور قواعد سے متعلق دیگر استعدادوں کے تحت امتحان لیا جاتا تو حالات مزید تشویشناک ہوئے۔ ایسا کیوں ہو رہا ہے؟ کیا بچوں میں سیکھنے کی صلاحیت نہیں ہے؟ یا ہم بچوں کو سکھانے میں ناکام ثابت ہو رہے ہیں؟ احتساب ضروری ہے۔

زبان کو بامعنی انداز میں سکھایا جائے اب مناسبت سے درسی کتب کو بھی جدید انداز میں تدوین کیا گیا ہے۔ ماضی میں بھی کئی مرتبہ تربیتی پروگرام منعقد کئے گئے اس کے باوجود کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی۔ اس سے متعلق غوروفکر ضروری ہے۔ اس رہنمایانہ کتابچہ میں بچے۔ زبان کو کس طرح سیکھتے ہیں' اکتساب میں زبان کا کردار تصورات کی تشکیل میں زبان، لسانی اکتساب میں جامع طرز رسائی، سماجی، تہذیبی و تنقیدی رجحان درسی کتب کا فلسفہ پڑھنا لکھنا سے متعلق قومی تحصیلی جائزہ امتحان کے نتائج کا تجزیہ اکتسابی نتائج ہماری ریاست میں لازمی تلگو زبان کی تعلیم ...... جیسے ابواب کو شامل کیا گیا ہے۔ ان کا مطالعہ کرنے سے زبان کے تئیں لسانی اکتساب کے تئیں لسانی استعداوں (خصوصی طور پر پڑھنا، لکھنا) کے فروغ کے بارے میں آگہی حاصل ہوتی ہے۔ ہمارے رجحان میں بھی تبدیلی رونما ہوتی ہے۔ نئے انداز فکر کے ذریعہ مزید بامعنی انداز میں لسانی اکتساب کو یقینی بنانے میں ہمارا طرز بھی بدل جائے گا اس بات کی امید ہے۔ لہذا مکمل مطالعہ کرتے ہوئے اور بچوں میں لسانی استعدادوں کے فروغ کے لئے کوشش کریں گے۔ اس بات کی امید کرتی ہوں۔

تحتانوی سطح کے اساتذہ کی تربیت کے لئے ریاستی سطح پر ماہرین مضمون کے لئے تربیتی پروگرام کا انعقاد عمل میں لا کر خدمات انجام دینے والے، عظیم پریم جی یونیورسٹی، سے تعلق رکھنے والوں کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔ اس کتابچہ کی تیاری میں حصہ لینے والے اسٹیٹ ریسورس گروپ اراکین کی بھی مشکور ہوں۔

ڈائرکٹر

SCERT TELANGANA

اس ماڈیول کے تشکیل کار

جناب محمد افتخارالدین احمد شاؔد، ریاستی کونسل برائے تعلیمی تحقیق وتربیت تلنگانہ، حیدرآباد۔

محمد ظہیرالدین، اسکول اسسٹنٹ ضلع پرشید ہائی اسکول (بوائز)، آرمور، نظام آباد

محمد عبدالمعز، اسکول اسسٹنٹ گورنمنٹ ہائی اسکول، درگما گڈہ، کریم نگر

عبدالرحمٰن شریف، اردو پنڈت، گورنمنٹ ہائی اسکول، پولیس لین، محبوب نگر

محمد عبدالخالق، اسکول اسسٹنٹ گورنمنٹ ہائی اسکول، مدینہ مسجد، محبوب نگر

محمد عبدالروٴف، اسکول اسسٹنٹ ضلع پریشد ہائی اسکول، ویپور، محبوب نگر

محمد شہید علی، ایس جی ٹی، گورنمنٹ بوائز پرائمری اسکول، کندیکل گیٹ، حیدرآباد

بشیرا بیگم، ایس جی ٹی، گورنمنٹ ہائی اسکول، مدینہ مسجد، محبوب نگر

کوآرڈینیٹر

جناب محمد افتخارالدین، ریاستی کونسل برائے تعلیمی تحقیق وتربیت تلنگانہ، حیدرآباد۔

مشیران

پروفیسر تحسین سلطانہ،
صدر شعبہ نصاب ودرسی کتب، SCERT، حیدرآباد۔

ڈاکٹر پی. ریوتی ریڈی،
لیکچرر، SCERT، حیدرآباد۔

مشیران اعلیٰ

شریمتی بی. سیشو کماری،
ڈائرکٹر ریاستی کونسل برائے تعلیمی تحقیق وتربیت تلنگانہ، حیدرآباد۔

شری. ٹی. وجئے کمار،
ڈائرکٹر، اسکولی تعلیم ریاست تلنگانہ، حیدرآباد۔

ڈی ٹی پی اور لے آوٹ ڈیزائن

شیخ حاجی حسین، امپرنٹ کمپیوٹیک، بالانگر، میڑچل

SCERT TELANGANA

فہرست

شمار	موضوع	صفحہ نمبر
1۔	طلبا۔ زبان۔ کمرۂ جماعت میں اطلاق	1
2۔	اکتساب میں زبان کا کردار۔ کمرۂ جماعت کا نظم	7
3۔	تصورات کی تشکیل۔ زبان	15
4۔	لسانی اکتساب۔ جامع طرز رسائی۔ سماجی، تہذیبی و تنقیدی پس منظر	20
5۔	درسی کتب اور ان کا فلسفہ۔ کمرہ جماعت میں اطلاق	26
6۔	پڑھنا۔ پڑھنے کی حکمت عملی۔ کمرۂ جماعت میں اطلاق	32
7۔	لکھنا	52
8۔	مطالعہ میں مصروف کرنا لسانی وسیلہ	60
9۔	بچوں میں حصول طلب استعدادیں۔ اکتسابی نتائج	64
10۔	قومی تحصیلی جائزہ امتحانات کے نتائج کا تجزیہ	70
	ضمیمہ جات	
	1۔ تلنگانہ کے کھیل	71
	2۔ تلگو زبان کی لازمی تدریس	83
	3۔ بچوں کا تحفظ۔ اسکولوں کا کردار	88

SCERT TELANGANA

1. طلبا۔زبان۔کمرۂ جماعت میں اطلاق

زبان ہی انسانی تہذیب میں تبدیلی کا باعث ہے قدیم انسان سے لے کر آج کے جدید انسان تک ہوئی مختلف تبدیلیوں میں زبان کا اہم کردار رہا ہے۔اب زبانیں آفاقی اور عالمگیر ہیں۔بغیر رسم الخط والی زبانیں بھی پائی جاتی ہیں۔لیکن بغیر تلفظ اور گفتگو کے کوئی بھی زبان کا تصور ممکن نہیں۔

بعض زبانیں ایسی ہیں جو بناء رسم الخط کے بھی بولنے والوں کی تمام ضروریات کو پورا کرنے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔

جیسے جیسے ضروریات میں اضافہ ہوتا ہے ویسے ویسے یہ زبانیں معجزاتی طور پر اپنے اندر تبدیلی لاتی ہیں۔ایسی عظیم اور مشکل زبانوں کو بچے کس طرح سیکھ رہے ہیں؟

بچوں میں عمومی طور پر کس طرح کا طرز عمل پایا جاتا ہے؟ اُن میں کون کونسی فطری صلاحیتیں پائی جاتی ہیں۔اسکول آنے سے پہلے ہی بچے کس طرح زبان کا استعمال کررہے ہیں؟

بچے زبان کس طرح سیکھتے ہیں؟ان تمام موضوعات کو باب میں تفصیلی طور پر بحث کریں گے۔

بچوں کی فطرت:۔

افشاں نامی ایک معلّمہ تحتانوی مدرسہ میں کام کررہی ہیں یہ 12 سالہ تدریسی تجربہ رکھتی ہیں۔اسکول کے مشاہدے کے لیے مشاہداتی ٹیم کی ایک رکن جبین، افشاں کے اسکول جاتی ہیں۔ اپنے مشاہداتی نکات کی تکمیل کے بعد افشاں سے عام موضوعات پر گفتگو کرتی ہیں۔بچے کیسے ہیں؟ وہ کیا کیا کرتے ہیں؟ جیسے سوالات کئے۔تب افشاں ٹیچر نے کہا کہ بچے بہت گڑ بڑ کرتے ہیں' ایک لمحہ خاموش نہیں بیٹھتے۔مسلسل بات چیت کرتے رہتے ہیں۔ہدایات نہیں مانتے، دی گئی ہدایات پر ایک منٹ ہی عمل کرتے ہیں پھر اپنی حرکات میں مشغول ہوجاتے ہیں۔کام میں رکاوٹ پیدا کرتے ہیں ایک جگہ نہیں بیٹھتے ہیں۔وقفہ وقفہ سے اٹھتے ہیں اور گھومتے ہیں اور میرے قریب آکر کچھ کہنے کی کوشش کرتے ہیں اگر اپنی حرکات سے باز آکر میرے کہنے پر عمل کرے تو اچھا پڑھ سکتے ہیں۔اس طرح افشاں ٹیچر نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

افشاں ٹیچر کی گفتگو کو آپ نے پڑھا؟

کیا آپ ان کی تائید کرتے ہیں؟ یا اختلاف رکھتے ہیں؟

تھوڑی دیر سوچئے؟

افشاں ٹیچر کی گفتگو کا تجزیہ کیجئے۔بچوں کی فطری صلاحیتوں کو تصور کیجئے۔ٹیچر کی گفتگو اور بچوں کی فطری صلاحیتوں کا جب ہم تقابل کرتے ہیں تو ہم درج ذیل نتائج پر پہنچتے ہیں۔

بچوں کی فطری خصوصیات:۔

☆ سوالات کرنا بچوں کی فطرت میں ہوتا ہے۔

☆ کسی ایک جگہ ہمہ تن نہیں بیٹھتے۔

SCERT TELANGANA

☆ اُن کے تجربات میں آنے والے موضوعات یا سوالات اساتذہ، ساتھی طلبا اور افرادِ خاندان سے سنانے کے لیے بے چین رہتے ہیں۔

☆ بچوں کو باتیں کرنا بہت پسند ہوتا ہے۔

☆ ہمیشہ ''نیاپن'' تلاش کرتے ہیں۔

☆ شکایت کرنا بچوں کی فطرت میں شامل ہوتا ہے۔

☆ ہم عمر بچوں کے ساتھ وقت گزارنا پسند کرتے ہیں۔

☆ اُن کی غلطیوں کی نشاندہی کرنے پر مایوس ہو جاتے ہیں۔

☆ تھوڑی سی تعریف پر بہت زیادہ خوش ہو جاتے ہیں۔

☆ عموماً شرمیلے مزاج کے ہوتے ہیں۔ نئے لوگوں سے جلدی ہم آہنگ نہیں ہوتے۔

☆ کھیل کود، معموں وغیرہ کو پسند کرتے ہیں۔

☆ اپنے مشاہدات اور کیے ہوئے کام کو بیان کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

جب بچوں کی فطری خصوصیات اس طرح کی ہوں تب افشاں ٹیچر کی گفتگو بچوں کی فطرت سے ناواقفیت کا اظہار کرتی ہے۔ ٹیچر کا بچوں کے تئیں تصور ان کی خام خیالی ہے۔ اب ہمیں کچھ اور سوچنے کی ضرورت ہے۔

جیسے ☆ بچوں کی فطری خصوصیات کو جاننا

بچوں کی فطرت، فطری صلاحیتوں سے واقفیت ہی معلم کی با مقصد تدریس کی راہیں ہموار کرتے ہیں۔ ہماری ذاتی زندگی میں ہمارے بچے اپنی صلاحیتوں سے نت نئی سوچ سے تخلیقی اظہار سے، اور ایسے سوالات کے ذریعہ ہمیں اچھنبے میں ڈالتے ہیں جس کا جواب ہم دے نہیں سکتے۔ اب ہم بچوں کی فطری صلاحیتوں کے بارے میں جانیں گے۔

آیئے.....!

بچوں میں پائی جانے والی چند فطری صلاحیتوں کا مشاہدہ کرتے ہیں۔

محمود اور سارہ کو ایک تین سالہ لڑکا ہے۔ محمود کے پاس اسمارٹ فون ہے اُس کا لڑکا چند دن تک اُس فون کا بغور مشاہدہ کرتا تھا۔ ایک مرتبہ یوٹیوب پر اپنی والد کو گانے سنتے ہوئے دیکھا۔ اس کے بعد وہ خود جب چاہتا ہے اسمارٹ فون لے کر یوٹیوب کھول کر اپنی پسند کا گانا لگانا شروع کرتا ہے۔

آپ کے مشاہدہ میں یہ بات ضرور آئی ہوگی کہ آج کے بچے اسمارٹ فون پر ایسے مہارت سے کام کر رہے ہیں جو ان کے بڑوں سے بھی ممکن نہیں ان باتوں کو سوچنے سے آپ کو خود تعجب ہوگا۔

بچے جب ایک گروپ میں کھیلتے ہیں تب خود اپنے آپ کھیل کے اصول بنا لیتے ہیں۔ اصول بنانا ان کے لیے کیا آسان کام ہے؟ ساتھی بچوں سے الجھن میں ڈالنے والے سوالات کرتے ہیں۔ موقع کی مناسبت سے نظمیں یا گیت گنگناتے ہیں۔ کسی کے سکھائے بغیر ہی تصاویر اتارنا شروع کر دیتے ہیں۔ اپنے تصورات کا تخلیقی اظہار کر سکتے ہیں۔

منائی گئی عید یا تہوار سے متعلق تفصیلی گفتگو کر سکتے ہیں، کسی موضوع پر ترتیب وار گفتگو کر سکتے ہیں۔

SCERT TELANGANA

بچوں کی صلاحیتیں:-

بچوں میں لامحدود صلاحیتیں پائی جاتی ہیں، اساتذہ بچوں کی ان لامحدود صلاحیتوں کی حقیقت سے متعلق لاپرواہی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔

بچوں میں پائی جانے والی لسانی صلاحیتیں قابل رشک ہوتی ہیں۔ بچے زبان کے ذریعہ اپنی تمام ضروریات کی تکمیل کرسکتے ہیں۔معلم کوشش کرتے ہیں کہ اس کی تدریس سے بچوں میں صلاحیتوں کا فروغ ہو رہا ہے۔ورنہ وہ ایک کورا کاغذ ہی رہ جاتا ہے۔

جب ہم بچوں میں لسانی صلاحیتوں کا مشاہدہ کرتے ہیں تو ناقابل یقین حقائق کا انکشاف ہوتا ہے۔ایک چار سالہ بچہ اپنی سوچ وخیال ،ضروریات کو اس طرح بیان کرسکتا ہے کہ سب سمجھ سکیں، وہ تصورات کو قائم کرسکتا ہے۔مناسب وجوہات بیان کرسکتا ہے۔اسی لئے چار سالہ بچے کا شمار لسانی اعتبار سے نوجوانوں میں کیا جانا چاہیے۔

بچہ اپنے اطراف کی دنیا کے اختلاط کے ذریعہ حسب ذیل چیزیں سیکھتا ہے۔

1. اندازہ لگانا
2. اعداد سے متعلق علم
3. مشاہدہ کی ہوئی چیزوں کا اپنے ذہن میں خاکہ تیار کرنا۔

اس طرح بچوں میں کئی صلاحیتیں پائی جاتی ہیں۔ان میں پائی جانے والی مہارتوں میں نہایت اہم ''زبان'' ہے۔

آیئے.....!

بچوں کی صلاحیتوں کے بارے میں ماہر لسانیات Rhiday Kaut Deevan کیا کہتے ہیں۔

''بچوں کی سیکھی ہوئی مہارتوں میں نہایت اہم 'زبان' ہے''

زبان ہمارے وجود و شناخت کا ذریعہ ہے۔

بچے لسانی مسائل، حالات کا مقابلہ کرسکتے ہیں

☆ بچے اپنے اطراف پائے جانے والے سماج سے عمل اور ردعمل کا اظہار موثر طور پر کرسکتے ہیں۔

☆ بچہ مشکل سے مشکل سماجی، تہذیبی، لسانی ماحول سے متعلق حالات آنے پر اپنی زبان کے ذریعہ مقابلہ کرتا ہے۔اپنے خیالات کا اظہار کرتا ہے۔

☆ خوشی خوشی حصہ لیتا ہے، موقع کی مناسبت سے الفاظ تبدیل کرتا ہے۔حالات کے اعتبار سے برتاؤ کرتا ہے۔اپنے خواہشات کے اظہار کے لیے اپنے تجربات سے متعلق گفتگو کے لیے زبان کو روانی کے ساتھ استعمال کرتا ہے۔

بچوں میں پائے جانے والے تصورات

مریم چار سالہ لڑکی ہے۔عمر کی مناسبت سے روانی سے گفتگو کرسکتی ہے۔اپنے رشتہ داروں کو ان کے رشتہ کی مناسبت سے پکار سکتی ہے۔ جیسے دادا جان، اور ان کے بھائیوں کے درمیان میں پائے جانے والے رشتوں کے فرق کو بتلاسکتی ہے۔اس کا خاندان زرعی ہونے کی وجہہ سے

SCERT TELANGANA

خاندانی پیشہ سے متعلق تصورات مریم میں کثرت سے نظر آتے ہیں۔عیدین، پودے، گھر کا کام کے تصورات اس میں زیادہ پائے جاتے ہیں۔ بچے اسفنج کی طرح سماج سے نئی معلومات کو جذب کر لیتے ہیں ان کے خیال میں ضروری اور غیر ضروری کا عنصر نہیں پایا جاتا، معلومات مکمل طور پر ذہن نشین کر لیتے ہیں۔اسی لیے وہ بات کرنے والی چڑیا بن جاتے ہیں روکنے سے نہیں رکتے۔یہی نہیں بلکہ بحث ومباحثہ کے لیے حقوق کو حاصل کرنے کے لیے، حالات کا تجزیہ کرنے کے لیے اپنی خیالی دنیا کی تعمیر کے لیے زبان کا استعمال کرتے ہیں۔

بچے اور جملہ سازی ربندی:

بچوں میں فطری طور پر جملہ بندی کی صلاحیت ہوتی ہے۔اس کو پوشیدہ صلاحیت کہا جاسکتا ہے۔کون سے لفظ کو کس طرح ادا کیا جائے؟ تلفظ کی ادائیگی کہاں اتار چڑھاؤ ہونا چاہیے؟ بچوں کو معلوم ہوتا ہے۔تسلسل میں بات کرنا دراصل ابتدائی عمر ہی کی ترتیب ہے۔بچوں کی گفتگو میں کسی قسم کی قواعد کی غلطی نہیں ہوتی۔موقع کے لحاظ سے فعل کی صورتوں کو 100% صحیح استعمال کرتے ہیں۔اسم ضمیر کا علم ان میں پایا جاتا ہے۔زمانے تزکیر، تانیث کا استعمال، صحیح مترادفات کے استعمال میں کبھی غلطی نہیں کرتے۔روزآنہ بچوں کے ذخیرۂ الفاظ میں مسلسل اضافہ ہوتا ہی رہتا ہے، معلوم الفاظ کو عملی زندگی میں، موقع کے اعتبار سے بلاجھجک استعمال کرتے ہیں۔ان الفاظ کی مختلف صورتوں کا سابق میں ان کو علم نہ ہونے کے باوجود قواعد کا اسکولوں کے مطابق استعمال کرتے ہیں۔اس طرح کے کئی نکات کی ماہرین لسانیات نے شناخت کی ہے۔ان کو قواعد کی کتابوں میں جگہ دی گئی ہے۔بچوں کی کئی صلاحیتوں کی شناخت اب بھی باقی ہے۔اس سے بچوں کو کوئی سروکار نہیں۔ بچے الفاظ کا مناسب فہم کے ساتھ استعمال کرتے ہیں۔اسی لیے ان کی جملہ بندی بھی صحیح ہوتی ہے۔

اس کو بچوں نے کس طرح سیکھا

ہم جانتے ہیں کہ لوگ جب باہم گفتگو کرتے ہیں تب زبان ترقی کرتی ہے۔مختلف سماجی پس منظر سے آنے والے بچوں میں بھی اہلیتیں مختلف ہوتی ہیں۔بچوں کے تجربات اور علم پر سماجی پس منظر کے اثرات کے متعلق بہت سارے شواہد موجود ہیں۔یہ بات ہمارے علم میں بھی ہے کہ بچوں میں انفرادی اختلافات پائے جاتے ہیں اس کے باوجود اکتساب میں چند اجتماعی خصوصیات یا مراحل پائے جاتے ہیں۔بچوں کے اکتساب میں بڑوں کی امداد شامل ہوتی ہے۔

بچوں کے ساتھ بڑوں کی صحبت ان میں خود اعتمادی پیدا کرتی ہے۔ بچے اپنی انفرادی شناخت پا کر مطمئن اور خوش ہوتے ہیں۔بچوں کے اکتساب میں یہ شناخت اور خود اعتمادی نہایت ہی اہم ہے۔

بڑوں کی رہنمائی، ہمت افزائی، اور ان کا ساتھ گھومنا بچوں کے لیے کچھ حد تک سودمند ہے۔لیکن بچوں کا وہ علم خود اکتسابی عمل اور صلاحیتوں کے ذریعہ حاصل ہوتا ہے۔وہ زیادہ پائیدار اور موثر ہوتا ہے۔

بچے ایسی کئی باتیں سیکھ لیتے ہیں جو بڑوں کے علم میں نہیں ہوتیں۔ہم جانتے ہیں کہ بامعنی اکتساب موقع ومحل اور حالات کے مطابق بچے سیکھتے ہیں۔بچوں کا ماحول مختلف قسم کے انسانوں سے مسلسل ہونے والے رابطے اور ردعمل سے ان میں صلاحیتوں کے پروان چڑھنے کی اہم وجہہ ہے۔

کیا بچے تقلید کے ذریعہ سیکھتے ہیں؟

SCERT TELANGANA

آج بھی کئی لوگوں کا ایقان ہے کہ بچے تقلید کے ذریعہ ہی سیکھتے ہیں۔اسی لیے اس سے متعلق مباحثہ ضروری ہے کیوں کہ ہمارے ذریعہ بچوں کو فراہم کئے جانے والے تجربات ان پر بہت زیادہ اثر انداز ہوتے ہیں۔انسانوں کی تقلید کے ذریعہ سیکھا ہوا اکتساب ذیل کی طرح ہوگا۔

☆ اپنے کام کا مشاہدہ کرنا۔

☆ معلم کے کام کا مشاہدہ کرنا۔

☆ غلطیوں کی تصحیح کرنا۔

☆ جس کام میں غلطی ہوئی ہے اسی کو بار بار دہرانا۔

کیا اس طرح کی گئی تدریس علم کی تشکیل کرسکتی ہے؟ جب ہم اس طرح کا سوال کرتے ہیں تو جواب ''نفی'' میں آتا ہے۔اور ہمارے خاندانی ماحول ہو یا سماجی ماحول ہو یا ہمارے کمرۂ جماعت؟ جب ہم غور کرتے ہیں کہ بچے کس طرح اسکول آنے سے پہلے بہت سارے موضوعات سیکھ لیتے ہیں تب اوپر بیان کردہ ''تقلیدی طریقہ'' ہمیں صحیح نظر نہیں آتا۔لیکن تقلیدی طریقہ کو مکمل طور پر غلط نہیں کہہ سکتے۔بچوں کے اکتساب میں تقلید کا اثر کچھ حد تک ضرور ہوتا ہے یہی اس مباحثہ کا خلاصہ ہے۔

اکتساب کے اہل بچوں کی خصوصیات

☆ دنیا کو فتح کرنے کی انسانی خواہش اکتسابی عمل کا ایک کلیدی نکتہ ہے۔اس فتح میں بچے مزید تجربات کو حاصل کرنے کی اس سے متعلق تعلق کو فروغ دینے کی خواہش رکھتے ہیں۔نئے تجربات، نئے کام کرنا سوالوں کو سمجھنے کا فہم حاصل کرنا، جیسے امور کی صلاحیت حاصل کرنے کی امیدیں بچوں میں پوشیدہ ہوتی ہیں۔

☆ دوسرا اہم نکتہ عزم و استقلال ہے۔کچھ نہ کچھ کرتے رہنا، جلد ہار نہیں ماننا یہ سیکھنے والے بچوں کی خصوصیات میں شامل ہے۔

☆ نتائج کی پرواہ کئے بغیر کسی بھی عمل میں میرا کتنا حصہ ہے۔یہ ان کے لیے اہم ہوتا ہے۔

☆ کیا ہو رہا ہے؟ کس کے لیے؟ کیوں؟ جیسی دلچسپیاں چوتھی خصوصیت ہے۔

☆ بچوں میں پائی جانے والی دلچسپی پوشیدہ صلاحیت ہے۔جو بچوں کی ترقی اور کام کرنے کی راہیں فراہم کرتی ہیں۔یہ خصوصیت ہی بچوں میں نئے تجربات کی تلاش، نئے حالات، سوالات، مہم جوئی میں مصروف کردیتی ہے۔

اختتام

درج بالا مضمون پڑھ کر ہم یہ سمجھ سکتے ہیں کہ بچوں میں لامحدود صلاحیتیں پائی جاتی ہیں، کسی بھی قسم کے موضوع کو آسانی سے سیکھ سکتے ہیں؟ بچے کچھ سیکھنے سے پہلے معلم پر ان کو مکمل بھروسہ ہونا چاہیے۔ہم کہہ سکتے ہیں کہ بچوں کا یقین و بھروسہ ہی ان کے سیکھنے کی وجہ ہے۔

طالب علم کا معلم پر بغیر کسی وجہ کے پایا جانے والا یقین ہی بچے کی سیکھنے کی ابتداء اور بنیاد فراہم کرتا ہے۔ *John Holt* کے کہے گئے الفاظ اس موقع کے لیے صد فیصد صحیح ثابت ہوتے ہیں۔

کمرۂ جماعت میں نئے موضوعات کا اکتساب ہونے کے لیے بچوں میں مہم جوئی کے عمل کا احساس ہونا چاہیے۔غیر مانوس دنیا میں قدم رکھنے کا احساس ہوتا ہے۔شاید میں غلط پڑھوں گا۔غلط کروں گا۔اس طرح کرنے پر دوسرے لوگ کیا سمجھتے ہوں گے۔اس طرح مختلف

SCERT TELANGANA

خیالات سے فکر مند رہتا ہے۔

اس مہم جوئی میں آگے بڑھنے کے لیے ہمت افزائی کی ضرورت ہے اور ہمت بھی ہونی چاہیے۔حد سے زیادہ غلطیاں کرنے پر کوئی بڑا نقصان نہیں ہوتا اس کی طمانیت ہونی چاہیے۔تحفظ کا اظہار ہو لیکن عام کمرۂ جماعت کا ماحول اس کے برخلاف ہوتا ہے۔اسی لیے بچے اکتساب پر دلچسپی کا اظہار نہیں کرتے۔

''سب سیکھنا بچوں کی فطرت ہے''

(جان ہولڈ)

ہریدے کانت دیوان صاحب کا بچوں کی صلاحیتوں پر مضمون ہم پڑھ چکے ہیں! اس مضمون کے ذریعہ ہم کس نتیجے پر پہنچنا چاہئے۔ بچوں کے معاملے میں ہمارے زیر مشق طریقہ کار کیا ہے؟

کون سی طریقہ تدریس کو اپنایا جائے؟

ان تمام موضوعات پر ہمیں اس سے وضاحت حاصل ہوتی ہے کہ بچوں کے غلط گفتگو کرنے، غلط پڑھنے، غلط لکھنے سے دنیا غرق نہیں ہو جاتی۔

ہم اپنے گھر کے ماحول تہذیب کو ایک مرتبہ اپنے ذہن میں لاتے ہیں۔ہمارے گھر میں جب بچے کسی لفظ کو غلط بولتے ہیں تب افراد خاندان محظوظ ہوتے ہیں؟ یا بچے پر غصہ کر کے اس کو صحیح تلفظ کی تاکید کرتے ہیں۔اور یہ سچ ہے کہ افراد خاندان خوشی کا اظہار کرتے ہیں۔ بچے مریم کو مَلْیَم (مل یم) حسین کو چُچَین کہہ کر پکارتے ہیں۔بچوں کی نامکمل اور غلط باتیں بھی بڑوں کو بہت محظوظ کرتی ہیں ماہر لسانیات اسے Celebration of errors کہتے ہیں۔بچوں کی کہی ہوئی غلط باتوں کو استعمال کرتے ہوئے گھر کے بڑے افراد ان سے اسی انداز میں باتیں کرتے ہیں۔تب بچہ سمجھتا ہے کہ اس کی زبان کی اہمیت ہے اور وہ صحیح زبان میں بات کرنے کی کوشش کرتا ہے اور بامقصد حالات میں حصہ لے کر اپنی غلطیوں کی وقفہ وقفہ سے خود ہی تصحیح کر لیتا ہے۔

تب ہی ایک بچے کو پیدا کرنے والی ماں کے لیے''ماں'' کے الفاظ منہ سے ادا ہوتے ہیں؟ اگر کوئی یہ سوال ماں سے کرے تو ماں بلا مبالغہ کہے گی کہ''ہاں'' یہی بچوں کے تئیں ماں کا ایقان ہوتا ہے۔اسی طرح کا یقین معلم کو بھی اپنے طلبا پر ہونا چاہیے۔بچوں پر کامل یقین ہی معلم کو ذہنی طور پر تدریس کے لیے تیار کرتا ہے۔

کمرۂ جماعت میں اطلاق

معلمین کو چاہیے کہ وہ طلبا کی چھوٹی چھوٹی غلطیوں کی فوراً ہی اصلاح کرنے کی کوشش نہ کرے بلکہ اسے اکتسابی مواقع فراہم کرے کہ وہ خود سے اپنی غلطی سدھارے۔اس لڑکے سے یہ ممکن نہیں۔اس لڑکی کو کہنا الفاظ ضائع کرنا ہے'' جیسے جملے ادا کرنے سے گریز کرنا چاہیے۔

☆ میری جماعت کے طلبا پڑھ سکتے ہیں، لکھ سکتے ہیں، کر سکتے ہیں یہ ایقان معلم کو ہونا چاہیے۔تب ہی تدریسی و اکتسابی عمل با مقصد ہوتا ہے۔بچوں کے اکتساب میں انفرادی اختلافات کا پایا جانا یقینی ہے اسی لیے ایک بچہ کا دوسرے بچہ سے تقابل نہ کریں۔اس طرح کرنے پر بچے کی عزت نفس مجروح ہونے کے امکانات ہوتے ہیں۔

SCERT TELANGANA

☆ بچہ اپنے خاندان، سماجی ماحول اور حالات سے کئی چیزیں سیکھ لیتا ہے۔اسی لیے کمرۂ جماعت میں بھی اسی طرح کا ماحول فراہم کیا جائے۔

☆ اکتسابی مشاغل میں تمام طلبا کو حصہ لینے کے مواقع فراہم کرنا چاہیے۔

☆ بچوں کی فطرت، صلاحیت کے مطابق تدریس ہو، میکانیکی طور پر کام کی تقسیم سے بچے بوریت محسوس کرتے ہیں۔اسی کو ہم بچوں کی گڑبڑ سمجھتے ہیں اگر با مقصد کام کی فراہمی ہو تو بچوں کو شور کرنے کا موقع ہی نہیں ملتا ہے۔

☆ سوالات کرنے کی عادت کو فروغ دینا۔

☆ اکتساب میں انکشافات کا طریقہ فراہم کرنا۔

☆ کمرہ جماعت میں بچوں کی رائے کا احترام ہونا چاہیے۔

☆ ''سیکھنا'' بچوں کا پسندیدہ عمل ہے۔اس میں زبان کو اہم مقام حاصل ہے۔زبان پر دسترس ہو تو دیگر مضامین پر گرفت حاصل ہوتی ہے۔بچے کی سطح کو چیلنج کرنے والے انجام دیئے جانے والے کام کی وضاحت کرنے پر مبنی مشاغل دیئے جائیں۔

☆ کمرہ جماعت میں زبان سیکھنے کے وسیع مواقع فراہم کئے جائیں۔ان کی تہذیب کا احترام کیا جائے۔

آخر میں بچے اس پر مکمل آگہی حاصل کریں گے۔بچوں میں تمام تر صلاحیتیں موجود ہوتی ہیں بچوں پر یقین کرنا چاہیے۔کیسا بھی مشکل موضوع ہو بچے سیکھ لیتے ہیں۔با مقصد اکتسابی مشاغل فراہم کئے جائیں۔ان سب سے پہلے معلم پر طالب علم کو مکمل یقین اور بھروسہ پیدا ہو۔اس کے لیے کوشش کی جائے یہی اس کا خلاصہ ہے۔تب ہی معلم کمرۂ جماعت میں بچوں کے لیے موزوں ماحول فراہم کر سکتے ہیں۔اور بچوں کو اکتسابی ماحول میں مشغول کر سکتے ہیں۔ہمارا آخری مقصد بچوں میں با مقصد اکتساب کا فروغ ہے۔

SCERT TELANGANA

2۔ اکتساب میں زبان کا کردار۔کمرۂ جماعت کا نظم

زبان قدرت کا ایک انمول تحفہ ہے۔زبان تصورات، احساسات و جذبات کے اظہار میں معاون ثابت ہوتی ہے۔زبان کے ذریعہ ہی انسان اپنے علم کو فروغ دیتا ہے۔سماج میں دیگر اشخاص کے ساتھ تعلقات استوار کرنے کے لیے زبان مددگار رہوتی ہے۔ انسان میں علم کے فروغ کے لیے زبان ہی بنیادی وجہ ہے۔اس طرح کی کئی چیزیں ہم تربیتی پروگراموں میں پڑھ چکے ہیں۔کیا زبان صرف جذبات، خیالات کے اظہار تک ہی محدود ہو؟ یا اس کے ساتھ ساتھ زبان دیگر معاملات میں بھی اثر انداز ہوتی ہے؟ زبان کو ہم کس طرح سمجھیں؟ اس کی اہمیت کیا ہے؟ کمرۂ جماعت میں مسلسل انجام دیے جانے والے تدریسی و اکتسابی عمل میں اس کا کیا کردار ہے؟ ان تمام امور کو اس باب میں تفصیلی طور پر مباحثہ کریں گے۔

''زبان'' سے کیا مراد ہے؟

ہم میں زیادہ تر لوگوں کا خیال یہ ہے کہ زبان صرف باہمی تبادلہ خیال کے حد تک مختص ہے۔ہم یہ بھول جاتے ہیں کہ خیالات، تجربات اور ردعمل کے لیے زبان ایک اہم ذریعہ ہوتی ہے۔اگر ہم بغور جائزہ لیتے ہیں تو یہ سمجھ میں آتا ہے کہ زبان وسیع طور پر ہمارے لیے مدو معاون ہے۔بچپن میں بچوں کی شخصیت اور استعدادوں کو تشکیلی طور پر فروغ دینے کے لیے زبان ایک کلیدی کردار ادا کرتی ہے۔ صرف اتنا ہی نہیں بلکہ بچوں کی آگاہی دلچسپیوں، رویوں اور اقدار پر بھی زبان بہت زیادہ اثر انداز ہوتی ہے۔کسی بھی ایک موضوع کو سمجھنے کے لئے زبان ایک اہم ذریعہ ہوتی ہے۔اس طرح ہم یہ سمجھ سکتے ہیں کہ تعلیم کے میدان میں زبان کا اہم کردار ہوتا ہے۔جب ہمیں اس بات کا اندازہ ہوجائے کہ بچے زبان کس طرح سیکھتے ہیں تب کمرۂ جماعت میں زبان کے تحت بہترین نتائج کا حصول ممکن ہے۔ بچے اسکول آنے کے بعد اپنے فطری ماحول میں زبان سیکھنے کے طور طریقوں اور اسکول کے ماحول میں سیکھے جانے والے طور طریقوں میں تضاد محسوس کرتے ہیں جس سے زبان سیکھنے کے عمل پر منفی اثر پڑتا ہے۔اس طرح بچوں میں زبان سیکھنے کے تئیں عدم دلچسپی کا رجحان بڑھتا ہے۔معلم اگر یہ خیال کرے کہ وہ زبان کی تدریس کر رہا ہے اور اس کے مطابق زبان کے اصول وضوابط، جملوں کی تشکیل کے طریقوں اور لفظیات وغیرہ بتانا شروع کردیں تو بچے تذبذب میں مبتلا ہوتے ہیں اور ان میں یہ احساس ابھرتا ہے کہ وہ جو سیکھ رہے ہیں انہیں اسکا علم ہی نہیں ہے۔بتدریج یہ بچے اکتساب سے دور ہوتے جاتے ہیں۔

مادری زبان چاہے کوئی بھی ہو دنیا کا ہر بچہ اپنی ضروریات کی تکمیل اور فائدے کے لیے زبان کا استعمال کرتا ہے۔اپنے اطراف واکناف کے ماحول کو سمجھنا ہی زبان کا ایک اہم حصہ ہے۔اس کو ہم اچھی طرح سمجھنے سے ہی کمرۂ جماعت میں تدریسی عمل بہتر طور پر انجام دے سکتے ہیں۔

SCERT TELANGANA

ریاضی اور ماحولیاتی مطالعہ جیسے دیگر مضامین کو سمجھنے کے لئے زبان ہمارے لئے مدد معاون ہوتی ہے۔تصورات کی تشکیل میں زبان کلیدی کردار ادا کرتی ہے روہت دھنکار کا کہنا ہے کہ تلفظ، مخارج الحروف و آوازوں کو تصورات کے ساتھ بچے جوڑ لیتے ہیں۔زبان کے استعمال کے ذریعہ بچے کیا کیا کر سکتے ہیں اس تعلق سے کرشنا کمار نے بہت وضاحت کے ساتھ تحریر کیا ہے۔اب ہمارے سامنے ایک ہی سوال اٹھتا ہے کہ زبان کا دائرہ بہت ہی وسیع ہونے اور تصورات کی تشکیل میں زبان کے کلیدی کردار کی وجہ سے کمرۂ جماعت میں اسکی تدریس کس طرح کی جائے؟ کس طرح کے اکتسابی اعمال کا انعقاد کیا جائے؟ اس طرح کے نکات ہمارے لئے بہت ہی اہمیت کے حامل ہیں۔آیئے اب ہم ایک مرتبہ ان کا جائزہ لیں گے۔

- ☆ بچے اسکول آنے سے قبل زبان کو سمجھنے کے لئے سازگار فطری ماحول کی مطابقت میں کمرۂ جماعت کا ماحول ہونا ضروری ہے۔
- ☆ زبان میں ہر لفظ ایک تصور ہوتا ہے اس لئے بامعنی حالات و مواقعوں کے ذریعہ ہی تصورات کی تشکیل ہونا چاہئے۔
- ☆ خیالات و تجزیوں کے لئے معاون فطری اکتسابی سرگرمیاں فراہم کی جائیں۔
- ☆ بے معنی و بغیر تصورات کی آوازوں کے ذریعہ زبان سکھانے کی کوشش نہ کی جائے طالب علم غیر شناسا آوازوں کو بھی مکمل لفظ کے ذریعہ ہی قبول کرتا ہے اور فہم حاصل کرتا ہے۔اسی لیے ہمارا تدریسی طریقہ بھی اسی مطابقت میں ہونا چاہیے۔اردو ہو یا تلگو یا پھر انگریزی تمام زبانوں کے لیے تدریسی طریقہ ایک ہی ہوتا ہے۔معلم یہ تصور نہ کرے کہ وہ صرف زبان کی تدریس کر رہا ہے۔زبان کے اصول وضوابط جملوں کی تشکیل کا طریقہ اوران کے اصول وغیرہ بتانے کے دوران بچوں میں ذہنی انتشار پیدا کرنے والی پابندیوں سے گریز کریں۔

زبان کی اہمیت:

تحتانوی سطح پر زبان کی اہمیت اور زبان پر بچوں کی گرفت ہونا چاہیے ہم اس بات سے بخوبی واقف ہیں اور اس کو اہم من وعن قبول بھی کرتے ہیں۔خیالات واحساسات کی ترسیل کے لیے زبان نہ صرف بچوں بلکہ ہر ایک کے لیے ضروری ہوتی ہے۔اس طرح ریاضی، ماحولیاتی مطالعہ یا دیگر کسی بھی مضمون کو سمجھنے کے لیے زبان ضروری ہے۔صحیح معنوں میں تعلیم سے متعلق تمام امور کو بچے زبان سے ہی جانتے ہیں۔بچے زبان کے ذریعہ سوچتے ہیں، خیالات، تجزیات ردعمل کے اظہار کے لیے زبان ہی بنیاد ہے۔خیالات، فیصلے تمام زبان کے ذریعہ ہی ممکن ہے۔سماج میں انفرادی ترقی کے لیے زبان ایک اہم وسیلہ ہے۔

ہم اس بات کی شناخت کریں کہ بچوں کی ترقی ونشوونما کے لیے زبان اہم رول ادا کرتی ہے۔ہم زبان کو صرف ایک آلہ کی طرح خیال کرتے ہیں۔یہ ریاضی کو سمجھنے کا آلہ ہوسکتا ہے فیصلے کرنے کا آلہ ہوسکتا ہے۔لیکن زبان کو محض آلے تک ہی محدود رکھنا ممکن نہیں کیونکہ یہ سب سے زیادہ اپنا مقام رکھتی ہے۔چونکہ یہ تعلیم اور انسانی زندگی میں اہمیت کی حامل ہے۔ہم اپنے اطراف واکناف کی دنیا کو دیکھنے اور تجربات حاصل کرنے کے علاوہ تجربات کے معنی ومطالب کو سمجھنے میں زبان اہم کردار ادا کرتی ہے۔

SCERT TELANGANA

موسم برسات میں گھنے کالے بادل دیکھنے پر وہ صرف چند مخصوص اشکال تک ہی محدود نہیں ہوتے۔ بادل اور بارش کے ساتھ رقص کرتے ہوئے مور، بھیگے کپڑے اوران سے پیدا شدہ مسائل کے درمیان پائے جانے والے روابط مجموعی طور پر اثر انداز ہوتے ہیں اگر ایسا نہ ہوتو سیاہ بادل کا مخصوص خاکہ ہی باقی رہ جاتا ہے۔ اس طرح کے تعلقات وجود میں آنے سے کائنات میں ہر شئے کا ایک مطلب ہوتا ہے۔ اس مطلب کے ذریعہ ہی اشیاء کی حیثیت بامعنی ہوجاتی ہے۔ ان ہی معنوں کو تصورات کہتے ہیں۔ ان تصورات کو فروغ دینے کے لیے ہم اپنے ذہنی خاکے تشکیل دیتے ہیں خاکوں اور تصورات کے درمیان تعلق کو مستحکم /فروغ دیتے ہیں۔ ان تصورات کی تشکیل کی بنیاد زبان ہی ہوتی ہے۔ تصور ایک طریقہ کار کی تشکیل ہے تصورات کو فروغ دینے سے مراد آ گہی کو آگے بڑھانا ہے''۔

زبان اور تصورات باہم ایک دوسرے پر منحصر ہیں ان میں اگر ایک نہ ہوتو دوسرے کا فروغ ناممکن ہے۔ تحتانوی سطح کی تعلیم کے لیے اس نتیجہ پر پہنچنا بہت ہی اہم ہے۔

زبان سے متعلقہ نکات: ''لفظ'' کی بنیاد

''لفظ'' بولی جانے والے زبان کی بنیاد ہوتا ہے۔ چند آوازوں کا مجموعہ لفظ کہلاتا ہے۔ ان آوازوں کے مجموعوں کو ایک تصور سے نہ جوڑیں تو وہ صرف آواز سن کر رہ جاتی ہے۔ مخصوص آوازوں کے مجموعے کو ایک مخصوص تصور سے جوڑنے کے لیے کوئی بھی منطق وجود موضوع نہیں ہے۔ اس طرح جوڑنا کسی زبان سے متعلق آفاقی اور مستقل تصور ہے۔ مثال کے طور پر ''لفظ'' درخت کہنے پر آوازوں کے مجموعے سے جو تصور ابھرتا ہے وہ آفاقی و مستقل ہوتا ہے۔ اسی طرح ''کرکٹ'' جیسے آوازوں کا مجموعہ کو درخت جیسے تصور کے ساتھ جوڑ نہیں سکتے۔ درخت کا تصور درخت ہی اور کرکٹ کا تصور کرکٹ ہی ہے۔ ہر لفظ کا مقام اور تصور مستقل ہوتا ہے۔

بامعنی زبان کی تشکیل کے لیے چند اصولوں کو اختیار کرتے ہوئے الفاظ کا استعمال کیا جاتا ہے۔ مثلاً مناسب مفہوم کی ادائیگی کے لیے الفاظ کو مناسب تسلسل میں استعمال کرتے ہیں۔ زبانی اشاروں کے ذریعہ مناسب طریقے سے اس کا مطلب سمجھنا ہی ''زبان'' کہلاتا ہے۔ یہ طریقہ مکمل طور پر انسانوں کے ذریعہ ہی تشکیل پاتا ہے۔

ایک زبان کے سیکھنے سے مراد یہ ہیکہ اس زبان پر قابو رکھتے ہوئے اس کے معنی کی تشکیل دینے' معنی جاننے اور معنی و مطالب کے اظہار کے لیے استعمال کرنا ہے۔ چند آوازیں بول چال کی زبان کو شکل دیتے ہیں اسی طرح کچھ علامتیں تحریری زبان کی شکل دیتے ہیں۔ یہی علامتیں ''حروف'' کہلاتے ہیں۔ حروف تہجی میں حروف آوازوں کی نشاندہی کرتے ہیں۔ ان علامتوں کا آوازوں کے درمیان ایک دوسرے سے ربط نہیں ہوتا ہے۔ عام طور پر ہم تحریری زبان کو اپنی ذہنی طور پر بولی جانے والی زبان ہی سمجھتے ہیں۔ زبانی طور پر بولی جانے والی زبان سے تقابل کرنے پر تحریری زبان کو سمجھنے کے لیے کئی اور مراحل سے گزرنا پڑتا ہے۔

گفتگو کے دوران خیالات کے اظہار کے لیے تاثرات کے مواقع بھی پائے جاتے ہیں۔ مثال: چہرے کے تاثرات، ہاتھوں کے اشارے) جس سے فوری طور پر وضاحت ہوتی ہے۔ عام طور پر تحریری زبان میں یہ ممکن نہیں اسی لیے تحریری زبان چند زائد علامتوں کا استعمال کرتی ہے اور مزید اصولوں کی پابندی کرتی ہے۔

SCERT TELANGANA

اس مضمون کا مقصد زبان کا تجزیہ نہیں بلکہ تحتانوی سطح پر تدریسی واکتسابی عمل پر اثر انداز ہونے والے چند نکات کو زیر بحث لانا ہی اس کا اصل مقصد ہے۔

اس مختصر مضمون میں ہمارے اخذ کردہ نتائج یہ ہیں۔

1۔ عام طور پر بچوں میں زبان اور تصورات مکمل طور پر ایک دوسرے سے انحصار کرتے ہیں۔

2۔ تصورات اور آوازوں کے مجموعے کی کوئی وجوہات نہیں ہیں وہ مستقل وآفاقی ہیں۔

3۔ الفاظ کے ذریعہ جملوں کی تشکیل کے اصول بھی مستقل وآفاقی ہیں۔

4۔ اس طرح زبان ایک بہترین منظّم طور پر علامتوں کی طریقہ کار ہے۔

5۔ الفاظ کے معنی فراہم کرنے کی صلاحیت لامحدود ہوتی ہے۔

6۔ تحریری زبان میں حروف آوازوں کے تعلق کو ظاہر کرتے ہیں یہ تعلق بھی مستقل وآفاقی ہے۔

7۔ تحریری زبان میں معنی سمجھنے کے لیے زبانی بولی سے ایک مرحلہ زیادہ پایا جاتا ہے۔

ان نتائج کا تحتانوی سطح کے تدریسی واکتسابی عمل میں بہت زیادہ اطلاق ہے۔ان میں دوطرح کے نکات ہیں بچہ اکیلا معنی سمجھ نہیں سکتا بلکہ اس سے متعلق (عبور رکھنے والے دیگر افراد) اس زبان کو استعمال کرنے والوں کا مشاہدہ ضروری ہوتا ہے یہاں تصورات کو سمجھنے سے پہلے زبان کو ایک ذریعہ بنانا اہمیت کا حامل ہے۔اصول وضوابط کے پابند زبان پر عبور حاصل کرنا ہوتو بچے تصورات کو سمجھنے میں ہمیشہ مشغول ہونا چاہیے۔تب زبان پر عبور رکھنے کے بجائے تصورات سے آگہی اہمیت کی حامل ہوجاتی ہے۔زبان کے اکتساب کے لیے یہ دونوں نکات ضروری تو ہیں لیکن اکتسابی عمل کے لیے تصورات کی تفہیم کو ہی پیمانہ تصور کیا جاتا ہے۔اس طرح کہتے ہوئے رٹنے کے عمل کو کم نہیں کیا جاسکتا۔تحریری عمل پر گرفت حاصل کرنا ہوتو رٹنا ضروری ہوتا ہے۔

اس چھوٹے سے مضمون سے متعلق بھی چند متنازعہ امور ہیں ان کی وضاحت کی کوشش کی گئی ہے۔الفاظ سے مراد آوازوں کا تسلسل یا مجموعہ کہا گیا ہے۔

الفاظ تشکیل پانے میں آوازوں کے مجموعہ میں چند آفاقی اصول کو اپنانے کے لئے مناسب لسانی تحقیق کی گئی۔ان اصولوں کو اپنانے کے لیے آوازوں کے مجموعوں اور ان کے تصورات کو مربوط کرنا ہی سمجھا جارہا ہے۔

دوسرا نکتہ زبان کا سب سے چھوٹا اور بامعنی حصہ لفظ ہوتا ہے لیکن یہ بات آگے ہے کہ زبان کا سب سے چھوٹا اور بامعنی حصہ ''جملہ'' ہوتا ہے۔

SCERT TELANGANA

ایک متنازعہ بات! یہ ہیکہ سوال وغیرہ کے اظہار کے لیے جملہ ہی ایک مناسب حصہ ہے یہ بات صحیح ہونے کے باوجود دماغ میں ایک تصور کوابھارنے کے لیے ایک لفظ کافی ہے۔تصورات کا ابھرنا ہی دراصل تفہیم تصور کیا جائے۔

تیسرا نکتہ: یہ بات تحقیق سے عیاں ہے کہ تمام زبانوں میں آفاقی ترتیب ہوتی ہے وہی ترتیب جملوں میں الفاظ کوتسلسل دینا طے کرتی ہے۔ یہ اصول بچوں میں فطری طور پر پائے جاتے ہیں اسی لیے بچے اس تسلسل کونہیں توڑتے۔ یہ چندلوگوں کا خیال ہے لیکن ایک جملے کی تشکیل میں ایک سے زائد مناسب تسلسل ہوتے ہیں بچے غلطیاں کرتے ہیں۔اس لئے زبان سیکھنے میں تجربات کا کردار اہم ہوتا ہے۔ یہ صحیح ہے کہ چند آفاقی ترتیب پائی جاتی ہے لیکن یہ چند زبانوں تک ہی محدود ہیں یا نہیں اور وہ انسانی دماغ کی فطرت ہی ہے یا نہیں یہ موضوع متنازعہ ہے۔اس لئے اس موضوع میں چند متعینہ حدود کا تصور پایا گیا ہے۔

''اس مضمون میں یہ کہا گیا ہے کہ کئی مواقعوں پر ایک زبان کی آوازوں کا جوڑ اور معنوں کے درمیان ربط مستقل اور آفاقی ہوتا ہے ہمیں سمجھنا چاہئے کہ یہ صرف ایک وقت تک محدود ہوتا ہے۔زبانیں اپنی اسلوب اور الفاظ کے معنی وقت کے لحاظ سے زبان استعمال کرنے والوں کے لحاظ سے تبدیل کرتی رہتی ہیں۔ عام طور پر سب کو اگر سمجھ میں آجائے تو یہ مان لینا چاہیے کہ قبولیت اور مستقل جیسے خصوصیات زبان میں ضرور پائی جاتی ہیں'' روہت دھنکر

کمرۂ جماعت میں اطلاق

روہت دھنکر اور کرشنا کمار کے زبان سے متعلق مضمون کو پڑھنے کے بعد زبان اسکی اہمیت اور اکتساب میں اس کا کردار سے متعلق ہمیں ایک واضح تصور آیا ہے۔ زبان صرف خیالات وتصورات کو سمجھنے اور اظہار مافی الضمیر تک ہی محدود نہیں ہوتی اسکا کردار لافانی ہے یہ بات ہمیں معلوم ہوئی کہ بچوں میں دلچسپیوں، تفہیم، استعداد، رویے، اقدار وغیرہ ہر زبان پر بہت زیادہ اثرانداز ہوتی ہے۔ زبان کا سیکھنا ایک کثیرالفوائد امر ہے، ہم بخوبی واقف ہو چکے ہیں۔

SCERT TELANGANA

3۔ تصورات کی تشکیل۔زبان

تصورات کی تشکیل کے لئے زبان اور زبان سیکھنے کے لئے تصورات بہت ہی ضروری ہے۔معلوم زبان کے ذریعہ ہی تصورات قائم کئے جاتے ہیں۔تصورات اگر قائم نہ ہوں تو لسانی اکتساب واقع نہیں ہوتا۔زبان سیکھنے کے لئے ماحولیاتی مطالعہ،ریاضی، اردو وغیرہ میں کوئی فرق نہیں پایا جاتا۔مضمون یا موضوع چاہے کوئی بھی ہو زبان سیکھی جاسکتی ہے۔تب ہی اس مضمون یا موضوع کے تصورات کی تفہیم ہوگی۔اپنی روزمرہ زندگی میں اس کا استعمال کیا جاسکتا ہے۔یہ ہماری زندگی میں مسلسل وقوع پذیر عمل ہے۔

مثال کے طور پر ایک طالب علم ریاضی کے ایک مسئلہ کو زبانی حل کرسکتا ہے لیکن تحریری سوال دینے پر وہ حل کرنے سے قاصر ہے۔

a) پانی سے بھری ایک بالٹی میں ایک لوہے کا کیلا ایک پرڈالنے سے کیا مراد ہوگا؟

الف) لوہے کا کیلا ڈوب جائے گا اور پر تنکا پانی پر تیرنے لگے گا۔

ب) لوہے کا کیلا تیرتے رہے گا اور تنکا ڈوب جائے گا۔

ج) لوہے کا کیلا اور تنکا دونوں تیرتے رہیں گے۔

د) لوہے کا کیلا اور تنکا دونوں ڈوب جائیں گے۔

اس موقع پر بچوں کو زبانی سوال کرنے پر وہ جواب دے سکتا ہے۔لیکن پڑھ کر جواب دینے کو کہا جائے تو زیادہ تر بچے جواب معلوم رہنے پر بھی بولنے سے قاصر ہیں۔اسکی اصل وجہ زبان نہ جاننا ہے۔سوال میں کیا واقع ہوگا کہنے سے ان میں مناسب تصور نہیں ابھرتا ہے۔

B) استعمال کرنے کے لئے صاف ستھرا اور محفوظ بیت الخلاء کونسا ہوتا ہے؟

الف) کھیتوں میں پانی کی سہولت والے کھلے عام بیت الخلاء

ب) پانی کی عدم سہولت اور چھت والے بیت الخلاء

ج) پانی کی سہولت اور چھت والے بیت الخلاء

د) پانی کی عدم سہولت کے حامل تمام لوگوں کے استعمال کے بیت الخلاء

ماحولیاتی مطالعہ سے متعلق مذکورہ بالا موضوع کا مشاہدہ کرنے پر زیادہ تر بچے مناسب جواب بول رلکھ نہیں پارہے ہیں۔اسکی وجہ صاف ستھرا،محفوظ جیسے الفاظ کو لسانی طور پر مفہوم اکتساب میں قائم نہ کرنا ہے۔مذکورہ بالا دونوں صورتوں میں چند بچوں کے مناسب

SCERT TELANGANA

جواب دینے پر بھی ان میں تصورات کی تشکیل ہوتی ہے۔یقینی طور پر نہیں کہا جاسکتا جب بچے مماثلت، فرق اور درجہ بندی جیسے اموراور زیادہ، کم، بڑا، چھوٹا، طویل قامت، پست قامت جیسے امور با معنی طور پر سمجھتے ہیں تو یہ کہا جاسکتا ہے کہ تصورات کی تشکیل ہوئی۔لیکن بچوں میں چند تصورات اسکول آنے سے قبل ہی پائے جاتے ہیں۔تصورات کی تشکیل کے لیے مباحثہ، شراکت داری، ردعمل جیسے امور معاون ہوتے ہیں۔موضوع چاہے کوئی بھی ہو تصورات کی تشکیل بہت ہی اہم ہے۔کمرۂ جماعت میں اس سمت میں کام کریں۔دیگر مضامین کے معلم اپنی تدریس میں زبان کو مناسب مقام دیں۔تصورات کی تشکیل کے لئے مناسب زبان کا استعمال کریں۔تصورات قائم ہونے پر ہی روزمرہ زندگی میں استعمال ہوسکتا ہے۔اس کے لئے زبان کا استعمال کیا جاتا ہے۔

نصاب۔زبان

اسکول آنے سے قبل بچوں کو ان کی مادری زبان سے متعلق چند الفاظ معلوم رہتے ہیں۔ان الفاظ کو وہ اپنی روزمرہ زندگی میں ضروریات کے لیے استعمال کرتے ہیں۔اس کی وجہ سے انہیں جدید الفاظ معلوم کرنے کے مواقع پائے جاتے ہیں۔

اسکول میں داخلہ لینے کے بعد بچوں میں موجود لفظیات نصابی لفظیات کے مماثل رہنا ضروری نہیں ہے۔مزید برآں کے بچوں کو ریاضی، اردو اور ماحولیاتی مطالعہ جیسے مضامین کے تصورات سکھانے کے لئے زبان ضروری ہے۔ ہر مضمون اور موضوع کو بچے اپنی مادری زبان میں بہت زیادہ سیکھ پاتے ہیں۔

مثال: 1۔ والد صاحب زرعی کام انجام دیتے ہیں۔
2۔ معلم اسباق پڑھاتے ہیں۔
3۔ تتلی بہت خوبصورت ہوتی ہے۔
4۔ تاج محل ایک مشہور تاریخی عمارت ہے۔

مذکورہ بالا جملوں کا مشاہدہ کرنے پر بچوں میں زراعت، کام، معلم، اسباق جیسے الفاظ کا مشاہدہ کرنے سے زراعت، کام جیسے الفاظ کے تئیں موجود تصورات ہمیشہ مشاہدہ کرنے اور سننے کے ذریعہ ہی حاصل ہوتے ہیں۔اسی طرح معلم، اسباق جیسے الفاظ تصور صرف اسکول میں داخلہ لینے کے بعد ہی حاصل ہوتا ہے۔لیکن دوسرے اور تیسرے جملے میں خوبصورت اور تاریخی جیسے الفاظ بچوں کو ہم کہیں نہیں بتا سکتے ان الفاظ کے لئے مباحثہ اور مشاہدہ کے ذریعہ زبان کو استعمال کرتے ہوئے تصورات قائم کر سکتے ہیں۔یعنی بچوں کو اگر زبان معلوم ہو تو تصورات قائم کرنا بہت آسان ہوتا ہے۔

ہماری درسی کتابوں کا مشاہدہ کرتے ہیں تو ان میں کئی اسباق بچوں کو نا معلوم الفاظ پر مشتمل ہوتے ہیں۔ان کے معنی معلوم کرنا

SCERT TELANGANA

ہوتو زبان کی تدریس میں ہر لحاظ سے بچوں کو سمجھنے کے قابل بنانا چاہیے۔مثلاً ماحولیاتی مطالعہ میں جنگل، جمہوریت، انسانی جسم جیسے کئی الفاظ پائے جاتے ہیں۔لسانی طور پر ان کے معنی معلوم ہونے پر ہی ان الفاظ کے تئیں مناسب تصورات قائم کر لیتے ہیں۔اسی طرح ریاضی میں مجموعہ،فرق،کل، جملہ جیسے الفاظ نظر آتے ہیں۔ان کے معنی معلوم ہونے سے ہی ریاضی کے تصورات سمجھ میں آئیں گے۔

اساتذہ میں یہ تصور نہ پایا جائے کہ صرف لسانی معلم ہی تمام الفاظ کے معنی بتلائے اور طالب علم زبان کی تدریس میں ہی یہ سب سیکھے گا۔ہر مضمون کا معلم اپنے تدریسی مضمون یا سبق کے کلیدی الفاظ کو سمجھنے کے لئے لسانی معلم کی طرح عمل کرے۔تب جا کر اس سبق کے تئیں بچوں میں ایک تصور اجاگر ہوتا ہے۔اس طرح قائم ہوئے تصورات روزمرہ زندگی میں اور اس کو معلوم لفظیات کے ساتھ اظہار کرسکتا ہے،استعمال کرسکتا ہے۔

نصاب میں زبان،تصورات کی تشکیل میں زبان کا کردار۔کمرۂ جماعت میں اطلاق

☆ کیا زبان صرف ایک مضمون کی حیثیت رکھتی ہے؟ یا ذریعہ ہے۔

☆ اسکول آنے سے قبل بچے کیا کیا کر سکتے ہیں؟ کون کونسے تصورات سے واقف ہوتے ہیں؟انہیں بچے کس طرح قائم کئے ہیں؟

☆ تصورات کی تشکیل میں زبان کا حصہ

☆ زبان، ماحولیاتی مطالعہ، ریاضی

☆ تصورات کس طرح ابھرتے ہیں؟

نصاب میں تعلیم۔تصورات کی تشکیل۔کمرۂ جماعت میں اطلاق

ہمارے تمام تدریسی طریقے بچوں سے باہمی گفتگو، بچوں کا مشاہدہ کرنے اور چھوٹے چھوٹے تجربات کے ذریعہ ہی آتے ہیں۔بچوں کو اشیاء کے ساتھ ہونے والے تجربات، اشیا پھینکنے، بجانا، ٹھوکنا، مشاہدہ کرنے سے، سوالات کرنا، اداکاری کے ذریعہ ہی سیکھتے ہیں۔اس پر ہم سب یقین کر سکتے ہیں۔اس طرح کے عمل کے ذریعہ جدید امور کو سیکھنے کے لئے سابقہ تجربات معاون ہوتے ہیں جہاں کہیں بچوں کو سابقہ معلومات کو مربوط کرتے ہوئے سیکھنے کے مواقع نظر آتے ہیں وہاں ہم سمجھ سکتے ہیں کہ اکتساب میں تصورات کی تشکیل ہو رہی ہے۔

زبان سے مراد

زبان معنی سیکھنے اور سمجھنے کا ایک وسیلہ ہے۔''ہالی ڈے 1993'' کے مطابق بچے اپنے اطراف موجود دنیا کو جاننے کے لئے زبان کا استعمال کرتے ہیں۔اگر زبان کا استعمال معلوم ہوجائے تصورات کی تفہیم ہوجائے گی۔منظر کشی کر سکتے ہیں۔موضوع کو مکمل

SCERT TELANGANA

طور پر سمجھتے ہیں۔'' بچے کی شخصیت، استعداد، رویہ، دلچسپی اور اقدار جیسے امور کی مکمل نشوونما کے لئے زبان معاون ہوتی ہے۔ (پروفیسر کرشنا کمار۔1986)

کیا زبان صرف ایک مضمون ہے؟ یا ذریعہ ہے؟

زبان ایک تدریسی ذریعہ یا واسطہ ہے۔ یہ ہر شخص میں موجود ایک تصور ہے۔ NCF-2005 کے لحاظ سے تمام مضامین کی تدریس میں لسانی تدریس بھی ضروری ہوتی ہے اسی لئے زبان تمام طریقوں کے اکتساب کے لئے اہمیت کی حامل ہے۔

کیا بچے زبان سے ناواقف ہوتے ہوئے موضوع کو سمجھتے ہیں؟ بچوں کی زبان کے لئے مقام کہاں ہے؟ زبان سیکھنے میں وقوع تصورات کونسے ہیں؟ ہم زبان کو صرف ایک ذریعہ یا واسطہ کے نقطہ نظر سے ہی دیکھتے ہیں لیکن بچوں کی زبان کے ساتھ انصاف نہیں کررہے ہیں۔ زبان سیکھنے کے دوران بچوں کے تصورات کیا ہوتے ہیں۔ ان حالات کی وجہ سے اسکول میں تدریس ناکام ہورہی ہے۔

تحتانوی سطح پر لسانی تدریس کس طرح ہو؟

بچے مادری زبان کس طرح سیکھتے ہیں اگر ہم اس کا مشاہدہ کرتے ہیں تو اسکول میں لسانی تدریس کے مواقع پائے جاتے ہیں۔ مثلاً ایک 4 سال کا بچہ ایک تھیلی (bag) دیکھنے پر وہ اسے تھیلی کہتا ہے لیکن وہ پلاسٹک، کپڑے سے بنی ہوئی نہ کہہ پائے گا۔ اگر ہم اسکا بغور مشاہدہ کرتے ہوں تو تھیلی میں ایک ڈوری (U shaped hand) پائی جاتی ہے۔ اس میں اشیاء کو رکھنے کے لئے جگہ پائی جاتی ہے۔ اس طرح کے تصورات بچے میں پائے جاتے ہیں۔ بعض مواقعوں پر 'U' شکل کی ڈوری رہ کر اشیا کو رکھنے کے لئے جگہ والے اسٹیل کے برتن کو بھی وہ تھیلی سمجھتے ہیں۔ لیکن مواقع مہیا کرنے سے وہ سمجھتے ہیں کہ یہ مذکورہ بالا تھیلی کی طرح نہیں ہے۔ اسی لئے انہیں تھیلی کہا نہیں جاسکتا یہ زندگی بھر جاری رہنے والا عمل ہے۔ بڑوں کے ہاں کہنے یا نہ کہنے سے 4 سال کے بچے اشیا کو علحدہ کرسکیں تو یہ تصورات کی تفہیم کا اظہار کے مترادف ہے۔

بچوں کی علیحدہ کردہ اشیاء میں فرق نہ بتانے کے باوجود ان کا استعمال ساخت، حجم، کہاں دستیاب ہوتے ہیں۔ کھانے کی چیز ہے یا نہیں وغیرہ تمام سمجھ لیتے ہیں۔ یہ مکمل طور پر وقوع تفہیم ہی ہے لیکن موضوعاتی طور پر واقع نہیں ہوتی ہے۔ اشکال وساخت معلوم ہے اس لئے ریاضی اور ان کے استعمالات رضروریات معلوم ہیں اس لئے ماحولیاتی مطالعہ سے متعلق صحیح بنائے ہیں اس لئے زبان جانتے ہیں۔ ایسا ہرگز نہ سمجھیں۔ بچے تھیلی کا حجم، ساخت، تیاری کے لئے استعمال شدہ اشیا، ڈیزائن، (ایمبرائڈری)، بنائی، رنگ، پیاکٹ، گنڈیاں جیسے باریک نکات بولتے ہیں۔ تھیلی کو بیان کرنے کی زبان اور باریک بینی سے تھیلی کا مشاہدہ کرنے کی زبان دونوں عمل بچوں میں واقع ہونے کے مترادف ہے اس طرح کے مثالیں ہمارے اطراف واکناف پائی جاتی ہیں عام طور پر بچے ان کے

SCERT TELANGANA

اطراف موجود دنیا کے ذریعہ ہی زبان سیکھتے ہوئے تصورات قائم کرتے ہیں اور معلومات حاصل کرتے ہیں۔

جملے میں الفاظ کی ترتیب اور کہاں کس طرح کا تلفظ ہو اگر یہ کسی کو معلوم ہو جائے تو انہیں زبان پر گرفت پائے جانے کا مطلب ہوتا ہے۔کس سے کس موقع پر کن الفاظ کا استعمال کرتے ہوئے گفتگو کی جائے۔کس طرح ردعمل ظاہر کیا جائے ان امور کے ساتھ تائید و مخالفت میں موجود فرق بولنے کے قابل ہوتے ہیں۔ مذکورہ بالا نکات کا مشاہدہ کرنے پر معلوم ہوگا کہ کسی بھی شخص میں لسانی معلومات،موضوع کو سمجھنے،سوالات کرنے کی صلاحیت، تجزیہ کرنے کی صلاحیت، تشکیل علم، جملے کی تشکیل کی صلاحیت، ردعمل ظاہر کرنے کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔مستعدی سے شرکت کے ذریعہ وقوفی صلاحیتوں (Cognitive Skills) میں تبدیلی واقع ہو سکتی ہے۔ ماحولی سے واقفیت حاصل ہوتی ہے۔''تصورات کی تفہیم کے لئے زبان ضروری ہے' اور زبان سیکھنے کے لئے تصورات کی تفہیم اہم ہے یہ دونوں جزولاینفک ہیں۔

اسکولوں میں ریاضی، دوزبانیں اور ماحولیاتی مطالعہ اہم مضامین کی طرح اور کام کی تعلیم اشکال اتارنا، کرافٹ، جسمانی تعلیم اقداری تعلیم کو معاون نصابی مضامین کی طرح پڑھائے جاتے ہیں۔سائنس میں سبق سمجھنے اور تجزیہ کرنے اور بامعنی انداز میں سیکھنے کے مواقع فراہم کرنے والے سائنس کی تدریس کرنے والے کتنے اساتذہ موجود ہیں۔مثلاً نور کی اشاعت کو سمجھانے کی سرگرمیاں طلباء کے ذریعہ اہتمام کروانے کے مواقع کتنے اساتذہ مہیا کررہے ہیں۔ کتنے زبان کے معلم سائنس کے تصورات کی وضاحت کرتے ہوئے سمجھے کے لئے مواقع فراہم کررہے ہیں؟ اس طرح تاریخ، جغرافیہ جیسے مضامین کی بھی لسانی طور پر وضاحت نہیں ہو پارہی ہے۔ تمام درسی کتابیں مضمون واری ہی پڑھائی جارہی ہیں لیکن اشتراکی تدریس (Collaborative) شاذونادر ہی ہے۔

قابل غور نکتہ:

اسباق و مضامین کی تقسیم کی وجہ سے طلباء،کل،طرز رسائی (Holistic Approach) میں سیکھ نہیں رہے ہیں۔اساتذہ بامعنی مواقع و حالات مہیا کرنے میں ناکام ہورہے ہیں۔

زبان۔تصورات کی تشکیل۔نصاب میں زبان کا کردار

اکتسابی تجربات فراہم کرنے میں زبان ایک اہم رول ادا کرتی ہے۔طلباء میں تصورات کو ابھانے کے لئے علامات/اشارے سمجھنے میں مسئلہ کا تجزیہ کرتے ہوئے حاصل کرتے ہیں۔معلومات کو تسلسل میں جوڑنے، اپنے اطراف موجود ماحول میں ردعمل کے اظہار کے لئے زبان معاون ہوتی ہے۔آنکھوں کے سامنے غیر موجود اشیاء کی ایک شکل قائم کرکے اس کو بیان کرنے کی استعداد فروغ پاتی ہے۔ طالب علم اسکی تخیلی صلاحیت کے ذریعہ ایک شئے کے مقصد، تعارف اور عمل کو قائم کرلیتا ہے۔ طالب علم بتدریج اپنی تخیلی صلاحیتوں سے قائم کئے ہوئے Representations کو دوسروں کے ساتھ مباحثہ کرتا ہے۔طالب علم اپنے تصورات کا اظہار کرتا

SCERT TELANGANA

ہے تب ماں اور گھر میں موجود دیگر بڑے لوگ یا بزرگ بچے کی زبان کی اصلاح تبدیل کرتے ہوئے اس کو ترقی دیتے ہیں۔ بچوں کی نمائندگی پر کام کرنے والی مشکل عمل میں زبان اہم کردار ادا کرتی ہے۔

طالب علم اسکول آنے کے بعد ریاضی، ماحولیاتی مطالعہ اور انگریزی جیسے مضامین پر تصورات قائم کر لیتا ہے۔ ان میں ہر متن مختلف تجربات فراہم کرتا ہے۔ انگریزی کا معلم ایک کہانی سناتے ہوئے (Once upon a time in deep forest There lived a beast) کسی زمانے میں ایک گھنے جنگل میں ایک بھیڑیا رہتا تھا'' اس کہانی کے متن کو عام فہم فراہم کرنے پر بچے اسکو بخوبی سمجھتے ہیں۔

اگر ایسا نہ ہوتو بچوں میں جنگل سے متعلق تصورات نہ ہو تو انہیں معلوم کوئی اور موضوع پر وہ قیاس کریں گے۔ دوسری جانب یہ نمائندگیاں تمام ایک مخصوص مقصد کے حامل ہوتے ہیں۔ ''ایک گھنے جنگل میں ایک جانور پایا جاتا تھا'' یہ جملہ زمانہ ماضی کو ظاہر کرتا ہے۔ اسی موضوع سے متعلق ریاضی کے معلم گفتگو کے دوران (Suppose you went to a forest, you saw three baniyan trees and two banana trees. How many trees you have seen?) مثلاً جب آپ جنگل میں داخل ہوتے ہیں تو وہاں تین برگد کے درخت، دو عدد موز کے پیڑ دیکھے، تب آپ نے جملہ کتنے درخت دیکھے؟ تب طالب علم اپنے ذہن میں برگد کے درخت اور موز کے پیڑ کا تصور لاتے ہوئے ان کی تعداد کے نتیجہ پر پہنچتا ہے۔ پہلی مثال کے مطابق طالب علم صرف ایک ناظر ہی تھا، دوسری مثال میں طالب علم اپنے آپ کو اس واقعہ کا ایک کردار تصور کرتے ہوئے بہترین انداز میں ریاضی کے مسئلہ کو حل کر پاتا ہے۔

زبان کی جماعت میں تصورات قائم کئے جا سکتے ہیں، نتیجہ اخذ کر لیا جا سکتا ہے اور اعادہ بھی کیا جا سکتا ہے۔ ان تصورات کو تخلیقیت سے جوڑا جا سکتا ہے اپنے اطراف و اکناف (ماحولی) معلومات میں ہر ایک نکتہ طالب علم کے لئے سماج اور ماحول کی حقیقت سے شفاف طریقہ سے جانچی جاتی ہے۔ ماحولیاتی مطالعہ کی جماعت میں درخت کا اتنا مقام نہیں ہوتا جس طرح کہ زبان کی تدریس میں کی جانے والی جماعت میں ہوتا ہے۔

تحتانوی جماعت میں کسی بھی مضمون کا معلم ہو طلباء کے ذہنی خیالات تصورات کو اچھی طرح سمجھنا چاہئے۔ طالب علم اپنے اطراف کے ماحول کے ساتھ مسلسل تجربات کے ذریعہ ان خیالات کو ابھارتا ہے۔ اس بات کو معلم اچھی طرح سمجھنا چاہیے۔ معلم کبھی طالب علم کو کوئی نیا موضوع سمجھاتے وقت یا نیا سبق پڑھاتے وقت ان کے سابقہ تصورات کی شناخت کرتے ہوئے اس لحاظ سے سبق کو متعارف کروائیں۔

ہر مضمون، اسباق کا مجموعہ ہوتا ہے۔ یہ تصورات نئے نہیں ہیں۔ انہیں طالب علم کمرۂ جماعت میں کس طرح استعمال کرے یہ امر نیا ہے۔ اعداد کے ساتھ کھیل اور منطق ہی ریاضی کا اہم مقصد ہے۔ ماحولیاتی مطالعہ میں مشاہدہ اور تصورات کے فہم کے ساتھ اس کی

SCERT TELANGANA

تشریح کی اہمیت کی حامل ہے۔

سماجی علم، ریاضی اور طبیعات میں ان خیالات کا اظہار کس طرح ہوتا ہے اور انہیں کس طرح غور وفکر کروانا ہو ہر مضمون کی اہمیت اس کے تصورات اور متن مضمون کیا ہے درج ذیل مثالوں میں واضح ہوتا ہے۔

اختتام:

کمرۂ جماعت میں اطلاق............

☆ زبان کو دیگر مضامین کے سیکھنے میں مددگار تصور کرنا چاہئے۔

☆ کسی بھی مضمون کے ''دیگر تصورات'' جیسے کلیدی الفاظ، سائنسی الفاظ، پیغام رساں الفاظ اور جملوں کو سمجھنے میں زبان کا اہم کردار ہوتا ہے۔

☆ اس کے لئے بچوں کے سابقہ تجربات، تہذیب وتمدن کو مدنظر رکھنا چاہیے۔

☆ جانے والے مناظر کے ذریعہ موقع ومحل کے لحاظ سے شناخت کے قابل بنانا چاہئے۔

☆ بحث ومباحثہ، مشقوں، انکشافی، گروہی مشاغل، اکتسابی مشقیں، منصوبہ کام، تجربات کا انعقاد عمل میں لانا چاہیے۔

☆ تصورات رکلیدی لفظ بچوں کی سمجھ میں آئے تب ہی سننے یا پڑھنے کے عمل میں کامیاب ہوسکتے ہیں۔

☆ سبق کی تدریس سے قبل سبق کے اہم نکات، لفظیات، نقطہ نظر، تصوراتی خاکے (Concept mapping & Brain Storming) کا انعقاد عمل میں لایا جائے۔

☆ زبان کی ترقی کے لئے صرف زبان کا معلم یا زبان سے متعلق امور ہی تصور نہ کریں۔اسی طرح زبان کے معلم کو چاہئے جملہ بندی، جملہ سازی، تلفظ کی غلطیوں کی شناخت کرتے ہوئے انہیں درست کریں اسکے علاوہ دیگر مضامین کے معلمین بھی زبان کے نقطہ نظر سے غلطیوں کو درست کریں۔

☆ بچوں کے ساتھ دوبدو تبادلہ،، بچوں کے جانچنے، چھوٹے چھوٹے تجربات کے ذریعہ ہی طریقہ تدریس ترتیب دیا گیا ہے۔بچوں کو اشیاء کے متعلق لگاؤ، پھیکنا، بچانا رمارنا جانچنے سے پہلے، سوال کرنے سے پہلے، تعریف وتوصیف کرنے سے بچے سیکھ پاتے ہیں۔ہم اس بات سے اتفاق کرتے ہیں۔اس طرح کرنے سے نئے امور سیکھنے میں سابقہ تجربات مددگار ثابت ہوتے ہیں جہاں پر بچوں کو سابقہ تجربات کو جوڑ کر سیکھنے کا موقع فراہم کیا جائے وہاں پر تدریس میں تصورات کا فہم، فروغ پاتا ہے ہم یہ تصور کرسکتے ہیں۔

.................☆☆☆☆........................

SCERT TELANGANA

4. لسانی اکتساب - جامع طرز رسائی - سماجی، تہذیبی وتنقیدی پس منظر

سماج میں مختلف ذاتیں، مذاہب، قوموں، فرقوں سے تعلق رکھنے والے عوام مل جل کر زندگی گزارتے ہیں۔ عوام آپس میں ایک دوسرے کا تعاون کرتے ہوئے، ایک دوسرے کا احترام، مختلف تہذیبوں سے واقفیت حاصل کرتے ہیں۔ اس قسم کی طرز زندگی ہی ہندوستان میں کثرت میں وحدت کا بہترین نمونہ ہے۔ اس طرح مختلف النوع سماج کے بچے ہمارے مدرسہ کو آتے ہیں۔ یہ تمام بچے مختلف تہذیبوں، رسم و رواج، طورطریقوں، معاشی پس منظر، مختلف زبانوں، بولیوں سے تعلق رکھنے والے ہوتے ہیں۔

کمرہ جماعت میں مختلف پس منظر سے تعلق رکھنے والے طلبا رہتے ہیں۔ اس قسم کے بچوں کے لیے تدریس کس طرح ہوتی ہے؟ دیکھیں گے؟

مثال:- ایک معلم جماعت پنجم میں اردو کا سبق ''حضرت خدیجہؓ'' پڑھا رہا ہے۔ اس جماعت میں دیگر مذاہب کے بچے بھی شامل رہتے ہیں۔ وہ معلم سبق پر مہارت حاصل کرتے ہوئے بہتر تدریس کے ذریعہ سبق کا اختتام کرتا ہے۔ سبق کے اختتام کے بعد معلم کے پوچھے گئے سوالات کے صحیح جواب بچے نہ دے سکے۔

غور کیجیے............

☆ کیا تدریس موثر تھی؟

☆ کیا معلم اس تدریس کے ذریعہ اپنے متوقع نتائج کو حاصل کر پایا؟/کر سکتا ہے؟

ایک اور مثال:- ایک اسکول میں پروین نامی طالبہ روزآنہ تاخیر سے آتی ہے معلم کے بارہا تنبیہ کے باوجود وہ لڑکی اسکول کو وقت پر نہیں آتی تھی۔ عاجز آکر معلم نے ایک دن مدرسہ کو تاخیر سے آنے پر پروین کی سخت سرزنش کی۔ اس دن سے اس لڑکی نے اسکول کو آنا بند کر دیا۔

☆ معلم کا اس طرح سے سرزنش کرنا کہاں تک درست ہے؟

☆ وقت کی پابندی کرنے کی تاکید کرنا۔ کیا معلم کی غلطی ہے؟

پہلی مثال میں معلم نے اپنے مقصد کے تحت تدریسی عمل انجام دیا۔ لیکن متوقع اکتسابی نتائج حاصل نہ کر سکا ایسا کیوں ہوا؟

دوران تدریس معلم نے سبق اور تدریسی مقاصد پر توجہ دی۔ مگر طلبہ کے پس منظر، تہذیب، رسم ورواج، طورطریقوں پر توجہ نہیں دی۔

ان کی تہذیب سے وابستہ تہواروں کے متعلق بحث کی۔ طلبہ کو آزادانہ گفتگو کا موقع اور ان کی ہمت افزائی نہیں کی۔ کمرہ جماعت میں طلبہ پس منظر سے واقفیت کے بغیر تدریسی عمل انجام دیا گیا ہے۔ اس کی وجہ سے معلم کی تہذیب وثقافت سے ناواقفیت کا اظہار ہے۔

دوسری مثال میں پروین کی اسکول کو تاخیر سے آنے پر سخت سرزنش کی تھی۔ معلم کے اس طرز عمل سے اس لڑکی نے اسکول آنا بند کر دیا/ چھوڑ دیا۔ معلم کی سرزنش درست ہو سکتی ہے۔ لیکن اس لڑکی کے تاخیر سے آتے ہیں اس کی ماں کا کام سے واپس آنے تک وہ چھوٹے بھائی کی دیکھ بھال کرتی تھی یہ حالت اس لڑکی کے لیے ضروری تھی۔ اس حالت کو جانے بغیر معلم کی سرزنش سے دلبرداشتہ ہوکر مدرسہ آنا چھوڑ دیا۔

نظم وضبط سکھانے کے مقصد سے معلم کے طرز عمل نے لڑکی کو اسکول سے دور کر دیا۔

SCERT TELANGANA

اگر معلم پروین کے خاندان کی حالت کے بارے میں، اسکول کو دیر سے آنے کی وجوہات سے واقف ہوتا تو پروین اسکول آنا بند نہیں کرتی تھی۔ سماجی حالات سے عدم واقفیت کی وجہ سے یہ واقعہ رونما ہوا۔ معلم کا بچوں کی سماجی حالت سے واقف ہونا ضروری ہے۔

ایک ہی علاقے میں رہتے ہوئے آپسی بنیادی تعلقات رکھنے والے عوام مختلف طرز زندگی گزارتے ہیں ان کا سماجی وتہذیبی پس منظر الگ الگ ہوتا ہے۔ تہذیب، رسم ورواج میں ایک دوسرے کے درمیان فرق کا پایا جانا غلط نہیں ہے۔ اس فرق کی کمی یا زیادتی کو بھید بھاؤ میں نہ بتائیں اور اونچ نیچ محسوس نہ کریں ہر کوئی اپنے اپنے طریقے پر عمل پیرا ہوتے ہیں۔

ہمارے کمرۂ جماعت ہمہ مقصدی حصول کے ذرائع ہیں۔ مقاصد کو معلم کمتر نہ سمجھیں۔ بلکہ ان کو قومی وسیلہ جانیں۔ کئی تہذیبوں کو جوڑ کر تدریسی عمل انجام دینا چاہیے۔ تمام سماجی، تہذیبی، رسم ورواج سے بچے واقف ہوتے ہیں۔

طلبہ مختلف زبانوں اور علاقائی بولیوں میں گفتگو کرتے ہیں ان کے سماجی طرز عمل، زبان کا مذاق نہ اُڑائیں کمرہ جماعت میں رہنے والے ان کثیر مقاصد کو اپنی تدریس کے لیے رکاوٹ نہ سمجھتے ہوئے بچوں کے استعمال کردہ لفظیات کو قبول کرتے ہوئے آزادانہ گفتگو کے ذریعہ تدریسی عمل کو انجام دینا چاہیے۔ ورنہ وہ تدریس میکانیکی ہوگی۔

میکانیکی تدریس پر عمل آوری سے نتائج خاطر خواہ نہیں ہوتے۔ لہٰذا بچوں کی زبان کو تدریس میں رکاوٹ نہ سمجھیں۔ اس زبان کو استعمال کرتے ہوئے تہذیب، رسم ورواج کا احترام کرتے ہوئے تدریسی عمل انجام دینا چاہیے۔

اسکول میں ہمہ اقسام کے امتیازات کے بچے رہتے ہیں۔ یہ تمام ایک سے زیادہ/مختلف پس منظر سے تعلق رکھنے والے ہوتے ہیں۔ ان بچوں کے درمیان کئی امتیازات ہونے کے باوجود تمام بچے مل جل کر رہتے ہیں۔ یہ تمام بچے مل کر آپس میں گفتگو کرنا، کھیلنا کودنا، پڑھنا اور مختلف مشاغل میں حصہ لیتے ہیں۔ ان امور کی انجام دہی کے دوران وہ اپنے اپنے طور طریقوں کے بارے میں، تہذیب وتمدن کے بارے میں بحث کرتے ہیں۔ افہام وتفہیم کرتے ہیں۔ اس طرح کی تہذیبی منتقلی طالب علم کی سماجی ترقی کے فروغ میں معاون ثابت ہوتی ہے۔ طالب علم کی ہمہ جہتی نشونما اسی طرح سے ہوتی ہے۔ اور ہمارا تدریسی مقصد بھی یہی ہوگا۔

☆ کیا کمرہ جماعت میں زبان کی تدریس کے دوران تہذنی منتقلی کا عمل رونما ہوسکتا ہے؟

جماعت میں مختلف پس منظر سے وابستہ بچے رہتے ہیں۔ لہٰذا سبق کو روایتی انداز میں پڑھانے کے بجائے منطقہ سوالات کے ذریعہ جوابات حاصل کرتے ہوئے ان کے پس منظر کو سبق میں موجود واقعات/سبق کے مواد سے متعلق یکسانیت واختلافات کے بارے میں مباحثہ کرتے ہوئے تدریسی عمل انجام دینا چاہیے۔

اس طرح کرنے سے ان کی تہذیب وثقافتی روایات، رسمی معاملات کے بارے میں دانشورانہ نقطہ نظر رکھتے ہوئے اپنے احساسات کو بانٹتے ہیں اور موجودہ سبق سے موازنہ کرتے ہیں۔

اس میں موجود فرق کی شناخت کرتے ہیں۔ وجوہات دریافت کرتے ہیں اس کی توثیق کرتے ہیں تعاون واختلاف کرتے ہیں۔ اس کی وجہ سے طالب علم کو سبق کی طرف دلچسپی/رغبت حاصل ہوتی ہے۔

مثلاً: معلم کو چاہیے کہ جماعت سوم کے سبق ''ہمارے تہوار'' کی تدریس کے دوران طلبا کے پس منظر کو مدنظر رکھتے ہوئے، موقع ومحل کے لحاظ سے، سوالات کرتے ہوئے، مباحثہ کے ذریعہ تہذیب وثقافت کی منتقلی کے ذریعہ اہم نقطہ نظر کو فروغ دینا چاہیے۔

SCERT TELANGANA

☆ چند تہواروں کے نام بتلایئے۔
☆ کون کونسے تہوار کتنے دن مناتے ہیں؟
☆ آپ اپنے تہوار کس طرح مناتے ہیں؟
☆ تہوار کے دن کیا کرتے ہیں؟
☆ وہ کونسے تہوار ہیں جو مشترکہ/اجتماعی طور پر مناتے ہیں؟
☆ جلوس کی شکل میں منائے جانے والے تہوار کونسے ہیں؟ کس کا جلوس نکالتے ہیں؟
☆ کونسے تہوار میں شیر قورمہ بنایا جاتا ہے؟
☆ تہوار کے دن بنائے جانے والے خصوصی پکوان کونسے ہیں؟

اس طرح مباحثہ کے ذریعہ زائد سوالات کرتے ہوئے، بچوں کو بولنے کے قابل بنانے پر جذبات واحساسات فروغ پاتے ہیں۔ تجزیاتی نقطہ نظر اجاگر ہوتا ہے۔ مشابہت وفرق وتفاوت کی شناخت کے ذریعہ تہذٰب وثقافت سے واقف ہوتے ہیں۔ سیکھنے کے لیے فطری ماحول پیدا ہوتا ہے۔ فطری ماحول میں سیکھنے کا موقع ملتا ہے۔ اس کے بعد ذہنی نشونما کا فروغ ہوتا ہے۔

> ''انسان مسلسل طالب علم رہتا ہے۔ زندگی بھر اپنے ہم جولیوں سے کچھ نہ کچھ سیکھتا ہے۔ اپنے حالات جیسے بھی ہوں سماج میں مل جل کر کام کرنے والوں کا اثر زیادہ ہوتا ہے۔ مختلف تہذیبوں کی اہم خصوصیات مختلف زاویوں سے اثر انداز ہوتے ہیں۔'' [وائی گاٹسکی -Vygotsky]
>
> وائی گاٹسکی تھیوری کو بنیاد بنا کر سماجی، تہذیبی وثقافتی ومنطقی نقطہ نظر سے درس انجام دیں۔

لسانی تدریس کتنی ہی جامع کیوں نہ ہوں بچوں میں باہمی اظہار خیال کی مہارتوں کو فروغ دیے بغیر ان میں تنقیدی رجحان کو فروغ نہیں دیا جاسکتا؟ اور یہ مناسب بھی نہیں، لہٰذا حسب ذیل امور کے بارے میں مباحثہ کرتے ہیں۔ یاد رکھنا، اس کے لئے رٹنا، امتحانات کی تیاری کرنا، اچھے نشانات حاصل کرنا، جیسے امور کے اطراف گردف کرنا ہی تعلیم سمجھا گیا۔ اس کے زیر اثر اساتذہ بھی وضاحت کرنے پڑھانے یاد کروانے، امتحان میں اچھے نتائج حاصل کرنے کے لئے ضروری مشق کروانے تک ہی رجحان پیدا کرتے ہیں اور ہمارا کام ہی اس حد تک ہوتا ہے۔ پڑھایا جارہا ہے اس کا تجزیہ کرنے پر بات واضح ہورہی ہے۔ حقیقت میں بچے اسکول میں داخلہ لینے سے قبل ہی اپنی مادری زبان پر دسترس حاصل کئے ہوتے ہیں۔ اس کے باوجود بھی ہم اسکول میں زبان کی تدریس کیوں کررہے ہیں اس سے متعلق غور کریں۔ کسی معلوم واقعہ کو تسلسل کے ساتھ کہنا، روانی سے پڑھ کر سمجھنا، معلوم واقعات کو اپنے الفاظ میں لکھنا، تخلیقی انداز میں اظہار کرنا۔ موقع ومحل کی مناسبت سے مناسب الفاظ کا استعمال کرنا جیسی استعدادوں کو زبان کے ذریعہ فروغ دینا چاہیے۔ یہ تمام امور اسباق کے متن کو یاد کرنے پر رٹنے سے بالاتر ہے۔ ان کا تعلق ذہنی سرگرمیوں سے ہے یعنی یہ کہا جاسکتا ہے کہ یہ غور وفکر اور اظہار خیال سے متعلق امور ہیں۔ قومی درسیاتی خاکہ۔2005 میں بھی یہی تجویز پیش کی گئی ہے اس کے مطابق بچوں میں علم کی تشکیل ہونی چاہیے۔ اسی لئے آج تعلیم سے مراد علم کی تشکیل یا غور وفکر کرنا اظہار خیال کرنا کے طور پر تصور کیا جارہا ہے۔

SCERT TELANGANA

زبان سے علم کی تشکیل

طلباء سن کر یا پڑھتے ہوئے نکات کو یاد کر کے دوبارہ پڑھے تو اس کو ''اعادہ'' کہا جاتا ہے مگر علم کی تشکیل نہیں ہے۔علم کی تشکیل کے معنی سوچ کر اظہار خیال کرنا۔

مثلاً: ایک کہانی کو پڑھ کر کر دوبارہ اپنے الفاظ میں بیان کرنا نہیں بلکہ کہانی کا اختتام کی منظر کشی الگ طریقہ سے بیان کرنا یا کرداروں کی تبدیلی پر کہانی کا تخیل کرنا۔کہانی کے کرداروں کے متعلق اظہار خیال کرنا وغیرہ ایک کردار کو کسی دوسرے عمل میں سمونے کا نام تعلیم کی تشکیل کہا جائے گا۔

زبان روزمرہ زندگی میں کئی صورتوں میں پائی جاتی ہے۔ بچے اپنے خیالات ان صورتوں میں اظہار کرنے کے قابل ہونا چاہیے۔تجزیہ لکھنا، رپورٹ لکھنا،سبق کے مطابق معلوماتی فہرست لکھنا وغیرہ کو زبان کی تشکیل سمجھا جائے۔

کیا ہو رہا ہے؟

عام طور پر کمرۂ جماعت میں موضوعات کی توضیح کا عمل انجام پا رہا ہے۔مفہوم سے عاری الفاظ متعارف ہو رہے ہیں۔موضوع کا فہم حاصل ہونا۔مختلف زاویوں سے تشریح کرنا اور ضرورت کے لحاظ سے اس کا استعمال بچے کو کرنا چاہیے۔وجوہات چاہے کچھ ہوں مگر ہم اس سے کوسوں دور ہیں۔گزشتہ سال منعقدشدہ قومی تحصیلی جائزہ امتحانات میں زبان اردو میں بچوں کی کامیابی کا فیصد 68 سے آگے نہ بڑھ سکا۔ 75 فیصد نشانات کے نشانہ تک پہنچنے والے جماعت سوم کے 42 فیصد،اور جماعت پنجم کے %22.8 فیصد طلبا ہیں۔یہ نتائج ثابت کرتے ہیں کہ ہمارے ہاں کیا ہو رہا ہے۔ان کا گہرائی سے مطالعہ کیا جائے تو چند نکات قابل غور معلوم ہوتے ہیں۔تقریباً 95 فیصد طلباء اسکول کو دلچسپی سے روزانہ حاضر ہو رہے ہیں مگر اس کے باوجود کامیابی کا فیصد %68 سے آگے نہ بڑھ سکا۔اسی طرح گھر کی زبان اسکول کی زبان یکساں ہونے والے بچوں میں بھی کامیابی کا فیصد %65 تک محدود ہو کر رہ گیا۔بچوں کی زبان،،بچوں کی کامیابی کے درمیان پایا جانے والا اٹوٹ رشتہ کو ہمیں سمجھنا ہوگا۔

ان امور کو مدنظر رکھتے ہوئے درج ذیل نکات کی نشاندہی کی جاسکتی ہے۔

- ☆ سکھانے کے عمل کے دوران زبان کی اہمیت کو نہ سمجھنا،اسباق کی تکمیل پر نظر رکھنا۔
- ☆ بچوں کو زبان کی استعدادوں کا فہم نہ پہنچانا۔
- ☆ گھر کی زبان سے اسکول کی زبان یا تکنیکی زبان کے درمیان فاصلہ کا پایا جانا۔
- ☆ سبق کے مختلف موضوعات پر تنقیدی مباحثہ نہ کرنا۔
- ☆ لسانی تدریس کا مطلب ہی بچوں میں تفہیم اور اظہار خیال کی صلاحیت کو فروغ دینا ہے۔

اس کی عمل آوری کے لئے خوف سے عاری اور آزادانہ ماحول ہونا چاہیے۔بچوں کی زبان،تہذیب کے مطابق ہی تدریسی عمل ہونا چاہیے۔اس کے لیے اردو کی درسی کتب میں دی گئی تصویریں،نظمیں،گفتگو کرنا پڑھنا اور مباحثہ کے لئے کارگر ثابت ہوتی ہیں اسی طرح ''سنیے۔بولئے کے سوالات سے استفادہ کیا جاسکتا ہے اردو درسی کتب کے ہر سبق کا تصویر سے آغاز ہوتا ہے۔ان تصاویر کے متعلق بچوں سے مباحثہ اور بولنے کا موقع فراہم کرنے سے بچوں کے اندر فہم کی مہارتیں فروغ پاتی ہیں۔

ذیل کی حکمت عملیوں پر توجہ مرکوز کرنے کی ضرورت ہے۔

1۔ باہمی اظہار خیال کی مہارتیں (BICS-Basic Inter Personal Communication Skills)

2۔ ادراکی تعلیمی لسانیاتی لیاقت (CALP- Cognitive Academic Linguistic Proficiency)

3۔ سماجی تہذیبی،تنقیدی نقطہ نظر (Social Cultural Critical Perspective)

SCERT TELANGANA

BICS-ادراکی تعلیمی لسانی لیاقت

ہمارے کمرۂ جماعتیں عام طور پر مختلف پس منظر رکھنے والوں کی زبان کا مرکز ہیں۔معلم کی زبان اور طلباء کی زبان کے درمیان فرق ہوتا ہے۔علم کی تشکیل میں سمجھنا اہمیت کا حامل ہے۔یہ زبان کے ذریعہ ہی عمل پاتا ہے۔بچے، اساتذہ سے آزادانہ طور پر گفتگو کرنا، سوالات کرنا، مباحثہ کرنا، وغیرہ کر پائیں۔مسلسل عمل میں آنے والے لسانی اظہار عمل کے ذریعہ معلم کی زبان سے بچے اور بچے کی زبان سے معلم آشنا ہوتا ہے۔اس کے بعد ہی بچوں کو فہم حاصل ہونا شروع ہوتا ہے۔معلم کو چاہئے کہ وہ کمرۂ جماعت میں بچوں کو سمجھنے کی کوشش کرے۔بچوں سے گفتگو کروائیں۔ان کی زبان پر تنقید کرنا، غلطیاں، ڈھونڈنا وغیرہ نہیں کرنا چاہیے۔بچوں کے فہم میں ان کی زبان رکاوٹ نہیں بنی چاہیے اس کے لیے معلم درکار محفوظ ماحول فراہم کریں۔

ہماری درسی کتب

ہماری اردو کی درسی کتابوں کے اسباق میں کئی تصاویر، مناظر، مباحثہ کے مشاغل ہیں۔ان کے متعلق بچوں سے آزادانہ گفتگو کی جائے۔بچوں کو ان کی زبان میں اظہار خیال کے لئے ہمت افزائی کی جائے۔اس طریقہ کے مباحثوں میں حصہ لینے سے بچوں میں باہمی اظہار خیال کی صلاحیت کی مہارتیں فروغ پاتی ہیں اور علم کی تشکیل کے لئے راہ ہموار کرتی ہیں۔عام زبان سے موقع محل کے لحاظ سے زبان کے استعمال کی صلاحیت میں یہ معاون ثابت ہوتی ہیں۔

غیر مادری زبان پڑھنے والے طلباء میں باہمی اظہار خیال کی مہارتوں کے فروغ دیے بغیر اردو زبان کی مہارتوں کو حاصل نہیں کیا جاسکتا۔

ادراکی، تعلیمی، لسانی لیاقت (CALP)

بچوں میں باہمی اظہار خیال کی مہارتوں کی ترقی کے بعد ہی وہ موقع محل کے لحاظ سے رواجی زبان کے استعمال میں داخل ہوتے ہیں۔بچوں کی اپنے گھر کی زبان سے موقع محل کے لحاظ سے استعمال ہونے والی زبان تک دست رسائی حاصل ہونی چاہیے۔کسی موضوع کے متعلق غور وفکر کرنا، تجزیہ کرن۔وجوہات بیان کرنا، وضاحت، موازنہ، جائزہ رپورٹ وغیرہ لکھنے کے قابل ہونا چاہیے۔زبان پر دسترس حاصل ہونے پر ہی یہ سب کہا جاسکتا ہے۔باہمی اظہار خیال کی مہارتوں سے متعلق مشاغل کی انجام دہی بچہ میں ان مہارتوں کے فروغ میں معاون ہوتی ہیں۔

مثلاً: گھر کی تصویر دکھا کر بچوں سے بات کروانا۔کون کون سے افراد ہیں؟ کتنے افراد ہیں؟ کیا کر رہے ہیں؟ آپ کے گھر میں یہ سب افراد ہیں؟ اس طرح کے سوالات کے ذریعہ بچوں سے گفتگو کی جائے تو باہمی اظہار خیال کی مہارتوں کو فروغ دیا جاسکتا ہے۔ان سب کے مجموعہ کو خاندان، کہتے ہیں۔خاندان، لفظ کو موقع کی مناسبت سے بچوں کو متعارف کروایا جاسکتا ہے۔ایک مرتبہ بچوں کو یہ سمجھ میں آجائے تو سوچنے،، تجزیہ کرنے جیسی علمی مہارتوں کا فروغ ہوتا ہے۔

- ☆ تصویر سے متعلق سوالات کریں۔
- ☆ سونچ کر بولیے کے سوالات کے ذریعہ مباحثہ کروانا۔
- ☆ سبق کے کلیدی الفاظ کی نشاندہی کر کے ان پر مباحثہ کروانا۔
- ☆ سونچ کر بولیے کے سوالات کے ذریعہ علم کی تشکیلی مہارتوں کو فروغ دیں۔

SCERT TELANGANA

SCERT TELANGANA

5. درسی کتب اور ان کا فلسفہ۔ کمرہ جماعت میں اطلاق

قومی درسیاتی خاکہ 2005، ریاستی درسیاتی خاکہ۔2011، اور قانون حق تعلیم۔2009 کی بنیاد پر لسانی استعدادوں کے فروغ کے قابل اردو درسی کتابوں کی تدوین کی گئی ہے۔ان کتب کی خصوصیات کے فہم کے حصول کے بعد ہی ان درسی کتابوں کا کمرۂ جماعت میں موثر استعمال کے ذریعہ طلباء میں لسانی استعدادوں کو فروغ دیا جاسکتا ہے۔آیئے ان کتب کی خصوصیات کو جانیں گے!

اردو درسی کتب کی خصوصیات

تصاویر:

- ☆ جدید درسی کتابیں، پرانی درسی کتابوں کے مقابلے میں جاذب نظر ہیں۔
- ☆ سرورق بہت ہی جاذب نظر اور طلباء کے دلوں کو لبھانے والا ہے۔
- ☆ ہماری تہذیب اور طرز زندگی کو ظاہر کرنے والے تصاویر سے مزین ہے۔
- ☆ اسباق کے لیے ضروری تصاویر کے علاوہ مشقوں کے حل کرنے کے لئے کارآمد تصاویر بھی دی گئی ہیں۔
- ☆ روزمرہ زندگی میں استعمال ہونے والی اشیاء چیزوں کی تصاویر اسباق کے مواد کا فہم دینے والے تصاویر، طلباء کے جواب دینے کے لئے، اندازہ لگا کر جواب دینے، اعادہ کرنے کے مددگار تصاویر دیے گئے ہیں۔
- ☆ تصاویر دیکھ کر نہ طرف محفوظ ہوسکتے ہیں بلکہ خود سے تصاویر بنانے کے لئے رنگ بھرنے کے تصاویر بھی دیے گئے ہیں۔
- ☆ تصویری کہانیاں طلباء میں دلچسپی کو فروغ دے کر اپنے خیالات کے اظہار کے لیے معاون اور جاذب نظر ہیں۔
- ☆ استعدادوں کے حصول کی مشقوں میں ان کو ظاہر کرنے والے لوگو کو مشقوں میں رکھا گیا ہے۔
- ☆ تصاویر کی بنیاد پر مشقوں کو تشکیل دیا گیا ہے۔
- ☆ جماعت اول، دوم، سوم کی درسی کتاب کے سرورق کے پچھلے حصول طلب استعداوں اور ان سے متعلق لوگوں کو شامل کیا گیا ہے۔
- ☆ جماعت چہارم اور پنجم کی درسی کتاب کے سرورق کے پچھلے حصہ پر ''میرے بارے میں'' تفصیلات لکھنے کے لئے جگہ فراہم کی گئی ہے۔
- ☆ پچھلی جماعتوں میں سیکھے ہوئے استعدادوں کو مضبوط کرنے لیے موزوں ہے۔

SCERT TELANGANA

زبان:

- ☆ طلباء کوآسانی سے سمجھ میں آسکنے والی آسان زبان اور مشاغل دیے گئے ہیں۔
- ☆ جدید درسی کتابوں میں اساتذہ کے لیےضروری،متوقع طور پر استعمال کے لیے واضح ہدایات کوبھی شامل کیا گیا ہے۔
- ☆ اساتذہ کے لیے دی گئی ہدایات، اساتذہ کے لیے کتابچہ کےطور پر نہ صرف استعمال کر سکتے ہیں بلکلہ منصوبہ سبق کی تیاری، جانچ کے لیےاوراساتذہ کےفرائض سے متعلق تفصیلات فراہم کرتی ہیں۔
- ☆ کس مہینہ میں کونسے اسباق کی تکمیل کرنا ہے۔فہرست مضامین میں شامل کیا گیا ہے۔
- ☆ فہرست مضامین میں،سبق کی صنف،،مرکزی خیال کوشامل کیا گیا ہے۔
- ☆ فہرست مضامین میں ’’پڑھیےلطف اٹھائیے‘‘ سے متعلق کہانیاں،،نظم،مختصرمضاین کو’’☆‘‘ کےنشان سے ظاہر کیا گیا ہے یہ زائد مطالعہ کے لئے ذوق مطالعہ کےفروغ کے لیےکارآمد ہوتے ہیں۔مطالعہ کےفروغ کے لئے کارآمد ہوتے ہیں۔

کلیدی اصول: NCF-2005 کےمطابق

طلباء میں علم کی تشکیل کے مقصد کےحصول کے لئے موزوں طریقہ کا تعلیم کا ہونا ضروری ہے۔اس کی بنیاد پر ہی قانون حق تعلیم۔2009 کوتیار کیا گیا ہے۔ان سب کے مدنظراعلیٰ معیاری تعلیم طلباءکوتیار کیا گیا ہے۔ان سب کے مدنظراعلیٰ معیاری تعلیم طلباءکو دینا ضروری ہے۔اورطلباء میں علم کی تشکیل ہی ریاست کا نقطہ نظر ہے۔اس کے لئے ریاستی تعلیمی وتربیتی ادارے نے جدید درسی کتابوں کے تدوین کی ہے۔بچوں میں موجودی فطری صلاحیتوں کوفروغ دیناان کے خیالات،تصورات کا برملا اظہار کرنے کے قابل جدیداردو کتابوں کوتشکیل دیا گیا ہے۔

ان درسی کتابوں کی تدوی، ایس سی ایف 2011 کے رہنمایانہ ہدایت کے مطابق کی گئی ہے۔طلباء میں تہذیب، رسم ورواج، آباء واجداد کی تعریف وتوصیف،سماجی تبدیلی کے لئے کارآمد،،اورکارآمدشہری بنانے میں معاون درسی کتابوں کی تدوین کی گئی ہے۔ان تدوین کردہ درسی کتابوں کےفلسفہ سے واقف ہونانہایت ہی ضروری ہے۔فلسفہ سے واقف ہونے پرہی ان درسی کتابوں کا استعمال ممکن ہے اورمتوقع صحیح نتائج کوحامل کیا جاسکتا ہے۔

گزرے ہوئے زمانے اورموجودہ زمانے میں زبان کی تدریس اورطریقہ تدریس میں واقع ہوئی تبدیلیوں کے بارے میں گزشتہ باب میں ہم مباحثہ کر چکے ہیں!

اردودرسی کتب‘طرزرسائی۔عموماًزبان کی تدریس کےدوطریقوں سے جاتی ہے:

پہلاطریقہ: نیچے سےاوپرکی جانب (Bottom to top) طرزرسائی کا مطلب حروف تہجی کوترتیب وارسکھانااس کے بعدحروف کو جوڑ، اور الفاظ کی تحلیل،حروف سے الفاظ بنانا،،اسکے بعدہی،نثر،نظم کےاسباق کی تدریس۔

SCERT TELANGANA

حروف

↓

الفاظ

↓

جملے

↓

پیراگراف رمنظر

دوسرا طریقہ: اوپر سے نیچے کی جانب (Top to Bottom) اس طریقہ میں حروف تہجی کی ترتیب کے اسباق رنظمیں رچھوٹی کہانیاں دے کر ان میں جملوں کی شناخت کرنا۔کلیدی الفاظ کی شناخت کرنا،ان میں موجود حروف کا تعارف کرنا۔

پیراگرافظ رمنظر

↓

جملے

↓

الفاظ

↓

حروف

جامع طرز رسائی:

حقیقتاً درجہ بالا مباحثہ کئے گئے دونوں طریقے بھی مکمل اور جامع نہیں ہے۔ ہر طریقہ میں کچھ تحفظات اور حدود پائی جاتی ہیں۔اس لئے دونوں طریقوں کو جوڑ کر زبان کی تدریس میں استعمال کرنے کو جامع طرز رسائی کہتے ہیں۔

نیچے سے اوپر کی جانب اور اوپر سے نیچے کی جانب سکھانے کے طریقہ کو جوڑ کر استعمال کرنا'' رجامع طرز رسائی'' ہے۔اسکے مطابق موجودہ جماعت اول، دوم کی درسی کتب میں اسباق کے لئے مناظر، تصاویر ہوتی ہیں۔ جوکہ طلباء کا سماجی حالات،تہذیب کے عکس کی طرح ہے۔ان تصویروں کو بتلا کر طلباء سے گفتگو کروائی جاتی ہے طلباء تصاویر میں موجود مناظر، واقعات کو اپنے روزمرہ زندگی سے تقابل کرتے ہوئے گفتگو کررہے ہیں۔مشاہدہ کردہ مناظر اور تصاویر میں موجود مناظر میں پائے جانے والے فرق کی شناخت کررہے ہیں اور ان کے متعلق گفتگو کررہے ہیں۔سماج میں موجود تمام افراد سماجی حالات یکساں نہیں ہوتے جان لیتے ہیں۔تہذیبوں اور رسم ورواج میں پائے جانے والے فرق کا احترام کرتے ہیں۔

چد تہواروں رسم ورواج ایک جیسے ہونے کے باوجود مختلف علاقوں میں ان کے نام مختل ہوتے ہیں۔اسی طرح چند اشیاء کے نام بھی

SCERT TELANGANA

الگ ہوتے ہیں۔معلم طلباء سے گفتگو کروانے کے دوران ان الفاظ کا استعمال کرے۔

مشاغل کا کمرۂ جماعت میں اہتمام کے لئے موزوں جماعت اول اور دوم کی درسی کتابوں میں تصاویر دیکھ کر گفتگو کرنا، اور طلباء کے اپنے روزمرہ زندگی کے تجربات اور مشاہدات سے متعلق گفتگو کرنے کے لئے ، سنیے سوچ کر بولیے کی استعداد کے تحت سوالات دیے گئے ہیں۔اسکی وجہ سے باہمی اظہار خیال کی مہارتوں کا فروغ ہوتا ہے۔تب ہی بچے سیکھ سکتے ہیں۔اور معلم کے لئے تدریسی نتائج کو حاصل کرنا ممکن ہوسکتا ہے۔

جامع طرز رسائی

اول، دوم جماعتوں میں زبان کی تدریس کے تحت بچوں کو گفتگو کروانے ،حروف تہجی اور اس سے متعلق تمام امور کو بولنا، تلفظ کی شناخت کرنا، پڑھنا، لکھنا سیکھایا جاتا ہے۔ بچہ جو کہنا چاہتا ہے (لفظ/ جملہ) کس طرح پڑھنا اور کس طرح لکھنا چاہیے۔ان ہی جماعتوں میں سکھایا جاتا ہے۔

ہم جانتے ہیں کہ ان تمام امور کو سیکھانے کے لیے Bottom to top ،Top to Bottom دونوں کو جوڑ کر جامع طرز رسائی کہا جاتا ہے۔

جماعت اول اور دوم کی کسی ایک سبق کا مشاہدہ کرنے پر ان طریقوں کا کس طرح اطلاق کیا گیا ہے اظہار ہوتا ہے۔اس کے تحت سماجی، تہذیبی اور تنقیدی نقطہ نظر کو کس طرح اجاگر کیا گیا ہے۔اس کا بھی اظہار ہوتا ہے۔

مثال:- اول جماعت کے ''انار- آم'' سبق لئے جانے پر

☆ اس سبق سے متعلقہ تصویر سے طلبا مختلف قسم کے پھولوں سے واقف ہوتے ہیں۔تلنگانہ ریاست کے معروف پھلوں کے بارے میں معلومات حاصل کرتے ہیں۔

☆ تصویر دیکھ کر طلبا سے گفتگو کروانے کے لیے کچھ سوالات موجود ہیں۔

ان سوالوں کے ذریعہ طلبا اپنے اپنے علاقوں میں ان پھلوں کو نام سے پکارا جاتا ہے، واقف ہوں گے۔مختلف علاقوں میں مشہور پھلوں سے واقف ہوں گے۔طلبا اپنی علاقائی زبان میں موجود الفاظ کے استعمال سے گفتگو کرنے سے اس جماعت کے طلبا میں ذخیرہ الفاظ کا اضافہ ہوتا ہے۔طلبا اپنی مادری زبان میں گفتگو کرنے کی وجہہ سے ان میں خود اعتمادی کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔دوسرے طلبا بھی ان پھلوں کے مزید ناموں سے واقف ہوں گے اور اپنے علاقائی پھلوں سے تقابل کر سکتے ہیں۔مختلف پس منظر سے آنے والے طلبا کے درمیان سماجی تہذیبی طور پر ان میں تبدیلی آئی ہے اور تنقیدی غور وفکر کرنے کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔

☆ سبق کا مشاہدہ کرنے پر......سبق کو بطور نظم متعارف کروایا گیا ہے۔

☆ نظم کو بچوں سے پڑھایا جاتا ہے۔اداکاری کروائی جاتی ہے۔نظم کو متعارف کروانے کے بعد اس میں موجود جملوں کی شناخت کروائی جاتی ہے۔***Graphical reading***

☆ ان میں موجود کلیدی لفظ'' آم'' کی شناخت کروائی جاتی ہے۔

SCERT TELANGANA

☆ لفظ میں موجود غروف اور تلفظ کی شناخت کرواتے ہوئے انہیں حروف تہجی کے چارٹ میں نشاندہی کروائی جاتی ہے۔

☆ اگلے اور پچھلے سبق میں سیکھے گئے حروف اور اس سبق سے سیکھے ہوئے حروف کی مدد سے نئے الفاظ لکھوائے جاتے ہیں۔

☆ ان الفاظ سے جملے لکھوائے جاتے ہیں۔

اسی طریقہ کو جامع طرز رسائی کہا جاتا ہے۔Bottom to top اور Top to bottom طریقوں کو جڑ کر جامع طرز رسائی طریقہ تدریس ہماری درسی کتابوں میں تدریسی نکات موجود ہیں۔

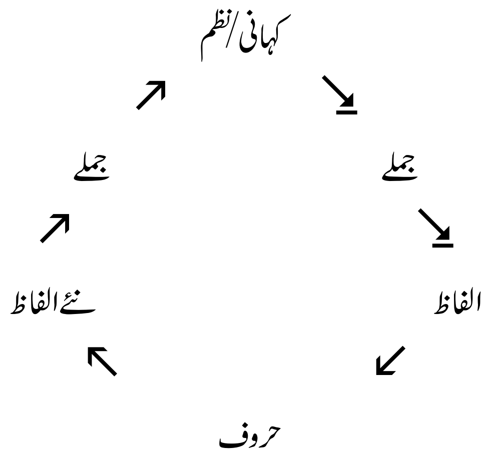

جماعت سوم، چہارم وپنجم کی درسی کتابیں.......سماجی.......تہذیبی.......سماجی.....تنقیدی وضاحت:

طلبا جماعت اول اور دوم میں لکھنا (تحریر) سیکھتے ہیں جماعت 3، 4 اور 5 میں کیا لکھا جائے؟ کیوں لکھا جائے؟ کس طرح لکھا جائے؟ گفتگو کیا ہو؟ کیوں ہو؟ اور کیسی ہو؟ وغیرہ سیکھتے ہیں اس مقصد کے لیے (1) سنئے-سوچ کر بولئے (2) روانی سے پڑھنا-فہم حاصل کرنا اور بولنا (3) سوچ کر از کو دلکھنا (4) تخلیقی اظہار (5) لفظیات (6) زبان شناسی سے واقف ہوتے ہیں۔

جیسے استعدادیں مختص کئے گئے ہیں۔ان استعدادوں کے حصول کے لیے اسباق میں موجود مختلف قسم کے موضوعات کو مختلف اضاف کی شکل میں شامل کیا گیا ہے۔جس کے ذریعہ طلباء کے زبان کو روزمرہ زندگی میں جامع اور موثر استعمال کرتے ہیں۔یہی نہیں بلکہ سبق کی تدریس کے ذریعہ طلبا میں سماجی-تہذیبی اور تنقیدی رویہ فروغ پایا ہے۔ان اسباق کے منتخب موضوعات اسباق کی تصاویر، تلنگانہ رسم و رواج، طور طریقہ لباس کو ظاہر کرنے والی ہیں۔جسکو طلبا اپنی روزمرہ زندگی سے وابستہ رسم و رواج، طور طریقوں، رہن سہن کو تقابل کرتے ہیں۔مختلف تہذیبوں کے مجتمع ہونے سے طلبا میں بھی تہذیبی تبدیلیاں آتی ہیں۔

SCERT TELANGANA

جماعت میں موجود طلباء، مختلف پس منظر، سماجی حالات، تہذیب، رسم ورواج اور لباس کا درسی کتاب کے تصاویر سے تقابل کرتے ہیں۔مختلف تہذیبوں کے جمع ہونے سے، تہذیبی تبدیلیاں عمل میں آتی ہیں۔طالب علم کو معلم ؑمل کررہے ہیں۔رسم ورواج، تہذیب کو جماعت میں (سبق کے ذریعہ) معلوم نئے موضوعات میں پائے جانے والے فرق کو جان سکتا ہے۔اس طرح کے فرق کی وجوہات کو جان سکتا ہے۔ تجزیاتی طور پر سوچ کر ایک نتیجہ پر پہنچتا ہے۔

مثال: جماعت چہارم کی درسی کتاب میں موجود سبق ''تفریح'' کا مشاہدہ کریں۔

محرکہ کی تصویر:- اس تصویر کو دکھا کر سوالات کرنے پر صرف ان مقامات کی سیر وتفریح کرنے والے یا معلومات رکھنے والے بچے ہی جواب دیں گے ان مقامات سے ناواقف بچے بھی کمرہ جماعت میں موجود ہوتے ہیں ان بچوں کے دیئے گئے جوابات مختلف ہوتے ہیں۔یہ جوابات دیگر سیاحتی مقامات کے بارے میں بھی ہوسکتے ہیں۔ان سیاحتی مقامات کے بارے میں بچوں سے گفتگو کروانے پر بچے اپنے مشاہدہ کئے ہوئے مقامات سے متعلق تفصیل سے گفتگو کریں گے۔اس طرح کے عمل سے مختلف سیاحتی مقامات سے متعلق کمرہ جماعت میں تمام بچے معلومات حاصل کرتے ہیں اور ذخیرہ الفاظ سے واقف ہوتے ہیں اور استعمال کرتے ہیں۔بچے اپنی مادری زبان میں آزادانہ طور پر گفتگو کرنے سے تدریسی عمل جامع انداز میں تکمیل پا کر اکتسابی نتائج حاصل ہوتے ہیں بچوں میں اظہار خیال کی صلاحیتیں فروغ پاتی ہیں۔

☆ سبق میں مزید آگے بڑھتے ہوئے تدریس کے دوران کمرہ جماعت میں موجود بچوں کے دیکھے ہوئے مقامات سے متعلق معلومات حاصل ہونے تک بچوں میں مباحثہ وگفتگو کروائیں۔

کمرہ جماعت کا اہتمام، معلم کا کردار:

کمرہ جماعت میں سماجی-تہذیبی، سماجی-تنقیدی نقطہ نظر سے سبق کی تدریس کے لیے معلم کو چاہیے کہ وہ اپنے علاقہ، بچوں کا پس منظر، مقامی زبان، ان کے سماجی حالات اور طور طریقہ اور رسم ورواج سے متعلق معلومات حاصل کرلیں۔بچوں کے ساتھ دوستانہ ماحول میں رہتے ہوئے ان سے آزادانہ گفتگو کریں اور کروائیں۔ان کی زبان کو قبول کرتے ہوئے اس کے ذریعہ معیاری اور بہتر زبان انہیں سکھائیں بچوں سے مباحثہ کرواتے ہوئے ان میں غور وفکر کو فروغ دینے والے سوالات کے ذریعہ ان کے رسم ورواج، تہذیب وتمدن کے درمیان مماثلت اور فرق کو بتلائیں معلم تمام امور کا مطالعہ کر کے زائد معلومات اکٹھا کریں مکمل آمادگی کے ساتھ سبق کی تدریس کریں۔

درسی کتاب کا پس منظر، فلسفہ کو سمجھنا چاہیے۔ابتداء میں دیے گئے ہدایات، پڑھیں اور اسکی بنیاد پر اس باب میں مباحثہ کئے گئے نکات، اور تجربات کے ذریعہ بامقصد تدریسی واکتسابی عمل کا اہتمام کیا جائے۔باہمی اظہار خیال کی استعداد کو فروغ دیں۔سماجی، تہذیبی پس منظر کو سمجھ کر اسباق سے مربوط کرتے ہوئے تدریس کریں اس کے لئے مباحثہ، مشاغل کا اہتمام کے ذریعہ زبان کی تدریس بامعنی ہونی چاہیے۔

SCERT TELANGANA

6. پڑھنا - پڑھنے کی حکمت عملی - کمرۂ جماعت میں اطلاق

پڑھنے سے کیا مراد ہے؟

پڑھنا کوئی عام مہارت نہیں ہے۔ چھوٹے بچوں کو پڑھانے والے اساتذہ کو درپیش مسائل میں پڑھنے کی صلاحیت سب سے پیچیدہ ومشکل سوال ہے۔ کئی مہارتیں، شعوری صلاحیتیں اس کے لیے ضروری ہوتی ہیں۔ پڑھنا سکھانے کا کوئی ایک مخصوص طریقہ نہیں ہے ہر طریقہ میں چند اصول ہوتے ہیں۔ مخصوص طریقوں میں لازمی طور پر کیا کرنا چاہیے؟ یہ بات معلم کو بتلانے والا کوئی نہیں ہے۔ یہ معلم کی دلچسپی پر منحصر ہوتا ہے کیوں کہ بچے کے مستقبل کی زندگی کا دارومدار پڑھنے پر منحصر ہوتا ہے اگر ہم ایک مرتبہ سبق/مضمون کا تعارف بچے کو کامیابی کے ساتھ پیش کریں گے تب بچے کی حصول طلب کامیابیوں میں کسی قسم کی رکاوٹ پیدا نہیں ہوگی۔ اس مسئلہ کے حل کے لیے ہمارے اردگرد موجود لاتعداد کامیابیوں کے باوجود ایک مرتبہ جائزہ لینا ضروری ہے۔ لاکھوں بچے ہر سال پڑھنا سیکھ رہے ہیں۔ لیکن ان میں بہت سارے بچے پڑھنے کی صلاحیت کو مکمل طور پر حاصل نہیں کر پاتے۔

(1) بہت سارے بچے امتحانات میں کامیابی کے حصول کے لیے درکار مواد ہی سیکھ پا رہے ہیں لیکن کتاب پڑھنے میں دلچسپی کی صلاحیت کو فروغ نہیں دے پا رہے ہیں۔ بہت سارے بچے اچھی طرح پڑھتے ہیں مگر سمجھنے سے قاصر ہوتے ہیں بچوں کو پڑھنا سکھانے کی خامیاں ہی اس ناکامی کی اصل وجہ ہے۔

(2) معلم اس بات کو ذہن نشین کرلیں کہ بچے کی ہمہ جہت ترقی کے لیے پڑھنے کا عمل ایک لازمی جز ہے پڑھنے کی اچھی مہارتیں کونسی ہیں؟ انہیں کس طرح فروغ دینا چاہیے؟

ان امور کو مدنظر رکھتے ہوئے پڑھنے کی اچھی مہارت سے مراد بچہ تحریر یا مطبوعہ (Printed) زبان کے مطلب کو قبول کرے اسی وقت پڑھنے کے عمل کی کامیابی کا قوی امکان ہوسکتا ہے۔ بچہ پڑھے گئے مواد کو نہ سمجھ سکے یا اس سے قبل معلوم موضوعات کے ساتھ تال میل نہ کر پائے تب ہم یہ ہرگز نہیں کہہ سکتے کہ اس کا پڑھنا مفید ہے۔

بچے پڑھنے میں کیوں ناکام ہوتے ہیں؟

کسی زمانے میں تحتانوی مدارس کے نچلی جماعتوں میں میکانیکی طور پر انجام دیئے جانے والے کئی امور ہمیں مانوس نہیں کرتے تھے کیوں کہ اب تک ہم پہلے حروف تہجی سکھانے کے بعد آسان الفاظ، اعراب، مرکب الفاظ، تشدید والے حروف سکھاتے آئے ہیں اور بعد میں چھوٹے چھوٹے آسان جملے، چھوٹی چھوٹی کتابیں، اور بڑی کتابوں کا تعارف پیش کئے ہیں۔ کیوں کہ آخر میں کسی بھی کتاب کو پڑھنے کی صلاحیت بچے کے اندر فروغ پاتی ہے، پڑھنے کا یہ بھی ایک طریقہ تھا۔ ایک اور طریقہ میں حروف تہجی ہی ہدف رہا کہانی کو جوں کا توں دہراتے تھے۔ لیکن یہ پڑھنا سکھانے کا تشفی بخش طریقہ نہیں ہے اس طرح کرنے سے بچے تحریر کردہ زبان کو سمجھ نہیں پاتے، زبان کے احساس کو سمجھ نہیں پاتے ان کے اندر جو خیالات ابھرنا چاہیے وہ ابھر نہیں پاتے۔ اس مسئلہ کا حل کیا ہونا چاہیے؟ پہلے مرحلہ میں پڑھنا، فہم حاصل کرنے کے لیے چارٹس، کارڈس اور لکڑی سے بنے حروف کے بجائے کتابوں کے ذریعہ ہم اپنے کام کا آغاز کریں تو بہتر رہے گا۔ بچوں کو کتابیں پڑھنے کے قابل

SCERT TELANGANA

بنانا ہی ہمارا حتمی مقصد ہونا چاہیے۔

چارٹس، کارڈس وغیرہ کا استعمال موقع ومحل کے حساب سے کچھ حد تک استعمال کیا جا سکتا ہے مگر کتابوں کے ذریعہ پڑھنا سیکھنے کے لیے مستحکم ترغیب دیئے بغیر ناممکن ہے۔کسی کتاب کو پڑھنے کے قابل بنانے کی کوشش میں (چارٹس کا دخل ہونے کے باوجود) بچے اس استعداد کو حاصل نہیں کر سکتے۔سب سے پہلے ہم بچوں کے پڑھنے میں ناکامی کے اہم وجوہات کو جانیں گے۔

(1) حروف کے اشکال-اوران کو جوڑنے پر آوزیں

بچے حروف اوران کی آوازوں کے درمیان کے تعلق کی شناخت نہ کرنے کی وجہ سے پڑھ نہیں پا رہے ہیں۔

مثال:''ک'' حروف پڑھنے کے دوران ''الف'' اور'' ف'' کی شکل اور آواز کی سماعت نہ کر پانے کی وجہ سے بچے پڑھنے میں پیچھے ہو رہے ہیں۔

''ک'' - آواز — ''الف اور ف'' کی آواز محسوس کرنا

(2) جملہ سازی سے متعلق جملے میں الفاظ کی ترتیب:

طالب علم جب کسی جملہ کو پڑھتا ہے تو اس جملے کے الفاظ کے معنی ومفہوم اس سے متعلق خیالات سے اچھی طرح واقف ہو تو اس کا پڑھنا کارآمد ہوتا ہے۔پڑھنے کے دوران جملے میں آنے والے بعد کے الفاظ کو سمجھ سکتا ہے، پڑھنے کی مہارت حاصل کرتا ہے اس وجہ سے بچوں میں خیالات واحساسات اجاگر ہوتے ہیں۔اس مشق کے حصول میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔جیسے

''میں.................جارہا ہوں۔

مندرجہ بالا جملے میں ''میں...جارہا ہوں'' کا مطلب سمجھنے پر ہی اس کی مناسبت سے بچہ جملے کی خانہ پری کر سکتا ہے۔خانہ پری ہر بچے کی اپنے اپنے خیالات واحساسات پر مبنی ہوتی ہے یہاں پر یہ ضروری نہیں ہے کہ تمام بچے ایک ہی قسم کی خانہ پری کریں۔موقع ومحل کی مناسبت سے وہ اپنے تجربات واحساسات کے ذریعہ اس کا اندراج کرتے ہیں۔خانہ پری کرنے میں بچوں پر کوئی پابندی عائد نہیں ہوتی۔

میں گاؤں جارہا ہوں

میں مسجد جارہا ہوں

میں مدرسہ جارہا ہوں

اس سلسلے میں بچے پڑھنے کے دوران بعد میں آنے والے الفاظ کو محسوس کرتے ہیں جتنا اچھا محسوس کریں گے اتنا اچھا پڑھنے کے قابل ہوں گے۔

SCERT TELANGANA

(3) لفظیات:

بچوں کو جملے کے الفاظ کے معنی ومفہوم سے واقفیت حاصل ہوتو وہ فہم کے ساتھ پڑھ سکتے ہیں جیسے

راشد، جنگل:..

اوپر دیئے گئے جملے میں بچے راشد، جنگل جیسے الفاظ کے معنی سے واقف ہونے کے بعد ہی آگے آنے والے الفاظ کو خود بخود سمجھ کر بول سکتے ہیں۔جیسے

i) راشد جنگل کو گیا ii) راشد جنگل میں ڈر گیا iii) راشد جنگل سے آرہا ہے وغیرہ

پڑھنا کس طرح شروع کریں؟

معلم کا بچوں کو انفرادی یا اجتماعی طور پر پڑھنا سکھانا مناسب ہے۔تقریباً 5 سال کی عمر میں پڑھنے کی مشق شروع کی جاسکتی ہے اس بات سے ہم اچھی طرح واقف ہیں کہ ایک جماعت میں تمام بچے ایک ہی وقت میں پڑھنا تو شروع کرتے ہیں مگر ایک ہی رفتار سے ترقی کا حصول نہ ممکن ہے، چند بچے 5 سال کی عمر سے ہی اچھی پیش رفت کے ساتھ مہارت دکھاتے ہوئے 7 سال کی عمر کو پہنچتے پہنچتے پڑھنے کی مہارت پر عبور حاصل کر سکتے ہیں۔ چند بچوں کو 8 سال کی عمر ہونے تک بھی پڑھنے کی مہارت پر عبور حاصل کرنا مشکل ثابت ہوتا ہے اس انفرادی تفاوت کو معلم نظر انداز کردیں۔وہ یہ سوچیں کہ بچہ کس طرح ترقی حاصل کررہا ہے؟ بچے پڑھنے کے دوران کن موقعوں پر غلطیاں کررہے ہیں ان کی شناخت کر کے ان غلطیوں کو درست کرنے کی کوشش کی جائے۔

معلم کو چاہیے کہ وہ پہلے بچوں کو کتابی دنیا میں لے جائیں تا کہ بچوں میں یہ احساس پیدا ہو کہ یہ کتاب میری اپنی ہے اس وسیع احساس کے ساتھ آہستہ آہستہ چھوٹے چھوٹے خیالات ابھرتے ہیں۔کتابوں میں کہانیاں چھپی ہوتی ہیں ان کہانیوں میں کئی الفاظ بھی ہوتے ہیں ان الفاظ کو سیکھنے سے ہی کہانی کا راز معلوم ہوتا ہے۔ان کہانیوں کو دوسروں کو سنا سکتے ہیں اس طرح کئی امور سے متعلق بنیادی احساسات بچوں کے اندر پیدا ہوتے ہیں۔بچوں کو پڑھنا سکھانے کے لیے ہمیں اداکاری، گیت، چھوٹی چھوٹی کہانیوں کا انتخاب کرکے ان کو چارٹ یا تختہ سیاہ پر لکھنا چاہئے۔لکھی گئی نظم یا کہانی کو بچوں کے سامنے واضح اور موثر انداز میں اداکاری کرتے ہوئے جذبات واحساسات کے ذریعہ سنانا چاہیے، بعد میں معلم کو چاہیے کہ پڑھتے ہوئے بچوں کے ذریعہ اداکاری کروانا چاہیے۔ بچے اداکاری کرتے وقت اس میں موجود احساسات وجذبات کو سمجھ سکتے ہیں۔نظم یا گیت سنانے کے بعد نظم میں موجود کلیدی الفاظ کی شناخت بچوں سے کرواتے ہوئے پڑھنے کے لیے کہا جائے اس طرح معلم الفاظ کی شناخت کے بعد نظم میں موجود الفاظ کے درمیان تعلق کو سمجھ کر الفاظ کی شناخت کرسکتے ہیں۔الفاظ کے حروف اور آواز کے درمیان کو جوڑتے ہیں یہاں بچے الفاظ کو پڑھنے کے دوران الفاظ سے ناواقفیت کے باوجود ان کی شناخت کرتے اور پڑھتے ہیں۔

مثال:

پتنگ

پتنگ ہوا میں اڑتی جائے — پتنگ ہوا میں اڑتی جائے
لوٹم لاٹی میں پھٹ جائے — ڈور پتنگ کی جب کٹ جائے
اس منظر کو دیکھ کے بچے — زور زور سے پھر چلائے

SCERT TELANGANA

پتنگ ہوا میں اڑتی جائے پتنگ ہوا میں اڑتی جائے
پتنگ پتنگ سے پیچ لڑائے پھر وہ بازی جیت بھی جائے
کٹی پتنگ کو دیکھ کے بچے دوڑ دوڑ کے لوٹنے جائے

☆ بچے اداکاری کے ذریعہ نظم کے الفاظ کو جانیں گے۔اس لیے بچے''پتنگ'' لفظ سے ناواقف ہونے کے باوجود نظم میں اس لفظ ''پتنگ'' کی شناخت کرپاتے ہیں۔

☆لفظ''پتنگ''میں آواز اور تحریر کے درمیان تعلق کو جوڑتے ہوئے پڑھتے ہیں۔

☆لفظ''پتنگ'' کے معنی سمجھ کر نظم کے مصرعوں کی خانہ پری کرتے ہوئے پڑھ سکتے ہیں۔

جیسے

پتنگ ہوا میں اڑتی جائے پتنگ ہوا میں اڑتی جائے

ہوا میں اڑنے والی.................. کہنے پر بچے سوچ کر''پتنگ'' کہیں گے۔

☆اس طرح بچوں کو ابتدائی سطح پر پڑھنا سکھایا جاسکتا ہے۔

پڑھنے کا فہم۔حکمت عملی:

''پڑھنے کا فہم'' استعداد کے فروغ کے لیے معلم کو کئی قسم کے طریقوں کا انتخاب کرنا پڑتا ہے۔اس حصہ کے طور پر معلم بچوں کی سطح کو ذہن میں رکھ کر وقفہ وقفہ سے احساسات کو اجاگر کریں۔''پڑھنے کی مہارت'' استعداد کے فروغ کے لیے دلچسپ اور موثر انداز میں عمل آوری کے لیے پہلے پہل حکمت عملی تیار کرلینا چاہیے۔

ان میں سے چند حکمت عملیاں ذیل میں دی گئی ہیں۔ یہاں پر بیان کردہ حکمت عملی مختلف ترقیاتی سطح سے تعلق رکھتے ہیں۔مگر تھوڑی سی کوشش کے ذریعہ تبدیلی لائیں تو کسی بھی عمر یا کسی بھی سطح والے اس حکمت عملی کا استعمال کرسکتے ہیں۔

بچوں میں پڑھنے کے فہم کے فروغ کے لیے تیار کی گئی اہم حکمت عملی:۔

(الف) (بغیر غلطیوں کے تلفظ) حروف اور الفاظ کی صحیح ادائیگی:

بچے لفظ (شفقت) کی تحریر سے واقف ہوں تو اس لفظ میں تشدد کی جگہ بغیر رکے پڑھ سکیں گے اس کے لیے معلم''لفظ کو۔تحریری شکل'' دے کر بچوں کو صحیح فہم دے سکتے ہیں۔اگر اس طرح نہ کریں تو پڑھنے میں مشکلات پیدا ہوں گے۔

حروف اور الفاظ کا تعارف کرنے کے دوران معلم اس حکمت عملی کو ضرور انجام دیں بچوں کی سطح کو مدنظر رکھتے ہوئے حروف اور الفاظ کو رفتہ رفتہ سکھایا جائے۔

(ب) حکمت عملی۔لفظیات کا فروغ

لفظ اور اس کے مفہوم کے درمیان تعلق کو جاننے پر ہی بچے کے اندر ایک احساس اجاگر ہوتا ہے۔

مثال: معلم کو سبق پڑھانے کے دوران ایک لفظ''جنگل'' آتا ہے۔تب ایک زبان کے معلم کی حیثیت سے اس لفظ (جنگل) کے بارے میں

SCERT TELANGANA

مکمل معلومات فراہم کرنا چاہیے۔جنگل کے متعلق معلومات فراہم کرتے وقت ''جنگل'' کا احساس طلبا میں اجاگر ہوتا ہے۔''احساس'' کے فروغ سے ہی لفظیات کے فروغ میں اضافہ ہوتا ہے۔اس کے بعد بچوں میں پڑھنے کی مہارت فروغ پاتی ہے۔

(ج) پڑھے گئے مواد کا فہم حاصل کرنا:

(الف) ''پڑھنے'' کا حتمی مقصد: پڑھے گئے مواد کو سمجھ پانا

(ب) کھیل کی نظمیں یا چھوٹی کہانیاں ہوں یا تقریر ہو یا نظم ہو...بچہ جو بھی پڑھے اس کے معنی ومطلب کو پہچاننے پر ہی پڑھنے کا عمل کامیاب ہوتا ہے۔اس کے لیے معلم کو چاہیے کہ بچوں کے اندر درست احساس پیدا کریں۔

(د) پڑھنے کا فہم-حکمت عملی:

☆ بچوں کو پڑھنے کی طرف راغب کرنے کے لیے دلچسپی کے فروغ کے لیے معلم کے استعمال کردہ مختلف طریقوں کو ہی پڑھنے کا فہم-حکمت عملی کہا جاتا ہے۔

☆ بچوں کو پڑھنے میں مصروف کرنے، پڑھے گئے مواد کو سمجھنے، پرلطف انداز میں پڑھنے کے لیے یہ حکمت عملی کارآمد ثابت ہوتی ہے۔یہ تین قسم کے ہوتے ہیں۔

(i) پڑھنے سے پہلے کی حکمت عملی (ii) پڑھنے کی حکمت عملی (iii) پڑھنے کے بعد کی حکمت عملی اس طرح تین قسم کی حکمت عملی انجام دی جاتی ہے۔

ان میں پڑھنے کے فہم کی حکمت عملی کے بارے میں سیکھیں گے۔

(1) پڑھے گئے مواد سے معنی ومفہوم کا حصول

(A) سبق کے مواد کو - اطراف واکناف کے ماحول سے جوڑنا

(Text - Content)

(B) سبق کے مواد کو - بعد کے مواد سے تقابل کرنا

(Text - Text)

(C) سبق کے مواد کو-ماحول سے مربوط کرنا۔

(Text - World)

(2) توصیف سے قبل کا عمل

(A) سبق کے امور کی تائید

(B) تائید کریں تو تائید کی وجوہات اور دلائل

(C) مخالفت کریں تو کیوں مخالفت کی گئی

(3) تخلیقیت/صنف کو بدل کر بولنا

(A) سبق کی کہانی سن کر-اس جیسی کوئی اور کہانی سنانے کے لیے کہنا

(B) سبق کی کہانی کو - دوسری صنف میں تبدیل کر کے بولنا

(C) کہانی کو...... طول دے کر بولنا

SCERT TELANGANA

(D) نظم کو...... کہانی کی شکل میں بدلنا

(E) کہانی کو...... نظم کی شکل میں بدلنا

(F) کہانی کو...... ڈرامہ کی شکل دینا

(G) کہانی کو...... یک بابی ڈرامہ میں بدلنا

(4) معنی اخذ کروانا:- (Drawing Meaning)

(A) سبق کے مواد سے متعلق سوالات

(B) مواد کا خلاصہ لکھنا

(C) سبق کا مرکزی خیال بیان کرنا

(D) سبق کو مختلف زاویوں سے غور فکر کرنا

(E) سبق کو تصویروں کی شکل میں بولنا/ اشکال کی شکل میں بدلنا

(F) Mind maping / Concept maping / تصوراتی تصاویر/ خیالی تصاویر

(G) Brain Stroming / ذہنی مشقت/ دانشورانہ نقطہ نظر

(ھ) کمرہ جماعت میں حکمت عملی کا اطلاق

(1) پڑھے گئے مواد سے معنی اخذ کرنا

(A) سبق کو ماحول سے مربوط کرنا۔ جماعت سوم کے سبق ''ہمارے تہوار'' کی تدریس کے دوران آپ کے گاؤں میں رمضان کی عید کس طرح منائی جاتی ہے؟ اس طرح کے سوالات کریں۔

(B) سبق کے مواد کو بعد کے مواد سے مربوط کرنا۔ سبق ''ہمارے تہوار'' پڑھانے کے بعد بچوں سے یہ سوال کریں کہ آپ بقرعید کس طرح مناتے ہیں؟ عیدالاضحیٰ میں کس کی قربانی دی جاتی ہے؟

(C) سبق کو دنیا سے مربوط کرتے ہوئے یہ سوال کریں کہ دراصل تہوار کیوں منانا چاہیے؟

(2) توصیف سے قبل کا عمل کروانا

(A) سبق کے مواد کی سراہنا کرتے ہوئے جماعت چہارم کے سبق ''ایک دنیا ان کی بھی'' میں مزدوروں کا احترام کرنا چاہیے۔'' آپ اس جملے کی تائید کریں گے یا مخالفت کریں گے؟ اس طرح کے سوالات کریں؟

(B) اگر تائید کریں تو، تائید کیوں کی جارہی ہے؟ اس کی وضاحت کروائیں؟

(C) سماج میں مزدور کا مقام اونچا ہوتا ہے اس جملہ کی تائید کرتے ہوئے۔ آپ کیوں مزدوروں کی تائید کررہے ہیں؟ بچوں سے سوال کریں اور جواب کہلوائیں۔

(3) تخلیقیت/صنف کو بدل کر بولنا

(A) سبق کی کہانی سن کر۔اسی طرح کی کوئی دوسری کہانی کہلوانا، جماعت چہارم کے سبق ''انصاف'' پڑھانے کے بعد اس کہانی سے ملتی جلتی کہانی سنانے کے لیے بچوں سے کہنا۔

SCERT TELANGANA

(B) کہانی کوطول دے کر بولنا،بچوں کوسبق انصاف کی کہانی کوطول دینے کے لیے کہا جائے

(C) سبق ''انصاف'' کی کہانی کونظم میں تبدیل کر کے بولنے کے لئے کہنا۔

(D) سبق ''انصاف'' کی کہانی کو یک بابی ڈرامے کی شکل میں پیش کرنے کے لئے کہنا۔

(E) سبق ''انصاف'' کی کہانی کوڈرامے کی شکل میں پیش کرنا

(4) معنی اخذ کروانا

(A) سبق سے متعلق سوالات کرنا

سبق ''حوصلے کی بلندی'' سننے کے بعد بچوں کوسبق سے متعلق سوال تیار کرنے کے لیے کہنا۔

(B) مواد سے خلاصہ حاصل کرنا

طلبا سبق ''سائنا نہوال'' کے خلاصہ سے واقف ہوں گے، بیاڈمنٹن کھیل کے بارے میں معلومات حاصل کریں گے، بیاڈمنٹن کی مشہور کھلاڑیوں میں سائنا نہوال کا نام مشہور ہے۔کھیل میں دلچسپی، والدین کی ہمت افزائی،سخت محنت،جستجو اور لگن کی وجہ سے دنیا بھر میں اونچا مقام حاصل کرنے سے واقف ہوتے ہوئے سبق کا خلاصہ بولنے کے قابل ہوں گے۔

(C) مختلف زاویوں سے سوچیں گے۔

بچے سائنا نہوال سے متعلق سبق پر مختلف زاویوں سے غور وفکر کریں گے۔سائنا نہوال خاتون کھلاڑی ہے۔کیا اور کوئی دوسرے خاتون کھلاڑی بھی ہیں؟اگر ہیں تو کون کون ہیں؟اور وہ کن کھیلوں میں شہرت رکھتے ہیں؟اس طرح مختلف زاویوں پر غور وفکر کریں گے۔

(D) Text–تصاویر اتارنا

''جماعت چہارم'' کی نظم چانداور سورج کے مناظر کی تصویر کشی کی کوشش کریں گے۔

(E) Mind maping (ذہن سازی)

جماعت چہارم کے سبق آزادی کا احساس سے متعلق ذہن سازی کرنا

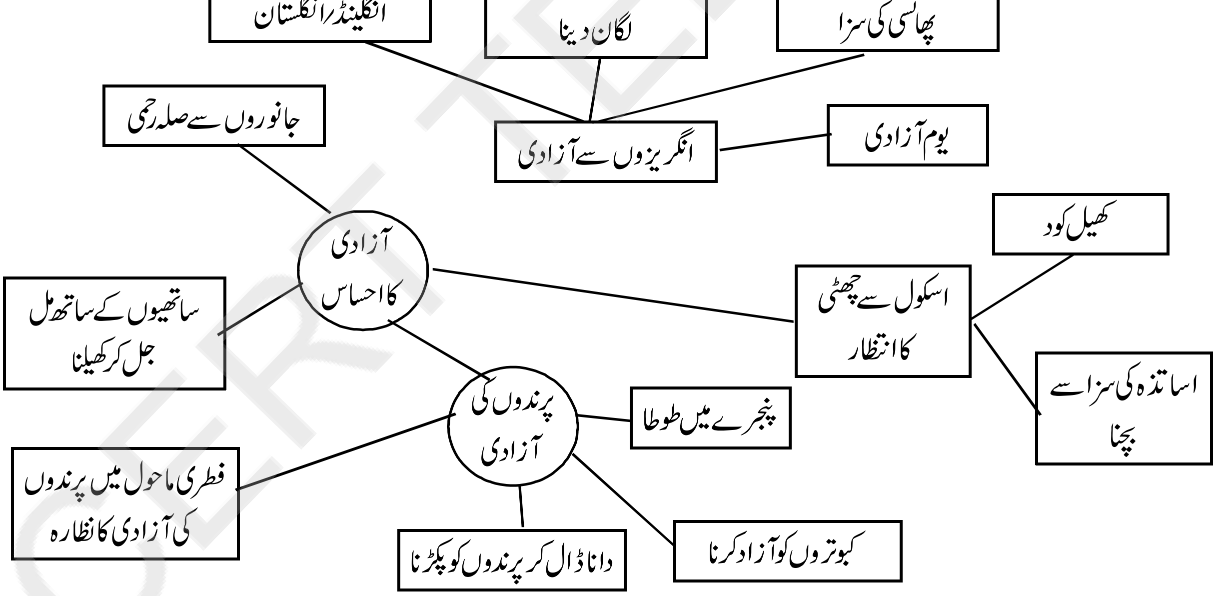

(F) دانشورانہ نقطۂ نظر (Brain stroming) / بنیادی خیالات/احساسات کا اظہار کروانا

''سائنا نہوال'' سبق کی تدریس سے قبل بچوں کو سائنا نہوال کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں بتلائیے۔ بچوں کی بتائی گئی باتوں کو تختہ سیاہ پر لکھیں۔

پڑھنے کی چند سرگرمیاں

تقریباً پانچ سال کی عمر کا بچہ پڑھنا شروع کرسکتا ہے۔ ہم یہ نہ سمجھیں کہ جماعت کے تمام طلبہ ایک ساتھ پڑھنا شروع کرسکتے ہیں۔ یہ عام بات ہے کہ بچوں میں انفرادی تفاوت پایا جاتا ہے۔ خاص طور پر چند بچے پانچ سال کی عمر میں اچھی دلچسپی بتاتے ہوئے سات سال کی عمر میں پڑھنے کی مہارت پر قدرت حاصل کرتے ہیں۔ کچھ بچوں کے لیے 8 سال کی عمر تک بھی اس مہارت کو حاصل کرنا مشکل ہوتا ہے۔ معلم کو چاہیے کہ اس فرق کو نظر انداز کرے، معلم کے لیے یہ ضروری ہے کہ ہر بچہ کو کس طرح اس مہارت میں قابل بنایا جائے، بچے پڑھنے کے دوران کن مواقعوں پر غلطیاں کررہے ہیں۔ اس کی شناخت کرتے ہوئے غلطیوں کو درست کریں۔ پڑھنے کے فہم سے متعلق مشقیں تیار کریں۔

(1) تین سوالات:-

☆ JIGNASA طریقہ بچوں کے لیے سہارا بنتا ہے۔ جس کے تحت سوالات کرنا، سوالات کرنے کی مہارت فروغ پاتی ہے۔ اس مشق کا یہی مقصد ہے۔

بچوں کو آمنے سامنے کی دو صفوں میں بٹھائیں۔ ہر بچہ کو ایک کتاب دیں اور کہیں کہ وہ اپنی مرضی کے مطابق کوئی صفحہ کھول کر دائیں جانب کا صفحہ پڑھ کر سامنے والے بچے کو دے۔ سامنے والا بچہ بھی وہی صفحہ پڑھتا ہے۔ پڑھنے کے بعد پہلے پڑھنے والے بچے سے اس صفحہ میں موجود مواد سے متعلق کوئی تین سوالات کرتا ہے۔

پہلے کونسے سوالات پوچھنا ہے بچے یہ فیصلہ نہیں کر پاتے۔ مثال کے طور پر آپ کے ذہن میں چند سوالات ہوں گے ان کو پڑھے گئے مواد سے سوالات کی تیاری کے لیے آپ ان کی تربیت کریں۔

اس مشق کے لئے جماعت چہارم کے سبق ''تفریح'' کے صفحہ نمبر 92 کا دوسرا پیراگراف/عبارت دو دو بچوں کا گروپ بنائیں۔ گروپ کے بچوں کو ایک عبارت پڑھنے کے لیے کہا جائے اور یہ کہا جائے کہ وہ ایک دوسرے سے الگ الگ سوالات پوچھیں۔

☆ ابتداء میں بچے صرف کیوں؟ کیا؟ کون؟ اس طرح کے سوالات پوچھیں گے۔

☆ معلم اگر زائد وقت دے تو بچے کس لیے، کس طرح؟ وضاحت کیجیے؟ اور اس جگہ آُ ہوتے تو کیا کرتے؟ اس طرح کے سوالات کریں گے۔

کیا - کیوں - کون

1) سبق میں لڑکی کا نام کیا ہے؟	شبانہ
2) شبانہ نے کس سے بات کی	تھیلیوں سے
3) کس سے زیادہ فائدہ ہے	پلاسٹک سے

☆ کس لئے؟ کس طرح؟ وضاحت کیجئے؟

1) پلاسٹک کی اشیاء کے استعمالات کی وضاحت کریں؟

2) اسٹیل کے اشیا کی قیمت زیادہ ہے۔اس کی وضاحت کیجئے۔

3) کس لیے پلاسٹک،اسٹیل سے کم قیمتی ہے؟

(2) بند/نظم کو پہچاننے کا طریقہ

یہ نہایت مفید طریقہ ہے اس کے تحت پہلے سے منصوبہ تیار کریں تو اس کو کئی مرتبہ استعمال کیا جاسکتا ہے۔اس کے نتائج دلچسپ ہوں گے۔کوئی چار مصرعوں والی نظموں کا انتخاب کرتے ہوئے کتنے بچے ہیں ان کو ایک ایک نظم دیجئے۔مثال کے طور پر جماعت میں 5 بچوں کے ذریعہ اس مشق کا انعقاد عمل میں لایا جاسکتا ہے۔جس کے لیے کوئی پانچ نظمیں جمع کریں اور الگ الگ صفحات پر ان کے پہلے مصرعوں کو لکھیں۔ پھر دوسری نظموں کے دوسرے مصرعے لکھیں۔اسی طرح تیسرا اور چوتھا مصرعہ لکھیں۔

اس طرح ہر کاغذ/صفحہ پر چار الگ الگ نظموں کے چار مصرع حاصل ہوں گے۔

جیسے:۔(نظم۔رباعی۔غزل) کے مصرعے لئے جاسکتے ہیں۔

1) ٹہنی پہ کسی شجر کی تنہا....

2) صرف اتنی ہے التجا مولا.......

3) الٰہی مجھے بھی سعادت عطا کر....

4) محنت اگر کروگے دنیا میں نام ہوگا۔اس طرح ہر صفحہ پر چار مصرعے ہونگے۔بچوں کو دائری شکل میں بٹھائیں۔اور کہیں کہ ان کے کاغذ پر پہلا مصرعہ ہی صحیح ہے بعد کے تین مصرعے دوسروں کے ہیں ان کی نشاندہی کیجیے۔۔

ایک بچے سے کہا جائے کہ اس کو دیے گئے کاغذ کا دوسرا مصرعہ پڑھے اور بقیہ بچوں کو غور سے سننے کے لئے کہیں۔اس کا مطلب کیا ہے جانچ کروائیں،اگر وہ تمہارا دوسرا مصرعہ ہوتو ہاتھ اٹھا کر دوبارہ پڑھنے کے لئے کہیں۔اس بچے کا انتخاب صحیح ہوتو (معلم کے مطابق) وہ اس مصرعہ کو اپنی کتاب میں لکھ لیتا ہے۔یہ مصرعہ جو بچہ بولتا ہے وہ اپنے کاغذ سے اس مصرعے کو مٹا دیتا ہے۔بعد میں وہ دوسرا بچہ اس کے کاغذ کا دوسرا مصرعہ پڑھے وہ مصرعہ جس بچے کی نظم کا ہو وہ ہاتھ اٹھا کر اپنی کاپی میں لکھ لیتا ہے دوسرا بچہ اس مصرعہ کو مٹا دیتا ہے۔اس طرح تیسرا بچہ چوتھا بچہ اپنی نظم کا دوسرا مصرعہ حاصل کر پاتے ہیں۔اس طرح تیسرا مصرعہ اس کے بعد چوتھا مصرعہ بچے حاصل کر لیتے ہیں۔

☆ درسی کتاب کی نظموں کو سکھانے کیلئے بچوں میں فہم کی مہارت جاننے کے لئےنظمیں لکھنے کے لئے یہ مشق بے حد کارآمد ہوتی ہے۔

1) سوم،چہارم،پنجم جماعتوں کو نظمیں سکھا سکتے ہیں۔

2) جو نظمیں بچوں نے اب تک سیکھی ہیں۔اس کے لئے یہ مشق مفید ثابت ہوگی۔

3) مثال کے طور پر ایک جماعت میں اگر پانچ بچے ہوں تو پانچ نظموں کی ضرورت ہوگی۔

4) جماعت پنجم کی نظم ''صبح کی آمد'' کو لیں گے۔

SCERT TELANGANA

5) پانچ بند میں سے ہر بند کے پہلے مصرعہ کو کارڈ پر لکھیں۔ بند نظم کے دوسرے مصرعوں کو متعلقہ کارڈ کے بجائے دوسرے کارڈس کے پہلے مصرعے کے بعد لکھیں اسی طرح تیسرا اور چوتھا مصرعہ بھی دوسرے کارڈس کے ذیل میں لکھیں۔اس طرح چار الگ الگ مصرعوں پر مشتمل کارڈ بچوں میں تقسیم کریں۔

6) معلم ان پانچ بند میں سے کوئی ایک بند کا پہلا مصرعہ پڑھیں۔جس بچے کے کارڈ میں وہ پہلا مصرعہ ہو۔وہی اسکی نظم یا بند تصور کرتے ہوئے کاپی میں لکھیں۔

7) معلم کسی ایک بچے کو اسکے پاس موجود بند کا دوسرا مصرعہ پڑھنے کے لئے کہیں وہ دوسرا مصرعہ جس بچے کے پاس ہو اس کو ہاتھ اٹھا کر اپنی کاپی میں دوسرا مصرعہ لکھنے کے لئے کہیں اور اس کے کارڈ کا دوسرا مصرعہ پڑھنے کے لئے کہیں۔ یہ دوسرا مصرعہ جس بچہ کا ہو وہ ہاتھ اٹھا کر اپنی نوٹ بک میں لکھ کر اس کے کارڈ کا دوسرا مصرعہ پڑھنے کو کہیں اسطرح تیسرا اور چوتھا مصرعہ جمع ہونے تک پڑھنے کو کہیں۔ ہر بچہ کے پاس مکمل بند حاصل ہوگا۔

8) اردو ماحولیاتی مطالعہ

پڑھنا:

ہماری پسندیدہ الفاظ میں مساوی خصوصیات کا انتخاب کیجیے۔

جیسے: ''ء''ہمزہ والے الفاظ بولئے

''ں''نون غنہ والے الفاظ بولیے

''ّ''تشدیدالے الفاظ بولیے

مساوی خصوصیات رکھنے والے الفظ کو تختہ سیاہ پر لکھ کر غور سے پڑھیں اس خصوصیت کے حامل کوئی دو یا تین اشیا کے نام بچوں سے کہلوائیں۔

سلسلہ نمبر	ہمزہ	نون غنہ	تشدید والے الفاظ
1			
2			
3			
4			
5			

☆ اس مشق کے ذریعہ بچے اپنی معلومات کے تحت موازنہ فرق کو پہنچانیں گے۔

☆ مطالعہ ماحول پڑھنے کی مشق کے تحت سوم چہارم، پنجم جماعتوں کے لئے دوحرفی،، سہ حرفی، بے جوڑ اور جوڑ والے الفاظ مرکب الفاظ سکھا کر الفاظ کو الگ کر سکتے ہیں۔

1) مشدد الفاظ کو الگ کر سکیں گے۔

SCERT TELANGANA

2) جوڑ، ملے جلے الفاظ کو الگ کریں گے۔

9) ردعمل:

ایک تصویر میں کئی ردعمل ظاہر ہوتے ہیں۔اس سطح سے متعلق سوالات، کہانیاں، نظمیں کی طرح ادبی موضوعات ردعمل کے طور پر لازمی ہوتے ہیں۔ایک تصور سے متعلق بچوں سے بات کرنا، عام زبان میں گفتگو کرنا۔ برسر موقع پیش آئے واقعہ سے متعلق معلم کے سوالات پر بچوں کے ردعمل کو راستہ فراہم کرتا ہے۔ذیل میں ردعمل کی سطح پر مبنی سوالات کے ذریعہ بچوں کو آگے بڑھا سکتے ہیں۔

1) ڈھونڈنا رتلاش کرنا:اس سطح میں کسی تصویر میں موجو اشیا تلاش کرنے کے لئے کہا جاتا ہے۔

اس تصویر میں کیا نظر آرہا ہے؟

کیا اس تصویر میں طوطا ہے؟

دروازے میں کون داخل ہو رہے ہیں؟

اس قسم کے سوالات پوچھے جاسکتے ہیں۔

2) استدلال Reasoning:

اس عمل کے ذریعہ وجوہات کو جوڑتے ہیں۔تصویر میں نظر آنے والے منظر کو بچہ سمجھ کر بولنے پر معلم کو چاہئے کہ اس کے جواب کو قبول کرے۔معلم اپنی رائے بھی دے سکتا ہے۔یہ عمل صرف متبادل کے طور پر کیا جاتا ہے۔

باورچی خانے میں کیا دکھائی دے رہا ہے؟

طوطے کو پنجرے میں کیوں رکھا گیا ہے؟

3) تصویر میں خود کو محسوس کرنا Projecting:

بچوں سے کہا جائے کہ وہ خود کو تصویر میں محسوس کریں۔فراہم کئے گئے موقع کے تحت خود کو تصویر میں شامل کرنے پر بچوں کی ہمت افزائی کی جائے اس عمل میں اس قسم کے سوالات کئے جاسکتے ہیں۔

اگر آپ گھر کے ذمہ دار ہوتے تو کیا کرتے؟

طوطے کی جگہ آپ کو قید کیا جائے تو آپ کیا کروگے؟

4) Preactivity محسوس کرنا:

مستقبل میں کوئی واقعہ کس طرح درپیش ہوتا ہے یہ عمل محسوس کرنے کی صلاحیت سے متعلق ہے۔واقعہ کے بعد کیا ہونے والا ہے۔اسکا احساس کرنے پر بچوں کی ہمت افزائی کریں۔

SCERT TELANGANA

والد گھر میں آ کر کیا کرتے ہیں؟

صحن میں پودوں کو پانی ڈالنے سے کیا ہوگا؟

5) relating/منسوب کرنا/مربوط کرنا:

تصویر میں جو منظر دکھائی دے رہا ہے اس کو اپنی نجی زندگی میں پیش آنے والے مناظر سے متعلق سوچنے پر مبنی سوالات کریں گے۔کبھی آپ نے موٹر سائیکل پر سواری کی ہے۔وہ کس طرح کی ہوتی ہے؟

کیا آپ کی نامعلوم افراد سے کبھی ملاقات ہوئی ہے؟اس وقت کیا ہوا؟

کیا آپ کی ملاقات کبھی کسی اجنبی سے ہوتیہے؟اس وقت کیا گزری؟

1) جماعت اول ودوم میں کے ''آمادگی کے اسباق'' اس مشق کے ذریعہ پڑھائے جاسکتے ہیں۔

2) سوم، چہارم،پنجم جماعتوں کے اسباق میں تصویر دیکھئے۔سوچ کر بولئے۔

☆ یہ مشق اول، دوم، سوم اور پنجم جماعتوں میں ''آمادگی کے اسباق'' کے طور پر پڑھانے کے لئے معاون ثابت ہوتی ہے۔

☆ جماعت پنجم کے سبق ''گفتگو کے آداب'' کو اس مشق کے ذریعہ انجام دیں گے۔

1) بچوں کو سبق کی تصویر پر غور کرنے کے لئے کہیں بعد میں تصویر کے بارے میں اظہار خیال کروائیں۔

☆ **تلاش کرنے کے سوالات**

1) تصویر میں کیا کیا دکھائی دے رہا ہے؟؟

2) بچے آپس میں کیوں لڑ رہے ہیں؟

3) بچوں کے کاندھوں پر کیا ہے؟

استدلال Reasoning

1) دوسرے بچے کیوں تماشہ دیکھ رہے ہیں؟

2) زخم لگنے پر ساتھی طلبہ کس طرح مدد کے لئے آگے آتے ہیں؟

3) سڑک پر چلنے والے جھگڑا والوں کو کیوں روک نہیں پاتے؟

☆ **تصویر میں اپنے آپ کو تصور کرنا۔**

1) جھگڑا کرنے والے بچوں کی جگہ آپ ہوتے تو کیا کرتے؟

2) معلم کی جگہ آپ ہوتے تو کیا کرتے؟

☆ احساس محسوس کرنا

SCERT TELANGANA

1) جھگڑا کرنے والے بچوں کو دیکھ کر آپ کیا محسوس کرتے ہیں؟

2) جھگڑے کو روکنے کے لئے آپ کے دل میں کیا تدبیر سوجھ رہی ہے؟

☆ جوڑنا۔مربوط کرنا

1) کیا تم نے کبھی کسی سے جھگڑا کیا ہے؟

2) کیا تم نے کبھی کسی کی مدد کی ہے؟ کیا تم نے معلم کی طرح جھگڑا روکنے کی کوشش کی گئی ہے۔

VI) درسی کتب کا فہم

نئی درسی کتب میں کئی امور پر مبنی اسباق کو ذہن میں رکھ کر مختلف مشقوں کو شامل کیا گیا ہے جن میں کہانی نظمیں، مکالمے، تقاریر اسباق شامل ہیں۔ ہر سبق میں بچوں کے لئے دلچسپی کے طور پر سبق کی شروع پر تصاویر کو رکھا گیا ہے۔ خود سے پڑھ کر سمجھنے کے قابل آسان زبان کا استعمال کیا گیا ہے۔ مختلف موقعوں پر حاصل طلب استعداد کے لحاظ سے مشقوں کو ترتیب دیا گیا ہے۔ یہ مشقیں انفرادی اور گروہی شکل میں دی گئی ہیں۔ بچوں کے اندر چھپی ہوئی تخلیقی صلاحیت کو ابھارنے سے متعلق مشقیں رکھی گئی ہیں۔ پرائمری سطح مکمل ہونے تک بچوں میں پڑھنا، لکھنا کی صلاحیت کا فروغ بے حد ضروری ہے۔ جماعت پنجم کی سطح تک بچوں کو پڑھنا اور لکھنا کے قابل بنانا معلم کی ذمہ داری ہے۔ اس کو مدنظر رکھتے ہوئے سبق کے آغاز سے قبل پڑھنا لکھنا سکھاتے ہوئے تدریسی عمل انجام دیں۔

معلم اور بچوں کو آزادی سے بات کرنے، سوال کرنے کا خوشگوار ماحول فراہم کیا جائے۔ تمام بچوں کی شراکت داری کو یقینی بناتے ہوئے تدریسی و اکتسابی عمل انجام دیا جائے۔

☆ **درسی کتب کی چند مشقیں**

جماعت اول و دوم سے متعلقہ مشقیں:

1۔ تصویریں بتا کر طلبا سے ان کے نام کہلوانا ر پوچھنا

2۔ ایک لفظ دے کر۔اس کے حروف سے ممکنہ حد تک الفاظ کہلوانا۔

و ر د ی

1 2 3 4

در

درد

درود

گ ل ا ب

لب

SCERT TELANGANA

گل

لال

بال

گلاب

2۔ حروف کو ملا کر پڑھوانا۔

د — رزی — درزی
د — رد — درد
د — وری — دورت

ن — ام — نام
ن — اک — ناک
ن — اچ — ناچ

4۔ جدول میں دیے گئے حروف سے الفاظ بنایئے۔

کھ	م	ک	ی
چھ	ر	ل	ڑ
ت	ے	چ	ن

نل　　کھیر　　چھڑی

کل　　کھیت　　چھری

چل　　کھیل　　مچھلی

5۔ حروف دے کر ان سے شروع ہونے والے الفاظ کہلوانا۔

ش	ت	ل

6۔ چند حروف دیں اور ان سے شروع ہونے والے دوحرفی، سہ حرفی اور چار حرفی الفاظ کہلوائیں۔

ا	آ	پ	ک	گ	ج	ٹ	خ	ق	ر	م	ن

دوحرفی الفاظ	تین حرفی الفاظ	چار حرفی الفاظ
آگ	قلم	گاجر
آم	قمر	گلاب
آب	قدم	

SCERT TELANGANA

7۔ منظر اور تصاویر بچوں کے سامنے رکھ کر اس منظر یا تصویر کے بارے میں بچوں کی زبان کہلوائیں۔

کوے کے سر پر تاج ہے　　　　تاج بازو میں رکھ کر کوا پانی پی رہا ہے　　　　کوے کا تاج چڑیا نے رکھ لیا ہے

8۔ یائے معروف اور یائے مجہول کی تدریس کے وقت آواز کے فرق کی پہچان کروا کر بچوں سے کہلوائیں۔

☆ چپل۔کرسی　　☆ شیر۔جوتے

☆ تیر۔جوہی　　☆ سفید۔لڑکے

☆ گیت۔تتلی　　☆ گیندا۔کپڑے

9۔ حروف ملا کر الفاظ پڑھیے/بولے۔

وا	دی	وادی
ہل	دی	ہلدی
سر	دی	سردی
ور	دی	وردی
جل	دی	جلدی
زر	دی	زردی
دا	دی	وادی

عما	رت	عمارت
عبا	رت	عبارت
شرا	رت	شرارت
بشا	رت	بشارت
بصا	رت	بصارت

SCERT TELANGANA

10۔ کچھ/چند الفاظ دیے جائیں اوران الفاظ کو یاے معروف ''ی'' لگا کر لفظ پڑھوانا۔

نور۔	نوری
دور۔	دوری
خون۔	خونی
خوب۔	خوبی
پور۔	پوری
ڈال۔	ڈالی

11۔ جدول میں چند الفاظ دیں اوران الفاظ سے جملے بنا کر پڑھائیں۔

دانش	مسجد	جارہا ہے
	اسکول	
	گاؤں	
	شہر	

1۔ دانش مسجد جارہا ہے

2۔ دانش اسکول جارہا ہے

3۔ دانش گاؤں جارہا ہے۔

4۔ دانش شہر جارہا ہے۔

12۔ الفاظ ملا کر جملے بولیے/پڑھیے۔

کوئل	قیمتی	میں رہتا ہے۔
موٹر	گیت	دوڑتی ہے۔
طوطا	گاجر	سناتی ہے۔
موتی	تیز	ہوتی ہے۔
خرگوش	پنجرے	کھاتا ہے۔

1۔ کوئل گیت سناتی ہے

2۔ موٹر تیز دوڑتی ہے۔

3۔ طوطا پنجرے میں رہتا ہے۔

4۔ موتی قیمتی ہوتی ہے۔

5۔ خرگوش گاجر کھاتا ہے۔

13۔ تصویر کی جگہ لفظ لکھ کر جملے پڑھیے۔

خرگوش کھاتا ہے۔ = خرگوش گاجر کھاتا ہے۔

چوہا سے ڈرتا ہے۔ = چوہا بلی سے ڈرتا ہے۔

14۔ مندرجہ ذیل الفاظ پڑھیے اور مشدد الفاظ کے صحیح حرف پر تشدید کی علامت لگا کر پڑھیے۔

ٹکر ۔ ٹکر کتا ۔ کتا

کوا ۔ کوا منا ۔ منا

SCERT TELANGANA

15۔ چند تصویریں بتا کر کسی ایک تصویر کے بارے میں جملہ کہلوانا۔ بولنا۔

1۔ آم میٹھا ہے۔ 2۔ یہ میری تختی ہے۔ 3۔ طوطا ہرا ہے

16۔ ایک جدول میں چند پرندوں اور جانوروں کے نام دیے جائیں اور انہیں علاحدہ کر کے پڑھنے کے لیے کہا جائے۔

گائے	کوا	بطخ
کبوتر	گدھا	شہر
ژراف	کوئل	گھوڑا

گائے	بطخ
گدھا	کبوتر
ژراف	کوئل

☆ اس طرح علاحدہ کر کے جانوروں اور پرندوں کے نام بولتے ہیں۔

17۔ کسی تصویر کو بتا کر اس تصویر سے تعلق سوچ کر کہانی بیان کرنا۔

☆ بچے تصویر منظر دیکھ کر سوچتے ہوئے کہانی بیان کریں گے۔

☆ جماعت سوم، چہارم اور پنجم کے لیے پڑھنے کی مشقیں

1۔ اداکاری کے گیت نظمیں پڑھانے کے بعد گیت/نظم کے قوافی کو خط کشید کرنا اور پڑھنا۔صرف قوافی کو پڑھائیں۔

2۔ نظم کے لفظیات کو دو حصوں میں تقسیم کر کے۔انہیں نظم کے مطابق ان الفاظ کو موزوں جوڑ لگاتے ہوئے پڑھوانا۔

مثلاً کالی پانی 1۔ کالی گھٹا

صاف گھٹائیں 2۔ صاف پانی

3۔ الفاظ کو استعمال کر کے جملے بنانا اور پڑھوانا

مثال: جماعت سوم کے ایک سبق نظم برسات، میں ایک مشق، برسات کے موضوع سے متعلقہ الفاظ لکھ کر انہیں جملوں میں استعمال کیجیے۔دی گئی ہے طلبہ دیے گئے الفاظ سے جملے بنا کر پڑھتے ہیں۔

4۔ واحد الفاظ دے کر ان کی جمع کہلوانا۔

تختی۔تختیاں گھٹا ۔ گھٹائیں

لڑکی۔لڑکیاں ہوا ۔ ہوائیں

SCERT TELANGANA

5۔ جدول میں چند الفاظ دے کر ان سے جملے بنوانا:

☆ ہدایت: دیے گئے حروف الفاظ کسی موضوع سے متعلق ہوں تو بچے فوری جملے بناتے ہیں۔اگر مختلف موضوعات سے متعلق الفاظ دیے جائیں تو بچوں افراتفری رگھبراہٹ میں پڑھنے میں بہت زیادہ دلچسپی کا مظاہرہ نہ کر پائیں گے۔

مثال:

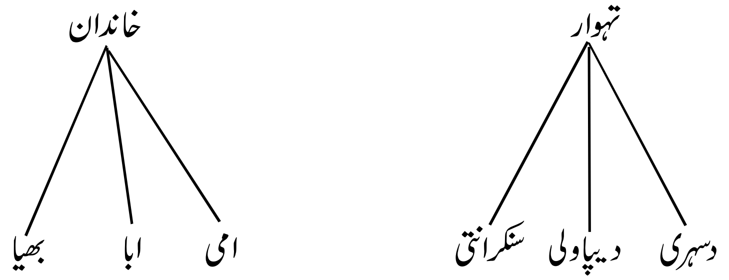

6۔ مشدد الفاظ تختہ سیاہ پر لکھ کر پڑھانا۔

گنا امی محبت عزت ذلت قوت

7۔ نون غنہ ''ں'' والے الفاظ کو بغیر نون غنہ کے تختہ سیاہ پر لکھ کر پڑھوانا۔

مثالI: 1۔ جہا.................. 2۔ ہا.................. 3۔ وہا.................. 4۔ میاؤ.............. 5۔ کنوا.............

مثالII: سانپ پتنگ رنگ دانت اونٹ

8۔ نظم کے مطابق، مناسب رکھنے والے الفاظ کو جوڑ کر پڑھے۔

مثال: گرمی	سیتی	1۔	گرمی، سردی
روز	چڑیا	2۔	روز سویرے
رانی	سویرے	3۔	رانی چڑیا
انڈے	سردی	4۔	انڈے سیتی

9۔ مفرد حروف اور مرکب حروف (ہکاری آواز والے) سے بننے الفاظ تختہ سیاہ پر متوازی لکھ کر دونوں کے درمیان فرق کو سمجھتے ہوئے بغیر کسی غلطی کے پڑھوانا۔

مثلاً : پل پھل

تالی تھالی

بالو بھالو

پول پھول

SCERT TELANGANA

10۔ سبق میں موجود ہکاری آواز والے حروف سے بننے الفاظ کے نیچے خط کشید کر کے پڑھنا۔

11۔ کوئی عبارت دے کر تمام بچوں سے پڑھوانا۔عبارت سے متعلق سوالات بچوں سے پوچھتے ہوئے جواب لکھوانا۔

12۔ تہواروں سے متعلق اسباق کی تدریس کے وقت۔اس طرح کیجیے کہ تلنگانہ میں منائی جانے والی عیدیں ر تہواریں کونسی ہیں؟ یہ کونسے مہینے میں آتی ہیں؟ ان تہواروں کو کس طرح منایا جاتا ہے۔اپنے الفاظ میں بیان کیجیے۔

13۔ دونوں دائروں میں دیے گئے، حروف کو ملا کر الفاظ بنوانا اور ان الفاظ کو تمام بچوں سے پڑھوانا۔

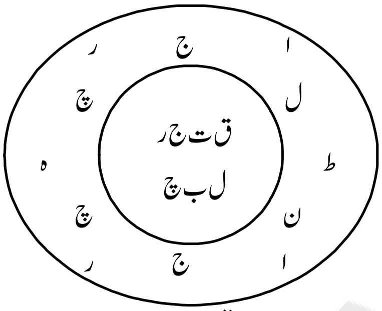

طاقت	تاجر
طوطا	تالا
طالب	چوزہ
عالم	جامن

14۔ سبق پڑھ کر سبق سے تعلق رکھنے والے جملے ٹھیک ہیں یا نہیں بتائیے۔

15۔ سبق سے تعلق رکھنے والا کوئی ایک جملہ تختہ سیاہ پر لکھ کر سبق کے مناسب سے بعد میں آنے والے متوقع جملے کو لکھیے۔

16۔ نظم سے متعلقہ چند الفاظ دے کر نظم میں جہاں کہیں موجود ہوں دائرہ لگائیے۔

17۔ نظم سے چند مصرعوں کو منتخب کر کے، نامکمل مصرعے بچوں کو سنا کر بچوں سے مکمل مصرعہ کہلوانا۔

18۔ چار آپس میں مناسبت رکھنے والے الفاظ ایک کوئی اور لفظ یعنی جملہ پانچ الفاظ بچوں کو دیں تو وہ دیے گئے سلسلہ وار الفاظ میں غیر مناسب رغیر متعلقہ لفظ کی شناخت کرتے ہوئے پڑھتے ہیں۔

چاند ۔ تارے ۔ سورج ۔ آسمان ۔ چاندنی

19۔ بچوں سے سلسلہ وار دیے گئے الفاظ کو صحیح ترتیب دے کر بامعنی جملہ کہلوانا۔بے ترتیب الفاظ کو ترتیب میں دے کر بامعنی جملہ بچوں سے کہلوانا۔

مثال: صورت ۔ محل عمارت خوب ہے تاج

تاج محل خوبصورت عمارت ہے۔

20۔ ن غنہ اور مشدد الفاظ کی جوڑیاں تختہ سیاہ پر لکھ کر بچوں سے تلفظ کی غلطیوں کے بغیر پڑھوانا۔

21۔ غلط لکھے ہوئے مصرعوں کو نظم کے مطابق صحیح کر کے بولے ر پڑھے

22۔ چند الفاظ تختہ سیاہ پر لکھ کر ان کا املا درست کروانا۔

SCERT TELANGANA

اورت .... آواض .... سورط ....

دانط .... خدرت .... قرگوش ....

23۔ نظم میں سے کسی ایک مصرعہ کا مطلب دے کر اس مصرعہ کو کہلوانا۔جگنو کہتا ہے کہ وہ بلبل کی مدد کے لیے تیار ہے۔
حاضر ہوں مدد کو جان و دل سے

24۔ نظم کے بے ترتیب مصرعے دے کر انہیں صحیح ترتیب دیتے ہوئے شعر مکمل کرنا اور پڑھنا۔

25۔ کوئی دو الفاظ دے کر ان سے مناسب رکھنے والے دیگر ہم آہنگ الفاظ بولنا رکہلوانا
بتائیں۔سکھائیں ....

26۔ جدول پڑھ کر جدول کے مطابق بچوں سے کہلوانا۔

مثلاً: مسلمانوں کے تہوار ہندوں کے تہوار عیسائیوں کے تہوار سکھوں کے تہوار

27۔ چند الفاظ کے معنی پوچھ کر، اسی لفظ سے جملہ بنوانا اور پڑھنا

28۔ خط کشیدہ الفاظ کے معنی پوچھ کر، اسی لفظ سے جملہ بنوانا اور پڑھنا۔

29۔ خط کشیدہ الفاظ کی اضداد کہلوانا۔

30۔ بے معنی لفظ پڑھ کر نظم میں موجود با معنی الفاظ کہلوانا۔

مثلاً: ت رقدر = قدرت ی دسر = سردی

31۔ سبق پڑھا کر اس میں موجود مشدد الفاظ، نون غنہ والے الفاظ، یائے معروف اور یائے مجہول والے الفاظ جدول میں لکھانا۔

مشدد الفاظ	نون غنہ والے الفاظ	یائے معروف والے الفاظ	یائے مجہول کے الفاظ

SCERT TELANGANA

7۔ لکھنا

ہم سب یہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ تحتانوی سطح کی تکمیل تک تمام طلبا سننا، بولنا، پڑھنا،لکھنا جیسی اقل ترین لسانی مہارتوں کے حامل ہوتے ہیں۔سننا، بولنا اور پڑھنا میں کچھ حد تک فروغ ہوا ہے جو کہ اچھی بات ہے۔ جہاں تک لکھنا، کی بات ہے اس سے متعلق نتائج ہمیں پریشان کن ہیں جو ہم سب کا تجربہ ہے۔پہلی تین استعدادوں میں طلباءمطلوبہ فروغ کا مظاہرہ کررہے ہیں لیکن لکھنا کے معاملے میں کمزور ہونے کی وجہ کا تجزیہ بے حد ضروری ہے۔ بچے زبان جتنا فطری انداز میں سیکھتے ہیں کیا وہی انداز میں لکھنا سیکھ سکتے ہیں؟ یہ امر غور طلب ہے۔کمرۂ جماعت میں لکھنے کا عمل میکانکی انداز میں ہورہا ہے جس کو بامعنی انداز میں تبدیل کرنے بحیثیت معلم ہماری کوشش کیا ہونی چاہیے اس کو جاننا ضروری ہے۔لکھنا سے مراد اساتذہ کا تعاون ضروری ہے اس حالت سے اس جانب سفر کرنا ہے جہاں بچے خود سے لکھنے والے بنیں۔

حقیقت میں لکھنا سے کیا مراد ہے؟ کیوں حروف Abstract علامتیں بن گئے ہیں؟ کیا اسکول میں داخلہ لینے سے قبل بچے لکھ سکتے ہیں؟ لکھنے کے ابتدائی مشغلے رسرگرمیاں کیا ہیں؟ کس جماعت میں لکھنے کے کونسے مرحلے ہیں؟ لکھنے کی استعداد کے فروغ کے لئے درسی کتابوں میں کس طرح کے مشغلے پائے جاتے ہیں؟ لکھنے کے دوران جو غلطیاں ہوتی ہیں ان کا تدارک کیسے کیا جائے۔ایسے مختلف سوالوں کے تعلق ہم بہتر انداز میں سمجھنے پر ہی کمرۂ جماعت میں طلباء کے اندر لکھنے کی صلاحیت کو فروغ دینے کے لئے مناسب اقدامات کرسکتے ہیں۔اسی طرح درکار اکتسابی نتائج حاصل کیے جاسکتے ہیں۔اس باب میں ہم لکھنا سے متعلق کئی ایک امور پر مباحثہ کریں گے اور آگہی حاصل کریں گے۔اور اس سے متعلق حاصل کردہ علم کو کمرۂ جماعت میں اطلاق کرتے ہوئے بہتر کے حصول کی کوشش کریں گے۔

لکھنا سے کیا مراد ہے؟

پروفیسر کشن کمار لکھنا سے متعلق کیا کہہ رہے ہیں آیئے جائزہ لیتے ہیں۔ ’’لکھنا سے مراد خود سے بچے اپنے خیالات اور تصورات کو لکھنے کے قابل ہونا۔لکھنا تحریر کا مترادف ہے‘‘

’’تحریر میں ہم اس شخص سے گفتگو کرتے ہیں جو سامنے نہیں ہوتا۔اسی دوران ہم جو لکھتے ہیں اس میں زیادہ تر حصہ ایک خبر، یا فکر، یا ایک یادداشت کو ہم محفوظ کرلیتے ہیں۔ یہ ایک حقیقت ہے۔

اساتذہ بچوں کو لکھنے کا تعارف گفتگو کی شکل میں کروائیں۔ جب بچے اسکول میں داخلہ لیتے ہیں تب وہ مختلف چیزوں کے بارے میں اور مختلف افراد سے نڈر طریقے پر گفتگو کرنے کی صلاحیت کے حامل ہوتے ہیں۔یعنی عام طور پر جو افراد سامنے موجود نہیں ہیں ان سے گفتگو کرنے کی عادت ڈالیں۔ مدمقابل معلم یا جماعت کے دیگر طلباء یا وہ خود یا اور کوئی بطور جامع ہوسکتا ہے۔ بچے تحریر کو گفتگو کے طور پر تصور کریں اس بات کو یقینی بنائیں۔

کئی لاکھ بچے لکھنے کو ایک میکانیکی مہارت کے طور پر سیکھ رہے ہیں۔اس کا آغاز حروف تہجی کی شکلوں کو سکھانے سے ہوتا ہے۔ایک ایک حرف کو کئی مرتبہ لکھوایا جاتا ہے۔بچوں کی لکھی ہوئی شکلوں کا معلم جائزہ لیتا ہے۔اس طرح حروف تہجی کی تکمیل کے لئے اکثر کئی مدارس میں کئی ہفتے لگ جاتے ہیں۔اس طویل عرصہ میں بچہ یہ تصور کرتا ہے کہ لکھنا سیکھنا بے معنی ہے۔اس کے بعد کے مرحلے میں الفاظ یا جملے لکھنے کے لیے کہا جائے تو کیا لکھنا ہے معلم بتائے گا بچہ یہ توقع رکھتا ہے۔اگر ایک لفظ میں کہا جائے تو وہ کسی بات کو پیش کرنے تحریر کو ایک ذریعہ تصور نہیں کرتے۔یعنی معلم کی

SCERT TELANGANA

جانب سے کروائی جانے کروائیں جانے والی صرف ایک مشق ہی تصور کرتے ہیں۔اسی لیے اگر اس حالت کو بدلنا ہو تو ہم گفتگو کے طور پر اس کا تعارف کروائیں، یہ میرا خیال ہے"۔

بچوں کو لکھنا کا تعارف کروانے سے قبل ان میں اپنی زندگی سے متعلق اپنے اطراف واکناف ہو رہی سرگرمیوں سے متعلق پر اعتماد انداز میں گفتگو کرنے کی صلاحیت پائی جاتی ہے یا نہیں، اس کا بات کا جائزہ لیں۔اس طریقے سے اظہار کرنے کے لیے ان کی سوچ اور خیالات کو تحریری شکل میں اظہار کے لیے مجرد علامتوں کے استعمال کی صلاحیت ہونا چاہیے۔حروف تہجی کے چارٹ میں موجود حروف ہی مجرد علامتیں ہیں۔وہ مجرد اس لیے ہیں کیونکہ ان حروف کی آواز ہوتی ہی اور ان کی جو شکل ہوتی ہے اس میں یکسانیت نہیں پائی جاتی مثلاً 'آ' کی آواز اور حرف 'الف' کے درمیان کوئی خاص تعلق نہیں ہے۔الف کو الف کے طور پر قبول کرنا چاہیے۔یعنی اس طرح کئی ایک روایتی علامتوں سے بچے کو اپنی عادت بنالینا ہوگا۔

لکھنے کی صلاحیت کو صرف ایک دن میں فروغ نہیں دیا جاسکتا۔اس کے فروغ کے لیے سب سے بہترین راستہ بچوں کو تصویر بنانے کے مواقع اکثر فراہم کرنا ہے۔تصویر بنانے میں بچوں کو آزادی ہونی چاہیے۔اس دوران معلم یہ تصور نہ کرے کہ وہ اپنی مرضی کا مالک ہے۔یہ بات میں اس لیے کہہ رہا ہوں کہ اکثر اسکولوں میں طلباء کا معلم کے حکم کے مطابق گلاب کا پھول یا موز کی تصویر بنانے کی کوشش کرنا پھر معلم تسکین کے مطابق تصویر بنا پانا اور ان بچوں کا احساس کمتری میں مبتلا ہونا۔یہ ایک منظر ہمیں عام منظر جیسا لگتا ہے۔ایک اور بات کہنی ہے بچے اپنی بنائے جانے والی تصویر میں جامعیت پیدا کرنے کے لیے آلہ کے طور پر ربڑ کا استعمال کرتے رہتے ہیں۔ایک تصویر بناتے ہیں صحیح نہیں ہے کہہ کر اس کو مٹا دیتے ہیں۔پھر تصویر بناتے ہیں پھر مٹا دیتے ہیں۔اس طرح سرگرمی میں انہیں اپنی انگلیوں کو حرکت دینے کے لیے اچھی مشق حاصل ہوتی ہے۔لیکن انہیں اظہار خیال کی تسکین بالکل بھی نہیں ہوتی۔مابعد یہ مکمل سرگرمی بے معنی اور مایوسی میں تبدیل ہوجاتی ہے۔معلم کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ بچوں کو اسی راہ پر چلائیں جو وہ خود سے سوچ کر کوئی تصور بنا سکیں۔

بچے کی انگلیوں کی حرکت کو فروغ دینے کے لیے رنگین تصویریں بنانا ہی ایک راستہ نہیں ہے۔ایک گھڑے کا پانی دوسرے گھڑے میں ڈلوانا، ملے ہوئے بیجوں کا علاحدہ کرنا اشیاء کو اوپر اٹھانا اور دوبارہ نیچے رکھوانا لمس کے ذریعہ اشیاء کی شکلوں کو محسوس کرنا جیسی سرگرمیاں اس میں معاون ہوتی ہیں۔گھر میں چند اصول وضوابط کی وجہ سے بچے اپنے ہاتھوں سے حاصل ہونے والے ابتدائی تجربات سے محروم ہو رہے ہیں۔لکھنے پر اس کا اثر بالواسطہ ہونے کے باوجود شدید ہے۔اس مسئلہ سے بچوں کو دور رکھنے کے لیے تصویر بنانا، رنگ بھرنا جیسے امور حیرت انگیز وسائل ہیں۔

.................**کرشن کمار**

مذکورہ بالا امور کا تجزیہ کرنے پر، لکھنا کے تحت یعنی حسب ذیل امور اخذ کئے جاسکتے ہیں۔

1۔ تحریر بھی ایک قسم کی گفتگو ہے یعنی سامع کو پیش نظر رکھ کر جس طرح گفتگو کی جاتی ہے، اسی طرح قاری کو پیش نظر رکھ کر کیے جانے والا اظہار ہے۔

2۔ گفتگو کے دوران بچوں میں جو سمعی کا شعور پایا جاتا ہے لکھنے میں بھی بچوں میں اسی عادت کو فروغ دیں۔

3۔ عام طور پر غیر حاضر افراد سے جس طرح گفتگو کی جاتی ہے یا تقریر کی جاتی ہے اس بات کو بچے سمجھ پائیں معلم اس کو یقینی بنائیں۔

4۔ بچہ لکھنے کو معلم کی جانب سے کروائی جانے والی ایک مشق تصور کرتا ہے بچوں کو اس تصور سے آزاد کرتے ہوئے اپنے خیالات کا تسلسل کا ذریعہ بناتے ہوئے اظہار خیال میں معاون امر کے طور پر نہیں سمجھائیں۔

SCERT TELANGANA

لکھنے کے استعداد

خاص طور پر اپنے خیالات اور افکار کے اظہار کے لیے لکھنا چاہیے۔ یہ صلاحیت بچوں میں اسکول آنے سے قبل پائی جاتی ہے۔ دو تین سال کے عمر کے بچوں کا ہم بارک بینی سے جائزہ لیتے ہیں تو یہ دیکھتے ہیں ان کے ہاتھ میں قلم اور نوٹ بک ہو تو وہ اپنی مرضی کے مطابق لکیریں کھینچتے ہیں اور تصویریں بناتے ہیں۔ اور یہ بھی دیکھا جاتا ہے کہ وہ اپنے آپ اس کے متعلق گفتگو کرتے رہتے ہیں۔ اس سے متعلق بچوں کو پوچھنے پر وہ اس کی وضاحت بھی کرتے ہیں۔ اس بات سے یہ اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ بچے اپنے طرز پر تصویری شکل میں یا علامتی شکل میں اظہار کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ لیکن یہ عمل آفاقی نہیں ہے۔ ان کے اپنے رسم الخط سے آفاقی رسم الخط میں اظہار کی صلاحیت کو اسکولوں میں فروغ دیا جائے۔ لکھنے کی صلاحیت کیا ہے آیئے اب جائزہ لیتے ہیں۔

☆ اپنے جذبات، غور وفکر، احساسات اور تجربات کو تحریری شکل دینا۔
☆ جیسے جیسے سطح بڑھتی جائے سلسلہ وار انداز میں اظہار خیال کرنا تجزیاتی طور پر لکھنا تفصیل سے لکھنا، وجوہات لکھنا، رائے اور ردعمل لکھنا، جوڑتے ہوئے لکھنا جیسی صلاحیتوں کے حامل ہوں۔

یہ عمل ایک دن ایک مہینہ یا ایک سال میں حاصل ہونے والا نہیں ہے۔ اس کے لیے سعی مسلسل کی ضرورت ہے جس طرح بات کرنے سے گفتگو کی صلاحیت میں فروغ حاصل ہوتا ہے۔ اس طرح لکھتے رہنے سے تحریری صلاحیت فروغ پاتی ہیں۔ بچوں کو لکھنا سے متعارف کروانے سے قبل وہ اپنے بارے میں اپنے ماحول کے بارے میں اپنے اطراف واکناف جاری سرگرمیوں کے بارے میں اعتماد کے ساتھ بات کررہے ہیں یا نہیں اسکا جائزہ لیں۔ یعنی بچوں میں اپنے تجربات اپنی معلومات کو ظاہر کرنے کی خواہش اور ان سے متعلق اپنے رجحان کو واضح کرنے کی صلاحیت ہے یا نہیں؛ اس بات کا جائزہ لیں۔ اس صلاحیت کے حامل بچے ہی رسم الخط کی شکل میں اظہار خیال کی صلاحیت کو فروغ دے پاتے ہیں۔ اس کے لیے اپنے خیالات کو مجرد علامتوں سے استعمال کی صلاحیت حاصل ہونی چاہیے۔ یعنی مجرد حروف/علامتوں کو استعمال کرنے کے قابل ہوں۔ ان حروف کے درمیان معمولی فرق (آواز اور رسم الخط) کو شناخت کرنے کے قابل ہوں۔ یہ ابتدائی مہارتیں ہیں یعنی آوازوں کی مناسبت سے موزوں علامتوں کو لکھنے کی صلاحیت بچوں میں پیدا ہونی چاہیے۔ کس طرح لکھنا ہے اس سے بچے واقف ہونا چاہیے۔

لکھنا سے متعلق ابتدائی مہارتیں یعنی بغیر غلطیوں کے لکھنا، خوش خط لکھنا، جیسے عمل کے بعد ہی لکھنے کی صلاحیت کو فروغ دینا ہوتا ہے۔ یہ ایک چیلینجنگ عمل ہے۔ کیونکہ قاری کو سمعی شعور ہونا چاہیے ''اظہار خیال کی خواہش'' بچوں میں پیدا کرنا نہایت ضروری ہے۔ یہ ایک گفتگو سے تعلق رکھنے والا عمل ہے۔ سمعی شعور سے مراد لکھنے کے دوران جس کو مخاطب کرکے لکھا جارہا ہے اس سے واقفیت ہونی چاہیے۔ اظہار خیال کی خواہش کا مطلب معنی لکھنے کا ایک خصوصی مقصد ہونا چاہیے۔ ان امور کو مدنظر رکھتے ہوئے لکھا جائے تو وہ معنی خیز ہوگا۔ عام طور پر کمرۂ جماعت میں بچے لکھتے وقت اساتذہ کو مدنظر رکھتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کیوں لکھا جارہا ہے وہ نہیں جانتے ہیں یہ مستقبل میں بامعنی اظہار خیال کی صلاحیت کے لیے نقصان دہ ہوگی اس بات کو سمجھنا چاہیے۔

ہمارا مشاہدہ ہے کہ مضمون تحریر کرنے کے دوران بامعنی خطوط نویسی کے موقع پر اور تخلیقی تحریروں کے وقت مشکلات کا سامنا کرتے ہیں اور ناکامیوں کو دیکھتے ہیں۔ ہم کس کے لئے لکھ رہے ہیں کیوں لکھ رہے ہیں کا شعور حاصل ہونے پر ہی، استعمال شدہ زبان جملوں کی ساخت، اور ترکیبی اجزاء بامعنی ہوجائیں گے۔ یہ بچوں کی انفرادیت پر اثر انداز ہوں گے ان امور کو مدنظر رکھتے ہوئے لکھنے کی استعداد کو کس طرح فروغ دیا جائے معلومات حاصل کریں گے۔

SCERT TELANGANA

جماعت اول: بچے جو بولنا چاہتے ہیں ان موضوعات کو تصاویری شکل میں پیش کرنے کے لئے کہا جاسکتا ہے۔ترتیب وار تصاویروں کے تحریری شکل میں پیش کرنے کی استعداد کو فروغ دیا جائے۔ مثال کے طور پر تصاویروں کے نام لکھنا۔ بچے جن بے جوڑ اور جوڑ والے الفاظ کو جانتے ہیں ان کو لکھنے کے لئے کہا جائے۔

جماعت دوم: آسان جملوں کی شکل میں اظہار خیال کی استعداد کو فروغ دیا جائے۔اپنے اطراف کے ماحول میں پائے جانے والی اشیاء کے نام، ایک یا دو آسان جملے لکھنے کے قابل ہونا۔

جماعت سوم: بچوں کو پسندیدہ اشیاء اور جاننے والی اشیاء کے نام لکھنے کے قابل ہونا۔ مقابل کی شخص سے گفتگو میں آنے والے موضوعات کو جملوں کی شکل میں لانے کے قابل ہونا۔

جماعت چہارم، پنجم: سنے گئے، پڑھے ہوئے نکات کی بنیاد پر ان کا خلاصہ لکھنا بچے جس بات کو بیان کرنا چاہتے ہیں ان کو خطوط کی شکل میں لکھنا۔ لکھنے کے نکات کو ترتیب وار، موقع و محل کی مناسبت سے بہترین الفاظ (محاورہ، کہاوتیں) استعمال کرنا اور وجوہات بیان کرنا۔

لکھنا کب شروع کیا جانا چاہیے؟ استعداد کو کس طرح فروغ دیا جائے؟

☆ اسکول میں داخلہ حاصل کرنے کے دن سے ہی لکھنا سکھایا جاسکتا ہے۔مگر بے معنی مجرد نشانیوں کی مشق کروانا اور لکھوانا ناقابل فہم ہے۔

☆ لکھنا کا آغاز بھی بامعنی طور پر ہونا چاہیے۔ معلم لکھنا سکھانا طئے کرنے کے بعد بچوں سے ہی سوال کرے کہ کیا لکھنا چاہیے؟ کیا لکھنا ہے؟ بچوں سے مباحث کئے جائیں، بچوں کے کہتے ہوئے نکات رجملوں کو تختہ سیاہ پر لکھیں۔

☆ بچوں کو تصاویر یا تصویروں میں رنگ بھرنے کے لئے کہا جاسکتا ہے اس سے بچوں کی ہاتھوں کی حرکت سے فہم حاصل کریں گے۔ الفاظ ر تصاویر کو ٹریس کاغذ کے استعمال سے لکھنے اور اتارنے کے لئے کہا جاسکتا ہے۔ دیکھ کر لکھنے کے لئے کہا جاسکتا ہے۔

☆ حروف تہجی سکھانے کے لئے حروف کو ترتیب وار متعارف کروانے کا طریقہ واحد راستہ نہیں ہے بلکہ یہ نہایت ہی میکانیکل طریقہ ہے بامعنی طور پر حروف تہجی متعارف کروانے کے لئے واقفیت رکھنے والے الفاظ اور ناموں کا استعمال کیا جاسکتا ہے۔ مثال کے طور پر ''آم'' حروف کو علیحدہ علیحدہ طور پر سکھانے کی ضرورت نہیں ہیں۔ آم کو دکھا کر یا نظم پڑھ کر لفظ کا تعارف کرواتے ہوئے اس کے حروف کو علیحدہ علیحدہ لکھنے کے لئے کہا جاسکتا ہے۔ ان ایک حروف کو علیحدہ علیحدہ لکھنے کے لئے کہا جاسکتا ہے۔ ان ایک حروف سے بننے والے الفاظ بچوں سے پوچھ کر چارٹ پر لکھ کر مظاہرہ کروایا جاسکتا ہے۔ مثلاً ''آ'' سے ''م'' سے بننے والے الفاظ بچوں سے پوچھ کر اخذ کروایا جاسکتا ہے ان الفاظ سے متعلق گفتگو کروانے پر مابعد مرحلہ میں ان سے متعلق اظہار خیال کی صلاحیت کے حصول میں معاون ہوتا ہے۔

☆ لکھنے سے مراد بغیر غلطیوں کے لکھنا ہی نہیں ہے یہ اظہار خیال کی صلاحیت ہے لہٰذا اظہار خیال کو الفاظ سے آغاز کرتے ہوئے جملے اور پیراگراف لکھنے کی مشق کروائی جائے۔

☆ کسی موضوع کے لئے مضمون یا کہانی کی شکل میں استعداد کو فروغ دینے کے لئے نکات کی ترتیب واری صلاحیت پیدا کی جائے بچوں کو پہلے بات کرنے کے لئے کہا جائے اس سے بچوں میں سمعی شعور کا مقصد حاصل ہوگا۔ جس بات کا اظہار خیال کرنا ہے اس سے متعلق وضاحت پیدا ہوتی ہے۔ دوسروں کی کہی گئی بات سننے پر فہم حاصل ہوتا ہے۔ اس کی وجہ تحریری صلاحیت فروغ پاتی ہے۔

SCERT TELANGANA

☆ تحریری صلاحیتوں میں انتہائی اہم چیز موقع ومحل کی مناسبت سے الفاظ کا ستعمال ہے یہ سننے پڑھنے سے مربوط ہوتا ہے۔اچھی تقاریر، مکالمہ وغیرہ سننے سے اور مختلف موضوعات پر مبنی بچوں کا ادب، اخبارات رسالہ وغیرہ کے مطالعہ کی عادت کو فروغ دینے سے لفظیات پر دسترس حاصل ہوتا ہے۔مثلاً لکھنے کے دوران موقع ومحل کی مناسبت سے ادبی الفاظ، محاورے، کہاوتیں، مشہور لوگوں کے قول کا کس طرح استعمال کرنا ہے فہم حاصل ہوتا ہے جسکی وجہ سے لکھے ہوئے مواد کو تقویت حاصل ہوتی ہے۔قاری میں دلچسپی پیدا کرنے والی تحریریں لکھنے کی عادت فروغ پائے گی۔

☆ اظہار خیال کے عنوان کو مختلف اصناف سخن نے لکھنے کو انتہائی اعلیٰ تحریری صلاحیت کا حامل کے طور پر متصور کیا جائے گا۔اسی کو تخلیقی اظہار کہا جاسکتا ہے۔کہانیاں، نظمیں، مکالمے، آپ بیتیاں، خطوط، توصیف نامہ، مضامین وغیرہ اصناف سخن کی مثالیں ہیں۔

اس کے لئے چند مشغلوں کا جائزہ لیں گے:

1۔ گھریلو اشیاء، تصویریں/نمونے حاصل کریں۔ان کے نام تختہ سیاہ پر لکھیں بچوں کو دو گروپ میں تقسیم کریں۔ایک گروپ والے کوئی ایک شئے لیکر "ہمیں چاہیئے" کہیں دوسرے گروپ والے اس شئے کا نام لکھ کر اس گروپ کو دیں۔

2۔ اشارے: اپنے گاؤں/محلے میں یا اسکول کے راستہ میں دیواروں پر لکھے گئے نعروں اشتہارات اور پوسٹرس کو دیکھ کر لکھنے کے لئے کہیں۔انہیں کمرۂ جماعت میں تختہ سیاہ پر لکھ کر وضاحت کرنے کے لئے کہیں۔

3۔ الفاظ کی تکمیل: کوئی ایک فرد ایک لفظ کہنے پر دوسرا، اس لفظ میں اور ایک لفظ جوڑتے ہوئے مکمل کریں اور لکھنے کے لئے کہیں۔مثلاً پہلا طالب علم کھانا کہتا ہے تو دوسرا طالب علم، کھانا کھاؤں گا، یا کھاؤں گا، لفظ اس میں جوڑیں ان الفاظ کو تختہ سیاہ پر کس اور سے لکھوائیں۔

4۔ زنجیری جملہ: جماعت کے طلباء میں سے کوئی ایک طالب علم ایک لفظ لکھ کر اپنے بازو والے طالب علم کو دے۔وہ طالب علم اس میں اور ایک لفظ کو جوڑے۔جملے کی تکمیل تک اس عمل کو جاری رکھیں۔درمیان میں جملہ غلط ہو گیا یا صحیح نہیں لکھا گیا اگر ایسا تصور کرتے ہیں تو اس عمل کو دوبارہ شروع کریں۔اسی طرح جملوں کے ذریعہ بھی یہ عمل کروایا جاسکتا ہے۔یعنی ایک جملے سے آغاز کرتے ہوئے ایک منظر کی تکمیل تک اس عمل کو جاری رکھیں۔

5۔ آوازوں کا جدول: اپنے اطراف پائی جانے والی اشیاء اور کاموں کا باریک بینی کا جائزہ لیں اور ان کی آوازوں کو لکھنے کے لئے کہیں مثلاً چھک۔چھک..................کرتی ریل کی آواز

6۔ تصویروں کی بنیاد پر الفاظ جملے اور مناظر لکھوانا۔

7۔ تصویروں کی بنیاد پر کرداروں کے درمیان ہونے والے مکالمہ لکھوانا۔

8۔ ذہنی خاکہ: کسی ایک عنوان پر مضمون لکھوانا ہو تو اس لفظ کو تختہ سیاہ پر لکھیں۔اس لفظ سے متعلقہ الفاظ کو بچوں سے کہلوا کر تختہ سیاہ پر لکھیں۔بچوں کو اپنے کہے گئے الفاظ سے متعلق وضاحت کرنے کے لئے کہیں۔بچوں سے مباحثہ کرتے ہوئے ان الفاظ کی درجہ بندی کریں۔ایک ہی قسم کے الفاظ ایک عنوان کی تفصیل بیان کرنے کیلئے معاون ہوتے ہیں۔مثلاً: درخت لفظ تختہ سیاہ پر لکھیں۔اس سے متعلقہ الفاظ بچوں سے کہلوائیں اور تختہ سیاہ پر لکھیں، بچوں سے ان الفاظ کے بارے میں گفتگو کروائیں۔اگر ایک طالب علم "پھل" کہتا ہے تو درخت اور پھل کے درمیان تعلق بیان کرنے کے لئے کہیں۔اس طرح یہ عمل تمام بچوں سے کروائیں۔تختہ سیاہ پر لکھے گئے الفاظ سے درخت سے حاصل ہونے والے فائدے بتانے والے الفاظ کون سے ہیں سوال کریں۔ان الفاظ کی بنیاد پر درخت کے فوائد بیان کرنے کے لئے کہیں۔اس طرح لکھے گئے الفاظ کی درجہ بندی کر کے گفتگو کروانے کے بعد درخت سے متعلق بچوں کو لکھنے کے لئے کہیں یہ عمل لکھنے کے لئے معاون ثابت ہوگا۔

SCERT TELANGANA

9۔ تحریر کی از خود جانچ کی صلاحیت کو فروغ دینا۔

☆ کسی ایک عنوان پر بچوں کو انفرادی طور پر لکھنے کے لئے کہا جائے۔

☆ تین یا چار بچوں کو گروپ کی شکل میں بیٹھنے کے لئے کہیں۔

☆ انفرادی طور پر لکھے گئے عنوان کو پڑھ کر سنانے کے لئے کہا جائے۔

☆ گروپ کے دوسرے بچے کی تحریروں کا تقابل کرنے کے لئے کہیں۔

☆ دوبارہ بچے کو علیحدہ علیحدہ طور پر لکھنے کے لئے کہا جائے۔

☆ پہلی مرتبہ لکھے گئے تحریری مواد اور دوسری مرتبہ لکھے گئے تحریری مواد کا موازنہ کرنے کے لئے کہیں۔

10۔ رائے لیکر لکھنا: کسی ایک عنوان کو انفرادی طور پر لکھنے کے لئے کہیں۔ لکھے گئے مواد بزرگ/معلم کو دکھا کر رائے حاصل کرنے کے لئے کہا جائے۔ رائے کی بنیاد پر دوبارہ لکھا جائے یا لکھے گئے عنوان سے متعلق ماخذ کتب یا دیگر کتب کا مطالعہ کرکے ان کے لکھے گئے مواد کا ماخذ کتب/دیگر کتب سے موازنہ کریں۔ اس کے بعد دوبارہ لکھنے کے لئے کہا جائے۔

تحریر کی غلطیوں کی درستگی

☆ بچے عام طور پر جماعت اول اور دوم میں حروف درست نہیں لکھتے ہیں ان کی درستگی کے لئے بچوں کے بیاضوں کی جانچ کرکے صحیح یا غلط کا نشان لگانے سے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوگا۔ اسی طرح غلط لکھے گئے الفاظ کو کئی بار دیکھ کر لکھنے کے لئے کہنے سے بھی بچوں کو یہ بے معنی معلوم ہوگا اس عمل سے تحریری صلاحیت کو کوئی فروغ حاصل نہیں ہوگا۔ بچوں کو الفاظ لکھنے کے لئے کہنے کے بعد ان الفاظ کو تختہ سیاہ پر معلم لکھے۔ بچوں کے لکھے گئے الفاظ کو تختہ سیاہ پر لکھے گئے الفاظ سے موازنہ یا تقابل کرنے کے لئے کہیں بچوں سے گفتگو کے ذریعہ معلومات فراہم کی جائے۔ ضرورت محسوس ہو تو حروف کی مکمل شکل کا تعارف کیا جانا چاہیے۔

مثال: کلام لکھنے کے لئے کہیں۔ بعض بچے کلم' کلام' لکھ سکتے ہیں کلام لفظ کو تختہ سیاہ پر لکھیں۔ اس لفظ کے ایک ایک حروف کو ان کے لکھے گئے لفظ سے موازنہ کرنے کے لئے کہیں بچے فرق محسوس کریں گے۔ اس کے بعد ''کلیم'' لفظ کو لکھنے کے لئے کہیں۔ دوبارہ حرف ''کلیم'' کو ''کلیم'' لکھے تو بچوں کو حرف 'ک' کی شکل میں تبدیلی سے واقف کروایا جائے۔ اس طرح حروف کی شکل کی پہچان کروائی جاسکتی ہے۔

☆ جماعت سوم، چہارم، پنجم کے طلباء سے کسی عنوان کے متعلق پیراگراف/سوالات کے جوابات لکھائے جائیں تو ان کی تحریروں پر غور کیا جائے۔ ان میں دو طرح کی غلطیاں پائی جاتی ہیں۔ 1) موضوعاتی غلطیاں 2) زبان کی غلطیاں موضوعاتی غلطیاں سے مراد کیا طلباء نے دیے گئے موضوع پر لکھا ہے؟ ترتیب وار لکھا ہے؟ لکھے گئے نکات کو پڑھنے پر کیا وہ قابل فہم ہیں زبان کی غلطیوں سے مراد جملوں کی ساخت، مناسب الفاظ کا استعمال حروف کی غلطیاں وغیرہ ان کی درستگی کے لئے اور تحریری استعداد کو فروغ دینے کے لئے بچوں سے گفتگو اور بحث ومباحثہ کے ذریعہ متن کو درست کیا جائے۔

☆ بچوں کے لکھے گئے جوابات کی تصحیح کریں۔ اس کے لئے بچوں میں کسی ایک کے لکھے گئے جواب کو یا کسی گروپ میں لکھے گئے جواب کو تختہ سیاہ یا چارٹ پر ہو بہو لکھا جائے۔ یعنی اگر اس تحریر میں غلطیاں ہو تو ان غلطیوں کے ساتھ ہی لکھیں۔ اس طرح لکھے گئے مواد کو مکمل کمرۂ جماعت میں پڑھائیں غلطیوں سے متعلق حسب ذیل سوالوں کے ذریعہ مباحثہ منعقد کریں۔

SCERT TELANGANA

الف) مفہوم صحیح لکھا ہے؟

ب) مناسب ترتیب میں لکھا گیا ہے؟

ج) درست جملے لکھا ہے؟

پورا جملہ لکھا ہے؟ یہ جملے درست ہیں؟

د) جملوں میں مناسب الفاظ ہیں؟ مزید بہترین الفاظ لکھے جاسکتے ہیں؟

ح) حروف کی غلطیاں ہیں؟ کون کون سے حروف درست لکھنا ہے؟

اس طرح مباحثہ کے ذریعہ بچے ازخود اپنی اصلاح آپ کرنے کے مشاغل کروائے جائیں۔اس کے بعد جواب لکھنے کے لئے کہیں۔

نصابی کتب۔تحریری استعداد

ہماری ریاست میں نصابی کتب کی تدوین کے لئے لسانی استعدادیں، لسانی اکتساب، لسانی طریقوں کے متعلق ریاستی درسیاتی خاکہ۔ 2011 میں مباحثہ کے ذریعہ شامل کیا گیا۔خصوصی طور پر ''لسانی اکتساب'' سے متعلق پوزیشن پیپر تیار کئے گئے ان میں لسانی اعتبار سے فروغ دی جانے والی استعدادوں اوران سے متعلق اکتسابی نتائج کا ذکر کیا گیا ہے ان کو مدنظر رکھ کر درسی کتب کی تشکیل عمل میں آئی۔اکتسابی نتائج کے بارے میں ہم اگلے باب میں تفصیل سے جانیں گے) ہر جماعت کی اردو درسی کتاب میں اکتسابی نتائج کی فہرست دی گئی ہے ان میں لکھنے کی استعداد سے متعلق اکتسابی نتائج بھی درج ہیں۔اول دوم جماعت میں لکھنا کے عنوان سے لکھنے کی استعدادوں سے متعلق مشقیں دی گئی ہیں۔ سوم، چہارم، پنجم جماعت میں سوچ کر لکھنا، خود سے لکھنا کے عنوان سے سوالات دیے گئے ہیں۔

جماعت اول اور دوم میں مشقوں کی نوعیت

☆ یہ زیادہ تر لکھنے کی ابتدائی مہارتوں کو فروغ دینے کے لئے ہیں۔یعنی غلطیوں کے بغیر لکھنا، خوش خط لکھنا، لکھنے کا طریقہ سکھانے کی مشقیں شامل ہیں۔خود سے الفاظ لکھنے، معلوم حروف سے الفاظ کی تشکیل سے متعلق بھی مشقیں دی گئی ہیں۔سوم، چہارم، پنجم جماعتوں میں بچے خود کو معلوم چیزوں کے بارے میں خود سے لکھنے اور سوچ کر لکھنے کے لئے متفرق جواب حاصل ہونے والے سوالات دیے گئے ہیں۔

☆ یہ سوالات غور و فکر کرنے، اظہار خیال کرنے کی صلاحیت کو فروغ دینے میں معاون ہیں۔

☆ خلاصہ لکھنا، کرداروں کی نوعیت لکھنا، کہانیوں کو اپنے الفاظ میں لکھنا۔ پسند یا ناپسند اپنی رائے اور وجوہات لکھنا ان سب سے متعلق سوالات بھی ہیں۔

☆ اول دوم جماعت کی اردو درسی کتابوں کا جائزہ لیجیے ان میں سے لکھنے سے متعلق چند مشقوں کو لکھئے۔

☆ سوم، چہارم، پنجم جماعت کی درسی کتابوں میں کوئی تین اسباق کے خود لکھنا سے متعلق سوالات لکھئے اور ان کی نوعیت کا تجزیہ کیجیے۔

اساتذہ کی ذمہ داریاں

☆ بچوں کی تحریری صلاحیتیں کا اساتذہ کے ردعمل اور ہدایتوں پر انحصار ہوتا ہے اس بات کو سمجھیں

☆ لکھنے کا آغاز بھی بامعنی مناظر سے کیا جائے۔

☆ بچوں سے برتاؤ کے درمیان قوت برداشت کا مظاہرہ کریں۔بچوں کے لکھے گئے مواد میں غلطیوں کو بنیاد بنا کر انہیں ''لکھنا نہیں آتا'' یہ

SCERT TELANGANA

کہتے ہوئے ان کی خوداعتمادی کوٹھیس نہ پہنچائیں۔

☆ بچے جب بولنا سیکھتے ہیں تو ابتداء میں غلطیاں کرتے ہیں۔اس کے باوجود صحیح لسانی ماحول میں حصل لینے کے ذریعہ اپنی غلطیوں کو خود ہی درست کرتے ہوئے 20 تا 24 مہینوں میں گفتگو کرنے کی صلاحیت کے حامل ہوتے ہیں۔لکنا بھی اسی طرح ہوتا ہے۔لکھنے کی ابتداء جب ہوتی ہے تو غلطیاں ہونی فطری بات ہے ان غلطیوں کی نشاندہی کئے بغیر حروف کی صحیح شکل تختہ سیاہ پر لکھ کر مباحثہ کے ذریعہ درست کیا جائے۔

☆ لکھنے کے دوران بچوں کی جانب سے کی جانے والی غلطیوں کا باریک بینی سے جائزہ لے کر وجوہات کا پتہ لگائیں اوران غلطیوں کے تدارک کے لئے بچوں سے ضروری مشق کروائیں۔

☆ بچوں سے مسلسل گفتگو کروانے کتابوں کا مطالعہ کروانے کے ذریعہ تحریری صلاحیت کو فروغ دیا جاسکتا ہے۔گفتگو کروانے سے اور مطالعہ کروانے سے فہم حاصل ہوتا ہے اور بغیر غلطیوں کے لکھنے کے قابل ہوتے ہیں اس کے ساتھ ساتھ اپنی تحریر میں اچھے الفاظ کے استعمال کی صلاحیت بھی پیدا ہوتی ہے۔

☆ بچوں کو خود سے لکھنے کی تربیت دیں۔ان کی جانب سے لکھی گئی چیزوں کو پورٹ فولیو میں محفوظ رکھنے کے ذریعہ بچوں کی ترقی کا تجزیہ کیا جاسکتا ہے اور انہیں ہدایتیں دی جاسکتی ہیں۔

☆ بچوں کی جانب سے لکھے گئے مواد کا کمرۂ جماعت میں مظاہرہ کروائیں جس کی وجہ سے بچوں میں خود کی جانچ کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔

☆ اسکول میں اکثر تحریری مقابلوں کا انعقاد کیا جاسکتا ہے۔یعنی کہانیاں لکھنا، مضامین لکھنا، مکالمہ لکھنا جیسی سرگرمیوں کا انعقاد کرنے سے بچوں میں تخلیقی، تحریری صلاحیت فروغ پاتی ہے۔

اختتامیہ

تحریر صرف اظہار خیال کا ذریعہ نہیں ہے۔اپنی سوچ کو ترتیب دینے کا آلہ بھی ہے۔سوچ اور اظہار خیال، تحریری صلاحیت کے ذریعہ تقویت پاتے ہیں۔تحریر کا آغاز بے معنی اور میکانکی انداز میں نہ کیا جائے۔درسی کتابوں میں دی گئی مشقوں کو بچوں سے کروائیں۔بہترین لسانی ماحول فراہم کرنے کے ذریعہ تحریری صلاحیت کو فروغ دیا جاسکتا ہے۔تحریری، سننا، بولنا، پڑھنا سے جڑی ہوئی صلاحیت ہے۔اس بات سے واقف ہونا چاہیے۔ان کو فروغ دیے بغیر تحریری صلاحیت کو فروغ نہیں دیا جاسکتا۔یہ تمام ایک دوسرے پر اثر انداز ہونے والے ہیں۔لہٰذا اس بات میں جس طرح بحث کی گئی ہے اس طریقہ سے لکھنا کے فلسفہ کو سمجھ کر نئے رجحان کے ساتھ استعداد کے فروغ کے لئے سعی کی جائے۔

8۔ مطالعہ میں مصروف رکھنا۔لسانی وسیلہ

بچوں میں مطالعہ کا شوق، دلچسپی اور وسیع مطالعہ کے لیے، تخلیقیت اخلاقی اقدار کے فروغ، ادبی ذوق، سوچنے کی صلاحیت کے فروغ، بشاشت سے رہنے کے لیے اور دیگر طلبہ سے اچھے برتاؤ کے لیے اپنی روزمرہ زندگی میں آنے والے مسائل کے حل کے لیے مطالعہ بہت ہی مددگار ثابت ہوتا ہے۔اسی لیے ہر مدرسہ میں کتب خانہ کا ہونا ضروری ہے۔

کتابوں کو انتخاب:

☆ طلبا کی سطح کے مطابق کتابوں کا انتخاب کیا جانا چاہیے۔
☆ تصویری کہانیوں کی کتابیں۔
☆ اخلاقی اقدار والی کتابیں ہوں۔
☆ بچوں میں مہم جوئی، سچائی، دوستی، قربانی کا جذبہ، کام سے محبت، جذبۂ تشکر، انسانی ہمدردی جیسے جذبات کو فروغ دینے والی کہانیوں کا انتخاب۔
☆ حقائق کا اظہار کرنے والی کہانیوں کا انتخاب کریں۔
☆ جانوروں، پرندوں کے کردار پر مبنی اخلاقی کہانیاں، جن پری، دیو جیسے فوق الفطرت عناصر کے کرداروں سے بھری ہوئی کتابیں، لوک کہانیوں کی کی کتابیں۔
☆ جانوروں کے کردار والی اخلاقی کہانیاں منتخب کریں۔
☆ بچوں کے ڈر اور کوف کو دور کرنے والی کہانیاں منتخب کریں۔
☆ قدرتی مناظر سے متعلق کہانیاں منتخب کریں۔
☆ بچوں میں کہانی پڑھتے وقت آگے کیا ہوگا جیسا تخیل فروغ پائے۔ایسی کتابیں منتخب کرنا چاہیے۔
☆ بچوں میں خوداعتمادی کو فروغ دینے والی کتابیں۔
☆ انسانیت، ہمدردی، مدد کا جذبہ، عام انسانوں میں غیر معمولی صلاحیتوں کا پایا جانا وغیرہ کہانیوں کا مرکزی خیال ہو۔
☆ فنون سے متعلق کتابیں
☆ تاریخی مقامات، تعمیرات، قدیم مساجد، سے متعلق کہانیوں کی کتابیں منتخب کریں۔
☆ معمے، SUDUKU جیسی کتابیں ہوں۔
☆ Cartoons، Comics، لطیفوں کی کتابیں ہوں۔
☆ ماہنامے ہفت روزہ میگزین ہوں۔
☆ مزاحیہ کہانیوں کی کتابیں۔
☆ چھوٹی چھوٹی تصویری کہانیاں ہوں۔

خاموش رہنا کبھی کبھی کمزوری اور خطرات کو دعوت دیتا ہے۔ ہمدردی بہت اچھی چیز ہے۔کمزوروں پر ہمدردی کے اظہار سے کوئی مشکل نہیں لیکن برے لوگوں سے ہمدردی ہم نشینی خطرات کا راستہ ہموار کرتی ہے۔جیسے موضوعات پر مبنی کہانی کی کتابوں کا انتخاب کرنا چاہیے۔

SCERT TELANGANA

کہانیوں کی کتابوں میں بچوں کو مصروف رکھنا

بچوں کے ادب کا انتخاب کرنے کے لیے اس کی ظاہری شکل وصورت پر کشش/ جاذب نظر، مختلف رنگوں کی تصاویر سے مزئین کتابیں مدنظر ہونی چاہیے۔سرورق کہانی پڑھنے کی جانب راغب کرنے والا ہو۔کہانی آسان زبان میں لکھی گئی ہو۔بچوں کی سطح کے مطابق ہو۔تب ہی بچے کتابیں پڑھنے کے لیے دلچسپی کا اظہار کرتے ہیں۔

☆ خوبصورت تصاویر سے مزئین کہانی کی کتابیں بچوں کو دے کر اس کا مشاہدہ کرنے کے لیے کہنا اور ان سے گفتگو کرنا۔

1۔ سرورق دکھا کر پوچھا جائے کہ تصویر میں کیا دکھاء دے رہا ہے؟

2۔ کون کون ہیں؟ اور کیا کیا کر رہے ہیں؟

3۔ اس کہانی کی کتاب کا نام کیا ہے؟

☆ تصاویر دکھاتے ہوئے کہانی کے متعلق کچھ معلومات بچوں کو فراہم کرنا چاہیے۔

☆ کہانی کے درمیان آنے والے موڑ پر اچانک روک کر آگے کیا ہوگا؟ بچوں سے پوچھا جائے۔

مثلاً: جیسے خرگوش اور شیر کی کہانی میں

...... جب شیر نے خرگوش کو دیر سے آنے کی وجہ پوچھی تو خرگوش نے کیا جواب دیا ہوگا؟ سوچ کر بولئے۔

...... پوری کہانی پڑھنے کے بعد طلبا کو اپنے الفاظ میں کہانی دہرانے کے لیے کہیں۔

...... کہانی کی شروعات میں کیا ہے؟ درمیان میں کیا ہے؟ اور آخر میں کیا ہے؟ طلبا سے کہلوائیں۔

...... کہانی کے مطابق طلبہ کو مکھوٹے پہنا کر، کہانی کے کردار کو ادا کروانا، ڈرامے کروانا، لطیفے کہلوانا۔

...... تصویری مناظر دیکھ کر کہانی کہنا۔مشغلہ بنانا

1. طلبہ کو نیم دائیروی شکل میں کھڑا کریں۔ہر بچہ کو ایک ایک تصویری کارڈ دیں کارڈ میں موجود تصاویر کے ذریعہ پہلے اور بعد میں آنے والے مناظر کا تصور کرنے کے لیے کہنا۔بچہ ہر بچے کے پاس جا کر اُن کے کارڈ میں موجود منظر کو بولنے کے لیے کہئے۔اس کے بعد کارڈ بتلانے کے لیے کہئے۔ان کے پاس موجود کارڈ کے منظر سے قبل یا بعد کے لیے وہ منظر سے میل کھاتا ہے۔تب ان کی جوڑی بنائی جائے۔ اس طرح تمام بچوں کی جوڑیاں بنا کر ان کے پاس موجود کارڈ کو ترتیب وار جمانے کے لیے کہنا۔

ان کارڈس میں موجود مناظر کو دیکھتے ہوئے ہر طالب علم کو کہانی بولنے کے لیے کہئے۔

☆ چھوٹے سائز کی انگلی کی کٹھ پتلیاں (Finger Puppets) کی مدد سے بھی کہانی بولی جاسکتی ہے۔

☆ کہانی کی بنیاد پر الفاظ کو جوڑ کر تصویر اتارنے کے لیے کہنا اور اس تصویر کے متعلق گفتگو کرنا۔

☆ کہانی کی کتاب کا کوئی ایک صفحہ نکالنے کے لیے کہنا۔اس صفحہ کے آخری پیراگراف کو پڑھنے کے لیے کہنا اور اس کے بعد کونسا لفظ آسکتا ہے۔بولنے کے لیے کہنا۔

☆ طالب علم کے کہے ہوئے لفظ کو تختہ سیاہ پر لکھنا اور صفحہ الٹ کر دیکھنا کہ بتایا گیا لفظ صحیح ہے یا غلط۔اگر لفظ صحیح ہو تو تمام بچوں سے کہیں کہ تالیاں بجائیں۔

☆ کہانی میں موجود کرداروں کے مطابق جذبات واحساسات کا اظہار کرتے ہوئے مکالمے کہنا۔

☆ کہانی میں موجود کردار کی خصوصیات کو بتلانے کے لیے کہنا۔

SCERT TELANGANA

کہانی پڑھنا۔حکمت عملی

(A) بلندخوانی

1. طلبہ کونیم دائیروی شکل میں بٹھایا جائے۔
2. معلم تصاویر دکھلاتے ہوئے گفتگو کے ساتھ کہانی بولنا چاہیے۔بچے سنیں گے۔

(B) معلم مکمل کہانی پڑھیگا۔بچے سنیں گے۔باحثہ ہوگا

1. کہانی میں کون کونسے کردار ہیں؟
2. کہانی میں موجود چند الفاظ بولیے،اورانھیں تختہ سیاہ پر لکھئے۔اورانھیں کہانی میں تلاش کرنے کے لیے کہئے۔
3. تصاویر دیکھ کر کہانی بولنے کے لیے کہنا۔
4. کہانی سے متعلق چار جملے بولنااوران کو کہانی میں شناخت کرنے کے لیے کہنا۔
5. مخصوص جملے سے قبل یا بعد کے جملے کو پڑھنے کے لیے کہنا۔
6. کہانی میں موجود کسی ایک منظر کو بیان کرنااوراسکی شناخت کہانی کے کس پیراگراف میں موجود ہے شناخت کرنا۔
7. کہانی کو تمام بچوں سے پڑھوانا۔
8. پڑھی گئی کہانی کو زبانی بولنے کے لیے کہنا۔
9. کہانی کی تائید یا مخالفت میں اپنی رائے ظاہر کرنا۔
10. کہانی سننے کے بعد بچوں کو سوچنے پر مجبور کرنے والے چند سوالات کرنا۔

مثلاً: شیراورخرگوش کی کہانی

1. اس کہانی کے ذریعہ آپ نے کیا جانا؟
2. کہانی میں ہمت،خوداعتمادی کوفروغ دینے والے کردار موجود ہیں کیا؟
3. کہانی سننے کے بعد آپ کے پسندیدہ کردار کون ہیں؟اورآپ نے کیوں پسند کیا؟
4. کہانی کے اختتام کو دوسرے طریقہ سے بولیے۔
5. آپ نے مکمل کہانی سنی اس کے لیے دوسرا عنوان تجویز کیجئے۔

I گروہی مطالعہ

☆ بچوں کے گروپ بنائے جائیں۔

☆ پہلے گروپ والوں کو خاموش خوانی کرنے کے لیے کہیں اور ہر ایک کو ترتیب وار کہانی بولنے کے لیے کہیں۔

☆ دوسرے گروپ والوں کو گفتگو کے انداز میں کہانی بولنے کے لیے کہیں۔

☆ تیسرے گروپ والوں کو کہیں کہ ہر ایک'ایک کردار ادا کرتے ہوئے کہانی بولے۔

☆ چوتھے گروپ والوں کو کہیں کہ ہر کردار کی فطرت کو سمجھائیں۔

SCERT TELANGANA

II طلباء کے چار گروپ بنائیں

☆ پہلے گروپ کے افراد کو کہیں کہ وہ کہانی کے کرداروں کو اشاروں سے اظہار کرتے ہوئے کہانی بولیں۔

☆ دوسرے گروپ کے افراد کہانی کی وسعت دیتے ہوئے کہیں۔

☆ تیسرے گروپ کے افراد سے کہیں کہ انہوں نے اس کہانی کے ذریعہ کیا چیزیں معلوم کی ہیں وہ بیان کریں۔

☆ چوتھے گروپ سے کہیں کہ وہ کہانی سے متعلق تصاویر اتاریں۔

III طلباء کے چار گروپ بنا کر

☆ پہلے گروپ والوں سے کہیں کہ وہ اس کہانی کو اور کیا عنوان دے سکتے ہیں؟

☆ دوسرے گروپ سے پوچھیں کہ ''کہانی نے کہاں موڑ لیا'' بیان کریں۔

☆ تیسرے گروپ سے کہیں کہ وہ کہانی کے اختتام کو ایک اور طریقہ سے بیان کریں۔

☆ چوتھے گروپ سے کہیں کہ وہ کہانی کے نکات کو روزمرہ زندگی سے مربوط کریں۔

ہدایات کے مطابق پڑھنا

1۔ تمام طلبہ سے کہانی پڑھنے کے لیے کہیں۔

2۔ کہانی کے کلیدی الفاظ کو تختہ سیاہ پر لکھ کر ان الفاظ کو کہانی میں شناخت کرنے کے لیے کہنا۔

3۔ کہانی کے متعلق چند جملے بولنا اور انھیں کہانی میں تلاش کرنے کے لیے کہنا۔

4۔ کہانی کی کتاب کا ایک صفحہ پڑھنے کے لیے کہنا اور دوسرے صفحہ پر آنے والے پہلے لفظ، جملے کو تصور کرتے ہوئے بولنے کے لیے کہنا۔

5۔ کہانی کے متعلق 4 جملے 4 مقوّں پر لکھ کر انھیں کہانی کے مطابق ترتیب میں جمانے کے لیے کہنا۔

6۔ کہانی کا ایک صفحہ پڑھ کر اس کے مواد پر چند سوالات کرنا۔

7۔ چند تصاویر دے کر سلسلہ وار ترتیب میں جمانے اور کہانی بولنے کے لیے کہنا۔

8۔ کہانی میں موجود ''فعل کے الفاظ'' بولنے کے لیے کہنا۔

9۔ کہانی کے چند الفاظ تختہ سیاہ پر لکھ کر ان کو اپنے جملوں میں استعمال کرنے کے لیے کہنا۔

10۔ اوران کے اضداد بولنے کے لیے کہنا۔

11۔ تصاویر اور جملوں کا جوڑ ملانا۔

12۔ کہانی میں موجود حروف صحیح سے بننے والے الفاظ کو بولنے کے لیے کہنا۔

13۔ کہانی میں موجود مشدّد الفاظ بولنے کے لیے کہنا۔

14۔ کہانی کے مطابق الفاظ کو جوڑ کر تصویر بنانا اور اس تصویر پر گفتگو کرنا۔

15۔ چند الفاظ (اشارے) دے کر نئی کہانی بنانے کے لیے کہنا۔

SCERT TELANGANA

9۔ بچوں میں حصول طلب استعدادیں۔اکتسابی نتائج

لسانی تدریس کا مقصد لسانی استعدادوں کا فروغ ہے۔اس کا حصول ہی بچوں میں معیاری تعلیم کا ثبوت ہے۔قانون حق اطفال برائے مفت ولازمی تعلیم کے تحت معیاری تعلیم کے حصول کو حق میں شمار کیا گیا ہے۔اس قانون کے سیکشن 29 کے تحت تمام بچوں میں علم استعدادوں ،مہارتوں، رویوں میں فروغ ہونا چاہیے۔ان کو مدنظر رکھ کر جون 2015 میں RTE-2009 کے قانون میں سیکشن۔29 ترمیم کی گئی اس کے مطابق ہرایک طالب علم اول تا آٹھویں جماعت تک جماعت واری،مضمون واری،متعینہ استعدادوں، اکتسابی نتائج کے حامل ہوں۔

زبان اردو کے تحت سننا۔سوچ کر بولنا، روانی سے پڑھ کرفہم حاصل کرنا،خودلکھنا،تخلیقی اظہار ،لفظیات اورقواعد جیسی استعدادیں ہیں۔ ہرایک استعداد کے لیے جماعت واری بچوں کی سطح کوملحوظ رکھ کر اکتسابی نتائج متعین کئے گئے ہیں۔مثلاً روانی سے پڑھنا،، استعداد کے تحت جماعت اول میں بے جوڑ،، آسان ہکاری الفاظ پڑھنے کے قابل ہونا۔ جماعت دوم میں مشدد،نون غنہ، معروف ومجہول والے الفاظ پڑھنے کے قابل ہونا۔ جماعت سوم کے تحت چھوٹی چھوٹی کہانیاں،نظمیں پڑھ کر سمجھنے کے قابل ہونا،4، 5 جماعت سے پڑھ کر سمجھنااوراس پر ردعمل ظاہر کرنا اوراعلیٰ سطح پر سمجھ کر تجزیہ کرنے کے قابل ہونا اس طرح ہرایک استعداد کے تحت اکتسابی نتائج متعین کئے گئے ہیں۔لسانی تدریس میں کسی بھی سبق کی تدریس کے لئے اکتسابی نتائج کو مدنظر رکھا جائے اوران کے مطابق اکتساب فراہم کیا جائے۔

اس ضمن میں دیگر ریاستوں سے تقابل کیا جائے تو ہماری ریاست صف اول میں ہے۔سال 2017 میں قانونی ترمیم کے ذریعہ NCERT کی جانب سے متعینہ اکتسابی نتائج کو سارے ملک میں جاری کیا گیا ہے۔سال 2010 میں ریاستی تعلیمی معیارات کی تشکیل کے دوران ہی ان اکتسابی نتائج کے بارے میں مباحثہ کیا گیا۔اول تا دسویں جماعت اردو کی درسی کتابوں میں اسباق سے قبل تعلیمی سال کے اختتام تک طلبا میں حصول طلب استعدادیں /اکتسابی نتائج کو شامل کیا گیا۔ان کے مطابق ہر سبق میں روانی سے پڑھنا عنوان کے تحت مشقیں دی گئیں اسی طرح سبق کے آخر میں خود کی جانچ کا جدول دیا گیا۔ان کو مدنظر رکھ کر طلباء میں لسانی استعدادوں کو فروغ دینا چاہیے۔یہ صرف ہماری اخلاقی ذمہ داری نہیں ہے بلکہ قانونی فریضہ بھی ہے۔

آیئے! جماعت واری تحتانوی سطح کے لئے متعینہ استعداوں /اکتسابی نتائج کا جائزہ لیں گے۔

SCERT TELANGANA

جماعت اول کی تکمیل پر طلباء میں حصول طلب استعدادیں۔اکتسابی نتائج:

1۔ سننا، سمجھنا، آزادانہ طور پر گفتگو کرنا

☆ شناسا کہانیاں، نظمیں اور مکالمے سن کر سمجھنے کے قابل ہونا۔
☆ سنی ہوئی بات سے متعلق کون؟ کیا؟ کہاں؟ جیسے سوالوں کے جواب دینے کے قابل ہونا۔
☆ ہدایات سن کر سمجھنا اور ان کے مطابق عمل کرنا۔
☆ سننے کے دوران حروف کے درمیان آوازوں کی پہچان کرنے کے قابل ہونا۔
☆ دیکھے ہوئے، سنے ہوئے اور معلوم واقعات سے متعلق آزادانہ طور پر گفتگو کرنے کے قابل ہونا۔
☆ تصویروں کے مطابق گفتگو کرنے کے قابل ہونا یعنی کون ہیں؟ کیا ہو رہا ہے؟ کیا کر رہے ہیں؟ جیسے نکات پر گفتگو کرنے کے قابل ہونا۔
☆ گیت، نظمیں ترنم و فہم کے ساتھ پڑھنے کے قابل ہونا۔
☆ شناسا کہانیاں اپنے الفاظ میں بولنے کے قابل ہونا۔
☆ حروف تہجی اور مخلوط حروف کو صحیح تلفظ کے ساتھ پڑھنے کے قابل ہونا۔

2۔ روانی سے پڑھنا۔سمجھ کر بولنا

☆ نظموں میں مصرعوں کی نشاندہی کرنے کے قابل ہونا۔
☆ دیے گئے متن میں کلیدی الفاظ اور ان سے جڑے حروف کی شناخت کرنے کے قابل ہونا۔
☆ الفاظ میں موجود حروف کی شناخت حروف تہجی کے چارٹ میں کرنے کے قابل ہونا۔
☆ بے جوڑ الفاظ، ہکاری الفاظ، آسان جملے، بغیر غلطیوں کے روانی کے ساتھ پڑھنے کے قابل ہونا۔
☆ الفاظ میں چھوڑے ہوئے حروف کی شناخت کر کے لکھنے کے قابل ہونا۔
☆ تصویروں کو ان سے متعلقہ الفاظ سے جوڑنے کے قابل ہونا۔

3۔ لکھنا:

☆ سیکھے ہوئے الفاظ سے جملے بنانے کے قابل ہونا۔
☆ حروف تہجی کی بنیاد پر بے جوڑ الفاظ، آسان الفاظ لکھنے کے قابل ہونا۔
☆ ہکاری الفاظ، مشدد الفاظ، لکھنے کے قابل ہونا۔
☆ تصویروں کی مدد سے الفاظ و جملے لکھنے کے قابل ہونا۔
☆ بغیر غلطی کے خوش خط لکھنے کے قابل ہونا۔
☆ املا لکھنے کے قابل ہونا۔

4۔ تخلیقی اظہار

☆ نظمیں اداکاری کے ساتھ پڑھنے کے قابل ہونا۔
☆ تصویر بنا کر رنگ بھرنے کے قابل ہونا۔
☆ اداکاری کی نظموں کو طول دینے کے قابل ہونا۔
☆ مٹی سے کھلونے بنا کر ان سے متعلق کہنے کے قابل ہونا۔
☆ تصویر کی بنیاد پر کہانی کا اندازہ لگا کر بولنے کے قابل ہونا۔

SCERT TELANGANA

جماعت دوم کی تکمیل پر طلباء میں حصول طلب استعدادیں۔اکتسابی نتائج:

1۔ سننا، سمجھنا، آزادانہ طور پر گفتگو کرنا

- ☆ شناسا کہانیاں، نظمیں اور مکالمے سن کر سمجھنے کے قابل ہونا۔
- ☆ سنی ہوئی بات سے متعلق کون؟ کیا؟ کہاں؟ جیسے سوالوں کے جواب دینے کے قابل ہونا۔
- ☆ ہدایات سن کر سمجھنا اور ان کے مطابق عمل کرنے کے قابل ہونا۔
- ☆ دیکھے ہوئے، سنے ہوئے اور معلوم واقعات سے متعلق آزادانہ طور پر گفتگو کرنے کے قابل ہونا۔
- ☆ سننے کے دوران حروف کے درمیان آوازوں کی پہچان کرنے کے قابل ہونا۔
- ☆ تصویروں کے مطابق گفتگو کرنے کے قابل ہونا یعنی کون ہیں؟ کیا ہو رہا ہے؟ کیا کر رہے ہیں؟ جیسے نکات پر گفتگو کرنے کے قابل ہونا۔
- ☆ نظمیں ترنم وفہم کے ساتھ پڑھنے کے قابل ہونا۔
- ☆ شناسا کہانیاں اپنے الفاظ میں بولنے کے قابل ہونا۔
- ☆ حروف تہجی اور مخلوط حروف کو صحیح تلفظ کے ساتھ پڑھنے کے قابل ہونا۔

2۔ روانی سے پڑھنا۔سمجھ کر بولنا

- ☆ نظموں، کہانیوں، پہیلیوں اور متن میں موجود مصرعوں اور جملوں کی شناخت کرنے کے قابل ہونا۔
- ☆ دیے گئے متن میں کلیدی الفاظ اور ان سے جڑے ہوے حروف مخلوط حروف کی شناخت کرنے کے قابل ہونا۔
- ☆ الفاظ میں موجود حروف کی شناخت حروف تہجی کے چارٹ میں کرنے کے قابل ہونا۔
- ☆ سادہ جملے، ہکاری الفاظ، مشدد الفاظ، مرکب الفاظ، جملوں کو درست کرتے ہوئے پڑھنے کے قابل ہونا۔
- ☆ بغیر غلطیوں کے مناسب مقام پر لکھنے کے قابل ہونا۔

3۔ لکھنا:

- ☆ سیکھے ہوئے الفاظ سے از خود جملے بنانے کے قابل ہونا۔
- ☆ بے جوڑ الفاظ آسان الفاظ، مشدد الفاظ، ہکاری الفاظ لکھنے کے قابل ہونا۔
- ☆ تصویروں کی مدد سے الفاظ و جملے لکھنے کے قابل ہونا۔
- ☆ بغیر غلطی کے خوش خط لکھنے کے قابل ہونا۔
- ☆ املا لکھنے کے قابل ہونا۔
- ☆ دیے گئے عنوان پر الفاظ لکھنا۔شناسا الفاظ لکھنے کے قابل ہونا۔

مثال: پرندے، جانور، افراد خاندان کے نام، ترکاریاں، پھل، پھول وغیرہ

- ☆ چھوٹے چھوٹے واقعات اپنے الفاظ میں لکھنے کے قابل ہونا۔

4۔ تخلیقی اظہار

- ☆ نظمیں اداکاری کے ساتھ پڑھنے کے قابل ہونا۔
- ☆ نظموں کو طول دینے کے قابل ہونا۔
- ☆ تصویر بنا کر رنگ بھرنے کے قابل ہونا۔
- ☆ خلاصہ لکھنے کے قابل ہونا۔
- ☆ تصویر کی بنیاد پر کہانی کا اندازہ لگا کر بولنے کے قابل ہونا۔

SCERT TELANGANA

جماعت سوم کی تکمیل پر طلباء میں حصول طلب استعدادیں۔اکتسابی نتائج:

1۔ سننا، سمجھ کر گفتگو کرنا

☆ نظم ترنم وادا کاری سے پڑھنے کے قابل ہونا۔

☆ نظمیں، کہانیاں، واقعات سن کرفہم حاصل کرنا۔اپنے الفاظ میں بولنے کے قابل ہونا۔

☆ شناسا سنی ہوئی دیکھے ہوئے نکات سے متعلق اپنے الفاظ میں ترتیب وار بولنے کے قابل ہونا۔

☆ غور وفکر کرتے ہوئے بولنے کے قابل ہونا۔

☆ سنی ہوئی بات پر ردعمل کا اظہار اور سوال کرنا۔

2۔ روانی سے پڑھنا۔فہم حاصل کرنا اور بولنا

☆ نظمیں، کہاناں، مضامین روانی سے پڑھنا۔ پڑھے ہوئے نکات کے بارے میں کون؟ کیا؟ کہاں؟ جیسے سوالوں کے جواب دینے اور لکھنے کے قابل ہونا۔

☆ پڑھے ہوئے نکات میں بے جوڑ، جوڑ والے، مترادفات، ضد الفاظ کی شناخت کرنے کے قابل ہونا۔

☆ پڑھے ہوئے مواد کو سمجھنا، اپنے الفاظ میں بولنا، اور لکھنے کے قابل ہونا۔

☆ مختلف شکلوں میں موجود بچوں کے ادب کو روانی سے پڑھنے اور سمجھنے کے قابل ہونا۔

☆ درسی کتاب کے آخر میں دی گئی فرہنگ کے استعمال کرتے ہوئے معنی اخذ کرنے کے قابل ہونا۔

3۔ سوچ کر اپنے الفاظ میں لکھنا:

☆ معلوم، سنے، دیکھے ہوئے واقعات، کہانیاں، اپنے تجربات پسند نہ پسند وغیرہ سے متعلق اپنے الفاظ میں 5 تا 6 جملے لکھنے کے قابل ہونا۔

☆ غلطیوں کے بغیر، رموز واوقاف کا استعمال کرتے ہوئے تسلسل کے ساتھ لکھنے کے قابل ہونا۔ لکھنے کے دوران مناسب الفاظ کا استعمال کرتے ہوئے بامعنی انداز میں مکمل جملے لکھنے کے قابل ہونا۔

4۔ لفظیات

☆ الفاظ کا موقع ومحل کی مناسب سے جملوں میں استعمال کرنے کے قابل ہونا۔

☆ دیے گئے الفاظ کے متعلقہ الفاظ لکھنے کے قابل ہونا۔

☆ الفاظ کی ترتیب میں غیر متعلقہ لفظ کو پہچاننا۔

☆ مرکب الفاظ کی شناخت کر کے مزید لکھنے کے قابل ہونا۔

☆ واحد کی جمع کیسے بنتی ہے وضاحت کرنے کے قابل ہونا اور تذکیر وتانیث کے مطابق جملے لکھنے کے قابل ہونا۔

5۔ تخلیقی اظہار رتوصیف

☆ ہدایتوں کے مطابق تصویر بنا کر رنگ بھرنے کے قابل ہونا۔

☆ کہانیوں اور نظموں کو طول دینے کے قابل ہونا۔تصویر کی بنیاد پر کہانیاں لکھنا، سوچ کر لکھنا۔

☆ مکالمے لکھنے، کہانیاں لکھنے، وضاحت کرتے ہوئے لکھنے، سوچ کر لکھنے، آپ بیتی لکھنے وغیرہ کے قابل ہونا۔

☆ کہانی کے کردار کو ڈرامہ کی شکل میں پیش کرنا۔

6۔ زبان شناسی

☆ ہکاری، نون غنہ، مشدد الفاظ کا تلفظ ادا کرتے وقت ان کے درمیان فرق کو شناخت کرنے اور مثالیں دینے کے قابل ہونا۔

☆ زبان کے موضوعات میں سے مختلف نکات کی نشاندہی کرنا۔

SCERT TELANGANA

جماعت چہارم کی تکمیل پر طلباء میں حصول طلب استعدادیں۔اکتسابی نتائج:

1۔ سننا، سمجھ کر گفتگو کرنا

☆ نظمیں، کہانیاں، مکالمے وغیرہ سن کر سمجھنا اوران کے خلاصہ تسلسل کے ساتھ اپنے الفاظ میں کہنے کے قابل ہونا۔

☆ مباحثوں میں حصہ لینے، اپنے خیالات کا اظہار کرنے کے قابل ہونا۔

☆ مختصر تقریر کرنے اور شناسا چیزوں کے بارے میں اظہار خیال کے قابل ہونا۔

☆ وجوہات کی وضاحت اور تائید و مخالفت کرتے ہوئے گفتگو کرنے کے قابل ہونا۔

2۔ روانی سے پڑھنا۔سمجھ کر بولنا۔لکھنا

☆ نظمیں، کہانیاں، مختصر کہانیاں، مضامین، مکالمے، منظوم کہانیاں جیسے اصناف پڑھ کر سمجھنے کے قابل ہونا۔

☆ بچوں کا ادب، اخبارات، رسالے، غیر شناسا مواد پڑھنے اور سمجھنے کے قابل ہونا۔

☆ دیے گئے متن کی بنیاد پر سوالوں کے جواب لکھنے، صحیح غلط کی نشاندہی کرنے، معنی اخذ کرنے، عنوانات طے کرنے، مواد کو تسلسل وار ترتیب دینے کے قابل ہونا۔

3۔ سوچ کر اپنے الفاظ میں لکھنا (خود لکھنا)

☆ اسباق کے کرداروں، مقامات، واقعات، خلاصہ وغیرہ کے بارے میں اپنے الفاظ میں لکھنے کے قابل ہونا۔

☆ دیے گئے متن کی وضاحت کرتے ہوئے، تائید یا مخالفت کرتے ہوئے، اپنی رائے کا اظہار کرتے ہوئے اپنے الفاظ میں کم از کم 8 جملے یا 1، 2 پیراگراف لکھنے کے قابل ہونا۔

☆ سوچ کر یا خود ہی اس مقام پر ہو تو کیا کریں گے وضاحت کرتے ہوئے لکھنے کے قابل ہونا۔

☆ اپنے تجربات سے متعلق دیکھے ہوئے واقعات اور تہواروں کے متعلق لکھنے کے قابل ہونا۔

4۔ لفظیات

☆ دیے گئے الفاظ کو جملوں میں استعمال کرنے کے قابل ہونا۔

☆ موقع و محل کی مناسبت سے معنی اخذ کرنے کے قابل ہونا۔اور انہیں دوبارہ استعمال کرنے کے قابل ہونا۔

☆ جدول اور معمہ جیسے لسانی کھیلوں کے ذریعہ مناسب الفاظ لکھنے کے قابل ہونا۔

5۔ تخلیقی اظہار؍توصیف

☆ کہانیوں اور نظموں کو طول دینے یا خود لکھنے کے قابل ہونا۔آپ بیتی، نعرے، اقوال، کتب، مکالمے وغیرہ لکھنے کے قابل ہونا۔

☆ ڈرامہ نگاری کے قابل ہونا۔

☆ ہدایات کے مطابق تصاویر بنانا، رنگ بھر کر ان کے بارے میں لکھنے کے قابل ہونا۔

6۔ زبان شناسی

☆ اجزائے کلام، زمانے، رموز و اوقاف کا استعمال کرنے کے قابل ہونا اور زمانے کے اعتبار سے فعل کا استعمال کرنے کے قابل ہونا۔

SCERT TELANGANA

جماعت پنجم کی تکمیل پر طلباء میں حصول طلب استعدادیں۔اکتسابی نتائج:

1۔ سننا،سوچ کر بولنا

☆ نظمیں، کہانیاں، مکالمے وغیرہ سن کر سمجھنا اوران کے خلاصہ تسلسل کے ساتھ اپنے الفاظ میں کہنے کے قابل ہونا۔

☆ مباحثوں میں حصہ لینے، اپنے خیالات کا اظہار کرنے کے قابل ہونا۔

☆ مختصر تقریر کرنے اور شناسا چیزوں کے بارے میں کہنے کے قابل ہونا۔

☆ وجوہات کی وضاحت کرنے اور تائید ومخالفت کرتے ہوئے گفتگو کرنے کے قابل ہونا۔

2۔ روانی سے پڑھنا۔سمجھ کر بولنا۔لکھنا

☆ نظمیں، کہانیاں، مختصر کہانیاں، مضامین، مکالمے، منظوم کہانیاں جیسے اصناف پڑھ کر سمجھنے کے قابل ہونا۔

☆ بچوں کا ادب، اخبارات، رسالے، غیر شناسا مواد پڑھنے اور سمجھنے کے قابل ہونا۔

☆ دیے گئے متن کی بنیاد پر سوالوں کے جواب لکھنے، صحیح غلط کی نشاندہی کرنے، معنی اخذ کرنے، عنوانات طے کرنے، مواد کو تسلسل وار ترتیب دینے کے قابل ہونا۔

3۔ سوچ کر اپنے الفاظ میں لکھنا (خود لکھنا)

☆ اسباق کے کرداروں، مقامات، واقعات، خلاصوں وغیرہ کے متعلق اپنے الفاظ میں لکھنے کے قابل ہونا۔

☆ دیے گئے متن کی وضاحت کرتے ہوئے، تائید یا مخالفت کرتے ہوئے، اپنی رائے کا اظہار کرتے ہوئے اپنے الفاظ میں کم از کم 8 جملے یا 1، 2 پیراگراف لکھنے کے قابل ہونا۔

☆ سوچ کر یا خود ہی اس مقام پر ہو تو کیا کریں گے وضاحت کرتے ہوئے لکھنے کے قابل ہونا۔

☆ اپنے تجربات سے متعلق دیکھے ہوئے واقعات اور تہواروں کے متعلق لکھنے کے قابل ہونا۔

4۔ لفظیات

☆ دیے گئے الفاظ کو جملوں میں استعمال کرنے کے قابل ہونا۔

☆ موقع ومحل کی مناسبت سے معنی اخذ کرنے کے قابل ہونا۔اور انہیں دوبارہ استعمال کرنے کے قابل ہونا۔

☆ جدول اور معمہ جیسے لسانی کھیلوں کے ذریعہ مناسب الفاظ لکھنے کے قابل ہونا۔

5۔ تخلیقی اظہار رتوصیف

☆ کہانیوں اور نظموں کو طول دینے یا خود لکھنے کے قابل ہونا۔آپ بیتی، نعرے، اقوال، کتب، مکالمے وغیرہ لکھنے کے قابل ہونا۔ڈرامہ نگاری کے قابل ہونا۔

☆ ہدایات کے مطابق تصاویر بنانا، رنگ بھر کر ان کے بارے میں لکھنے کے قابل ہونا۔

6۔ زبان شناسی

☆ اجزائے کلام، زمانے، رموز واوقاف کا استعمال کرنے کے قابل ہونا اور زمانے کے اعتبار سے فعل کا استعمال کرنے کے قابل ہونا۔

SCERT TELANGANA

10۔ قومی تحصیلی جائزہ امتحانات کے نتائج کا تجزیہ

تعارف:

قومی سطح پر بچوں کی اکتسابی سطح پر جائزہ لینے 13/نومبر 2017 کو 3'5'8 ویں جماعتوں کے لئے سرکاری اور سرکاری امدادی اسکولوں میں امتحان کا انعقاد کیا گیا۔ تیسری، پانچویں جماعتوں کے لئے دے گئے پرچہ سوال میں 45 سوالات شامل ہیں۔ان میں اردو، ریاضی اور ماحولیاتی مطالعہ کے تحت 15 نشانات ہر ایک کے لئے مختص کے گئے ہیں۔ یہ تمام سوالات معروضی سوالات کی شکل میں ہیں۔ ان مضامین کے تحت استعداد واری اکتسابی نتائج کو مدنظر رکھ کر سوالات ترتیب دیے گئے ہیں۔ مابعد امتحانات نتائج کی اشاعت ضلع واری اور ریاست واری کی گئی آیئے ان نتائج کا جائزہ لیتے ہیں۔

سوالات کی نوعیت

زبان کے تحت روانی سے پڑھانا، سمجھ کر بولنا استعداد سے متعلق اکتسابی نتائج کو مدنظر رکھ کر سوالات شامل کیے گئے ہیں۔

تیسری جماعت:

☆ مختصر پیراگراف پڑھ کر سمجھنا اور اس میں موجود اہم نکات کی شناخت کرنا۔

☆ پڑھے گئے متن کی تفصیلات اخذ کرنا

☆ پڑھے گئے مواد کو سمجھ کر ترتیب وار لکھنا

پانچویں جماعت

☆ دیا گیا پیراگراف پڑھ کر سمجھنا

☆ نظمیں پڑھ کر سمجھنا

☆ پوسٹر پڑھ کر مضمون کو سمجھنا

☆ مختلف چارٹس (معلوماتی جدول) پڑھ کر مضمون کو سمجھنا

سروے کی تفصیلات

ہماری ریاست میں تیسری جماعت کی تدریس کرنے والے 4294 اساتذہ سے تفصیلات حاصل کی گئی۔

☆ 1840 اسکولوں میں یہ سروے کیا گیا اسی طرح جماعت سوم سے تعلق رکھنے والے 25910 طلباء کا ہماری ریاست میں امتحان لیا گیا۔

☆ ریاست تلنگانہ کے تمام اضلاع میں انتظامیہ واری منتخبہ اسکولوں میں اس امتحان کا انعقاد کیا گیا۔

نتائج:

☆ جماعت سوم میں مضمون اردو کے تحت جوابوں کی شناخت کرنے والے بچے 68% جماعت پنجم میں 57% اور ہشتم جماعت میں 53% ہیں۔

SCERT TELANGANA

☆ ریاستی نتائج کا قومی سطح سے تقابل کرنے پر............

جماعت سوم		جماعت پنجم		جماعت ہشتم	
ریاستی سطح	قومی سطح	ریاستی سطح	قومی سطح	ریاستی سطح	قومی سطح
68%	68%	51%	58%	-	قومی سطح سے زائد

☆ جماعت سوم کے تحت قومی سطح کے نتائج ریاستی سطح کے نتائج مساوی ہیں۔

☆ جماعت پنجم کے تحت ریاست سے قومی سطح کے نتائج 1% زائد ہیں۔لہذا یہ کہا جاسکتا ہے کہ یہ نتائج مساوی ہیں۔

☆ جماعت ہشتم کے تحت ریاستی سطح میں نتائج کا فیصد 53 ہیں وہی قومی سطح کا فیصد 57 ہیں۔یعنی قومی سطح کے نتائج سے ریاستی سطح کے نتائج 3% کم ہیں۔

تجزیہ

☆ تیسری، پانچویں اور آٹھویں جماعتوں کے نتائج کا تقابل کرنے پر یہ بات محسوس کی جاسکتی ہے کہ ترتیب وار نتائج پستی کی جانب رواں ہیں۔

☆ جماعت سوم میں پڑھے گئے مواد کو سمجھنے تک محدود کیا گیا تو پانچویں اور آٹھویں جماعت میں پڑھے گئے مواد سے متعلق غور وفکر کرنے اور تجزیہ کرنے میں بچے ناکام ہورہے ہیں۔اس بات کو محسوس کیا جاسکتا ہے۔

☆ پڑھنا اور سمجھنا استعداد کا اثر ماباقی مضامین کے سمجھنے میں بھی اثر انداز ہوتا ہے۔مثلاً جماعت سوم کے تحت ماحولیاتی مطالعہ میں 67% اور جماعت پنجم کے ماحولیاتی مطالعہ میں 54% نتائج کا تجزیہ کرنے پر یہ بات واضح ہوتی ہے۔

☆ اسی طرح ریاضی کے نتائج بھی زبان کے نتائج کے مساوی ہیں۔زبان کے تحت روانی سے پڑھنا اور سمجھنا استعداد سے متعلق آگاہی فراہم کئے جانے پر ہی ماحولیاتی مطالعہ اور ریاضی کے مضامین میں بھی فروغ نظر آئے گا۔

	30% سے کم کے حاصل	30% تا 50% کے درمیان کے حاصل	50% تا 75 فیصد کے درمیان کے حاصل	75% سے زائد کے حاصل
سوم جماعت	7.2%	16.7%	34.1%	42%
پنجم جماعت	13.8%	26.2%	37.1%	22.8%
ہشتم جماعت	17%	28.7%	39%	15.4%

تجزیہ:

☆ حقیقت میں 75% سوال حل کرنے کے قابل طلباء ہی اس جماعت سے متعلقہ پڑھنے کی استعداد اور اکتسابی نتائج کے حامل ہیں اس بات کا پتہ چلتا ہے۔اس کے مطابق جماعت سوم میں 42% جماعت پنجم میں 22.8% اور جماعت ہشتم میں

SCERT TELANGANA

15.4% طلباء اپنی متعلقہ جماعتوں کے سطح کے حامل ہیں یہ بات واقع ہوتی ہیں۔

☆ جماعت سوم میں 58%، پنجم میں 77.2% اور ہشتم میں 64.4% طلباء اپنے متعلقہ جماعت کے پڑھنے کی استعداد سے متعلق اکتسابی نتائج کو حاصل کرنا ہوگا۔

☆ ان میں 30% تک جماعت سوم میں 7.2%، جماعت پنجم میں 13.8% اور جماعت ہشتم میں 17% طلباء ہیں یہ طلباء روانی سے پڑھنے میں مسائل کا شکار ہیں۔

☆ 30 تا 50 فیصد تک جماعت سوم میں 16.7%، جماعت پنجم میں 26.2% اور جماعت ہشتم میں 28.7% طلباء ہیں جو روانی کے ساتھ مکمل طور پرنہیں پڑھ سکتے یعنی رک رک کر پڑھتے ہیں۔

☆ 50 تا 70 فیصد تک جماعت سوم میں 34.1% فیصد، جماعت پنجم میں 37.1% اور جماعت ہشتم میں 39% طلباء ہیں۔ یہ طلباء روانی سے پڑھنے کے باوجود سمجھنے سے قاصر ہیں یا سمجھنے میں دشواری محسوس کر رہے ہیں۔

استعداد پڑھنا سے مراد روانی سے پرھنے، پڑے ہوئے مواد کو سمجھنے اور سمجھ کر اظہار کرنے کے قابل ہونا ہے۔ اس کے حامل طلباء ہی خود لکھنا، تخلیقی اظہار، لفظیات جیسے استعدادوں پر دسترس حاصل کر سکتے ہیں۔ اسی لئے پڑھنے کو ابتدائی یا بنیادی استعداد تصور کیا جاتا ہے اس کے مطابق پڑھنے کی استعداد سے متعلقہ اکتسابی نتائج کے حصول کے لیے درسی کتابوں میں مشقیں دی گئی ہیں۔ کمرۂ جماعت میں بہرصورت ان کی مشق کروائی جائیں جو حالات بہتر ہو سکتے ہیں۔

انجام

☆ پڑھنے کی استعداد میں اکتسابی نتائج کے حامل طلباء کی تعداد کم ہیں جو باعث تشویش ہیں۔

☆ اس کے اثر سے بچے دیگر مضامین کے سیکھنے میں بھی مشکلات کا شکار ہوتے ہیں۔

☆ نومبر 2017 میں منعقدہ قومی تحصیلی جانچ میں صرف پڑھنے کی صلاحیت کی جانچ کی گئی اس کے لیے بھی صرف معروضی سوالات دیے گئے۔ اگر خود لکھنا یا تخلیقی اظہار کے استعداد سے تعلق رکھنے والے اکتسابی نتائج کو بنیاد بنا کر قومی تحصیلی جائزہ امتحان منعقد کیا جاتا تو نتائج مزید تشویش کا باعث ہوتے۔

کیے جانے والے اقدامات

☆ لسانی اعتبار سے اسباق کی بنیاد پر لسانی استعدادوں اور ان سے متعلقہ اکتسابی نتائج کے حصول کو یقینی بنانے پر توجہ مرکوز کی جائیں۔

☆ اس کے تحت ہر ایک درسی کتاب میں دی گئی حصول طلب استعدادوں اور اکتسابی نتائج کو پڑھ کر فہم حاصل کرے۔

SCERT TELANGANA

☆ ان سے متعلقہ مشقیں ہر سبق میں دی گئی ہیں۔ان مشقوں کا حل پابندی کے ساتھ ہر ایک طالب علم کے ذریعہ کروائے جائیں۔

☆ یعنی بچوں کو پڑھ کر جواب لکھنے کے لئے کہیں اس کے بعد مباحثہ کے ذریعہ ان جوابوں کی تصحیح کی جائے۔جوابات گائیڈ دیکھ کر لکھنے کے لیے روکا جائیں۔ہم کو بھی چاہیئے کہ جوابوں کو تختہ سیاہ پر نہ لکھیں۔

☆ پڑھنے کی استعداد کو فروغ دینے کے لیے خاص طور پر دو حکمت عملیاں اختیار کی جاسکتی ہیں۔

پہلی حکمت عملی: بچوں کو سبق پڑھنے والا بنانا اور وہ سمجھ سکیں اس کے لیے حکمت عملیوں کا اختیار کرنا۔

دوسری حکمت عملی: پڑھنے کے فہم کو فروغ دینے کے لیے یا بچوں کی سطح کو جانچنے کے لیے مشغلوں کا انعقاد کرنا اور حکمت عملیوں پر عمل کرنا۔

روانی کے ساتھ پڑھنا،استعداد کے فروغ کے لئے حکمت عملیاں

1 ۔ سبق کی تصویر کے مطابق گفتگو اور موضوع کا تصور کروانا۔

2۔ سبق کے کردار، واقعات، مناظر کا تصور کرتے ہوئے سبق پڑھ کر موازنہ کرنے کے لئے کہا جائے۔

3۔ سبق کے اہم واقعات، کرداروں سے متعلق موضوعات، مناظر کے متعلق ذہنی خاکہ (Mind Mapping) کی مشق کروانا اس کے بعد سبق پڑھانا۔

4۔ پڑھنے والے موضوع کے متعلق قبل از وقت مباحثہ کروائیں اس کے بعد پڑھایا جائے۔

5۔ ہدایات کے مطابق پڑھنے کے لئے کہنا۔

مثلاً: سبق ''حضرت خدیجہؓ'' سبق 2 (جماعت پنجم) میں آپؐ کی سیرت کو ظاہر کرنے والے الفاظ کی نشاندہی کرنے کے لئے کہا جائے۔

6۔ کہانی ''سبق کی تدریس سے قبل کہانی'' کا کچھ حصہ کہنے کے بعد آگے کیا ہوگا؟ سوچنے کے لئے کہیں۔

7۔ نظم کی تدریس کے موقع پر پہلے نظم کو ترنم سے اداکاری کے ساتھ پڑھنے کے بعد نظم کو پڑھنے کے لئے کہیں یا نظم کو پڑھنے کے بعد اس کے لحن اور ترنم کی مشق کرنے کے لئے کہیں۔

8۔ مضمون کی تدریس کے وقت کسی اہم واقعہ کی وضاحت کر کے اس کے متعلق مزید تفصیلات سبق پڑھنے کے بعد بولنے کے لئے کہا جائے۔

9۔ سبق میں کونسے الفاظ زیادہ تعداد میں ہیں؟ اس طرح کے سوالات پوچھے جائیں۔

10۔ آؤ ''تنبولا'' کھیل کھیلیں

SCERT TELANGANA

مثلاً: کوئی ایک سبق پڑھ کر سبق کے 10 الفاظ کو ان کی بیاضی میں لکھنے کے لئے کہا جائے۔تمام بچے لکھنے کے بعد معلم اپنی پسند کے چند الفاظ سبق سے متعلقہ کہے۔معلم کے کہے گئے الفاظ ان کی بیاض میں ہوں تو اس پر نشان O لگانے کے لئے کہیں۔اس طرح سبق کے مزید الفاظ معلم کہتا جائے جس بچہ کے پاس سب سے پہلے 10 الفاظ پر O نشان تکمیل پائے گا وہ بچہ جیت حاصل کرے گا اس کھیل کے ذریعہ بچے سبق پڑھیں گے اور دلچسپی سے سنیں گے۔

11۔ تصور کرتے ہوئے الفاظ لکھنا۔سبق پڑھ کر موازنہ کرنا

مثلاً: سبق ''تتلی اور گلاب'' کی تدریس سے قبل اس سے متعلق چند الفاظ کو بولنے کے لئے بچوں سے کہا جائے۔انہیں تختہ سیاہ پر لکھنے کے لئے کہیں کا بچوں کے تصوراتی الفاظ سبق میں موجود ہیں؟ سبق پڑھ کر موازنہ کرنے کے لئے کہیں۔

12۔ مماثلت: کسی ایک سبق کی تکمیل پر یا کوئی سبق پڑھانا چاہتے ہوں ویسا ہی ایک اور سنانے کے لیے کہیں۔

مثلاً: شبیر خرگوش کی کہانی بولنے پر شیر سے متعلق کوئی اور کہانی سنانے کے لئے کہیں یا اکبر کے متعلق کہہ کر بیربل سے متعلق پڑھ کر سنانے کے لئے کہیں۔سبق کی تصویر دیکھ کر سبق کا موضوع یکسانیت اور فرق بیان کرنے کے لئے کہیں۔کیا تصویر میں موجود موضوع سبق میں پایا جاتا ہے جو تصویر میں نہیں ہے کیا وہ سبق میں ہے سوال کرتے ہوئے سبق پڑھایا جا سکتا ہے۔

13۔ لفظیات

کوئی ایک لفظ کہہ کر وہی معنی حاصل ہونے والا لفظ سبق میں ڈھونڈنے کے لئے کہیں کسی ایک لفظ سے متعلق الفاظ بچوں سے پوچھ کر تختہ سیاہ پر لکھیں ان میں کون سے الفاظ سبق میں موجود ہیں ڈھونڈنے کے لئے کہیں۔الفاظ کے مترادفات ذو معنی الفاظ بچوں کے ذریعہ مباحثہ کروا کر ظاہر کرنے والے الفاظ، فعل کو ظاہر کرنے والے اہم الفاظ، پیغام رساں الفاظ اقدار کو ظاہر کرنے والے الفاظ، سبق میں ڈھونڈنے لگوائیں اور ان سے متعلق مباحثہ کا اہتمام کریں ما بعد بچے سبق پڑھنے کے عادی ہوں گے۔

14۔ کسی ایک واقعہ سے متعلق الفاظ دے کر وہ ترتیب وار ہیں یا نہیں سبق پڑھ کر معلوم کرنے کے کہیں۔

15۔ اس کے بعد والے لفظ کو سوچ بولنے کے لئے کہیں۔کسی ایک صفحہ کا آخری لفظ کہہ کر اس کے بعد استعمال ہونے والا لفظ سوچ کر کہنے کے لئے ہدایت دیں۔کہا گیا لفظ صحیح ہے یا نہیں جاننے کے کہیں۔

16۔ Close Test: کوئی ایک پیراگراف لے کر ہر پانچویں لفظ کو حذف کر کے وہ پیراگراف تختہ سیاہ پر لکھیں۔ان خالی جگہوں پر کون سا لفظ ہوگا سوچ کر بتلانے کے لئے کہیں۔سبق پڑھ کر ان کی تصحیح کریں۔

فہم کو فروغ دینے اور جانچنے کے مشاغل

1۔ گونگی اداکاری: سبق کے کسی ایک منظر کی اداکاری کر کے بتائیں۔اس سے متعلق پیراگراف کی شناخت سبق میں کرنے کے لئے کہیں۔

SCERT TELANGANA

2۔ ڈرامہ:سبق پڑھ کر مکالمہ لکھنے اور ڈرامہ کرنے کے کہیں ک ہیں۔منظوم کہنیاں رمکالماتی پر مبنی اسباق ان کے لئے مفید ہیں۔

3۔ صنف بدل کر لکھنا: مثلاً کہانی کے اسباق کو منظوم کہانی میں تبدیل کرنا نظموں کو کہانیوں کی شکل دینا۔مکالماتی اسباق کو مضمون ر کہانی کی شکل میں لکھنا، اسباق کے لئے مکالمہ لکھنا، ترتیب وار لکھنا۔

4۔ ماضی سے حال تک: کسی ایک سبق کا عنوان یا مقام یا جگہ یا طرز زندگی وغیرہ جیسے الفاظ کی شناخت کروائیں ان میں ماضی سے حال تک کس طرح کی تبدیلی واقع ہوئی جاننے کے لئے کہیں۔

5۔ ترتیب وار لکھنا: کوئی ایک سبق پڑھ کر سبق کے موضوع یا واقعات کو ترتیب وار لکھنا۔

6۔ سبق پڑھ کر منظر رخلاصہ کی عکاسی ہو۔اس طرح کی تصویریں بنانا۔

7۔ سبق پڑھ کر کلیدے یا اہم الفاظ لکھوانا۔

8۔ سبق کے نئے الفاظ کے معنی جاننے کے لئے لغت کا استعمال کروانا۔

9۔ سبق کے الفاظ کی بنیاد پر بچوں کی لغت طلباء سے تیار کروانا۔

10۔ اگر سبق کہانی پر مشتمل ہو تو درمیانی واقعات اور اختتام کو ظاہر کرنے والے پیراگراف کی نشاندہی کروانا۔

11۔ سبق کے مناظر رواقعات کی بنیاد پر معلوماتی جدول تیار کروانا۔

12۔ سبق کے ہر ایک پیراگراف کا عنوان تجویز کروانا۔

13۔ عنوان کے مطابق سبق کے پیراگراف کی نشاندہی کروانا۔

14۔ مفہوم کے اعتبار سے شعر رمصرعہ کی شناخت کروانا۔

15۔ سبق پڑھ کر سوال لکھنا۔اسی طرح سوالوں کے جواب لکھنا۔

16۔ سبق کی بنیاد پر موقع ومحل کی مناسبت سے الفاظ کے معانی لکھوانا۔

17۔ پڑھے گئے متن کے مطابق صحیح غلط کی نشاندہی کروانا۔

18۔ پڑھے گئے متن کے مطابق معروضی سوالوں کے جواب کی نشاندہی کروانا۔

19۔ پڑھے گئے متن کے مطابق وجوہات اور نتائج لکھوانا۔

20۔ پڑھے گئے متن میں محاوروں، کہاوتوں کی نشاندہی کروانا۔

ان کا استعمال کن حالات میں ہوا ہے وضاحت کرنے کے لیے کہنا اسی طرح کون، کس نے کہا، کیوں کہا، کس سے کہا جیسے موقع ومحل کی مناسبت سے سوالات کرنا وغیرہ۔

SCERT TELANGANA

عملی منصوبہ:

اسکول میں استعداد پڑھنا، کے فروغ کے لئے طلباء کی سطح کی بنیاد پر مختلف حکمت عملیوں کو اختیار کرنا ہوگا۔اس کے تحت کل جماعت مشغلہ کے طور پر تدریسی واکتسابی سرگرمیوں کے انعقاد کے لئے طلباء کی سطح کے مطابق انہیں گروپ میں تقسیم کریں اور اسی مناسبت سے حکمت عملی اختیار کریں۔

☆ اس کے لیے بچوں کی سطح کی جانچ کا ٹسٹ (Diagnostic Test) منعقد کریں۔اس کے ذریعہ پڑھنا لکھنا نہ جاننے والے کون ہیں؟ پڑھنا جاننے کے باوجود سمجھنے سے قاصر کون ہیں؟ سوچ کر تجزیہ نہ کرنے والے کون ہیں ان کی نشاندہی کی جائیں۔

☆ پڑھنا نہ جاننے والوں کے لیے پڑھنا سکھایا جائیں اس کے لیے بے جوڑ الفاظ آسان الفاظ، ہکاری الفاظ، مشدد الفاظ اور مرکب الفاظ سکھانے کی حکمت عملی تیار کرلیں۔ان طلباء کے لیے معلم کا تعاون ازحد ضروری ہیں۔ان کے لیے مشغلے، معلم کی نگرانی میں منعقد کئے جائیں، ماباقی گروپس کو الفاظ ان کی سطح کے مطابق مشغلے دیے جائیں۔

☆ اس کے علاوہ اسکول میں موجود بچوں کے ادب کا مطالعہ طلباء سے کروائیں جو بالکل ہی پڑھنا نہیں جانتے شبنم کی بوندیں، کہانیو ں کے کارڈس، بے حد مفید ثابت ہوتے ہیں۔

☆ ماباقی گروپس یعنی روانی سے پڑھنے میں دقت محسوس کرنے والوں کو اس طرح کی سرگرمی منعقد کی جائیں کہ ایک پڑھتا رہے دیگر تمام سنتے ہیں۔اس طرح یہ عمل ہر ایک سے دہرائیں۔

☆ پڑھنا جاننے مگر فہم حاصل کرنے میں دقت محسوس کرنے والوں کو اس سے قبل متذکرہ مشقیں کروائیں۔

☆ پڑھنا، سمجھنا جاننے والے طلباء سے بچوں کا ادب اور اخبارات کا مطالعہ کروائیں۔

☆ اسکول میں منعقد کیے جانے والے مختصر امتحان میں روانی سے پڑھنا سے متعلق امور کا بہتر صورت جانچ کی جائے۔

اختتامیہ

پڑھنا ایک بنیادی اور ابتدائی استعداد ہے۔اس کو تحتانوی سطح پر ہی فروغ دیا جائیں۔NCF-2005 کے مطابق تحتانوی سطح سے مراد لسانی استعدادوں کا فروغ ہیں۔اس کے بعد ہی بچوں میں اکتسابی صلاحیت فروغ پاتی ہیں۔اس کی بدولت دیگر مضامین بھی سیکھ سکتے ہیں۔لہٰذا قومی تحصیلی جائزہ کے نتائج کو سمجھ کر پڑھنے کی استعداد کو فروغ دینے کی کوشش کی جائے۔

SCERT TELANGANA

1. ضمیمہ جات

تلنگانہ کے کھیل

زبانیں، کھیل، تہوار وغیرہ میں تلنگانہ ریاست میں مختلف انواع نظر آتی ہیں۔ ریاست تلنگانہ کی عظمت کی وجہ یہاں کی تہذیب طور طریقے اور قدیم کھیل ہیں۔

زمانہ کے اعتبار سے کئی تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں اور ان تبدیلیوں کے لحاظ سے ہمارے طرز زندگی میں بھی تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں۔ آج کا سماج جدید رجحانات کا عادی ہو رہا ہے اور زمانہ قدیم سے چلے آرہے روایتی کھیلوں کو بھل رہا ہے۔ ہماری ریاست تلنگانہ میں زمانے سے کھیلے جانے والے کھیل بچوں کی جسمانی اور ذہنی ترقی کے لیے کارآمد ہوتے ہیں جس میں اس زمانہ کا عکس اور ایک دوسرے کی مدد کرنا اور یکجہتی کا فروغ پایا جاتا ہے۔

دوستی کو فروغ دینے والے، بچپن کی یادوں کو قائم رکھنے والے ہمارے روایتی کھیلوں کو موجودہ نسل تک پہنچانا ہماری ذمہ داری ہے۔ ریاست تلنگانہ کا حق اور اسکے حصول کے جذبہ کی طرح، ہمارے کھیلوں کا بھی بچوں سے تعارف کروائیں گے۔ گاؤں میں اور شہروں میں ان کھیلوں کو دوبارہ زندہ کریں گے۔

دستی کا کھیل:

تمام بچے دائروی شکل میں اپنے دونوں ہاتھوں کو پیچھے کی طرف جوڑ کر آنکھ بند کر کے بیٹھے ہیں۔ ایک لڑکا اپنے ہاتھ میں دستی لے کر ان بچوں کے اطراف گھومتے ہوئے ہر بچے کے پیچھے جھکتا ہے۔ اور کسی ایک لڑکے کے پیٹھ کے پیچھے دستی چھوڑ دیتا ہے۔ اور گھومتے رہتا ہے۔ تمام لڑکے آنکھیں کھول کر اپنے پیچھے دیکھتے ہیں۔ جس لڑکے کے پیچھے دستی ہو وہ لڑکا اٹھ کر وہ دستی لے کے دستی ڈالتے ہوئے لڑکے کے پیچھے دستی سے مارنے کے لئے دوڑتا ہے۔ اور دوڑ رہا لڑکا اس کی خالی جگہ میں بیٹھ جائے تو مارنا روک دیتا ہے۔ پھر تمام لڑکے دوبارہ اپنی آنکھیں بند کر لیتے ہیں۔ اور کھڑا ہوا لڑکا دوڑتے ہوئے دوبارہ یہی عمل کرتا ہے۔ اسی طرح یہ سلسلہ چلتا ہے۔ چھوٹے بچے بہت زیادہ محفوظ ہوتے ہیں۔

خانو ں کا کھیل

یہ لڑکیوں کا مخصوص کھیل ہے ترتیب وار 6 خانے بنائے جاتے ہیں۔ اور اسکے متوازی 6 خانے ہوتے ہیں۔ چار عدد املی کے بیج ہاتھ میں لے کر انہیں اوپر کو اچھالتے ہیں اور نیچے گرنے سے پہلے انہیں ہاتھ میں پکڑ لیتے ہیں۔ جتنے بیج ہاتھ میں پکڑے ہیں انہیں

SCERT TELANGANA

خانوں میں رکھتے ہیں۔اس طرح مسلسل کھیل سے تمام چار بیج ہاتھ میں پکڑے جانے پر وہ جیت جائے گا۔

چاندنی میں مٹی کے ڈھیر:

یہ بہت ہی چھوٹا کھیل ہے۔ یہ کھیل لڑکے لڑکیاں مل کر کھیل سکتے ہیں۔ایک لڑکا ایک مقام پر کھڑا ہو کر آنکھیں بند کر کے ایک سے سو اعداد کی گنتی کرتا ہے۔اس درمیان میں باقی بچے مختلف سمتوں میں جا کر چاند کی روشنی میں مٹی کے ڈھیر بناتے ہیں۔اب پہلا لڑکا اپنی آنکھیں کھول کر دوسرے لرکوں کے بنائے ہوئے مٹی کے ڈھیروں کو زمین کے برابر کر دیتا ہے۔باقی بچے مٹی کے ڈھیروں کے حساب سے نشانات دیے جاتے ہیں۔زیادہ پوائنٹس لینے والا لڑکا جیت جاتا ہے۔

لٹو کا کھیل:

یہ کھیل زیادہ تر بڑے لڑکے کھیلتے ہیں۔لٹو لکڑی سے بنا ایک کھلونا ہے جس کے بیرک حصہ میں ایک کیل ہوتی ہے۔مخروطی شکل میں پائے جانے والے اس کھلونے کو کھیل کی جانب سے اوپر تک ایک ڈوری لپٹی جاتی ہے اس ڈوری کو مضبوطی سے ہاتھ میں پکڑ کر زور سے لٹو کو زمین پر چھوڑا جاتا ہے۔جو کیل پر تیزی سے گھومنے لگتا ہے۔

زمین اور پتھر کا کھیل:

یہ کھیل لڑکے اور لڑکیاں بھی کھیل سکتی ہیں۔ایک لڑکے کو ''چور'' طے کیا جاتا ہے۔کھیل کے علاقہ میں زمین اور پتھر کا موجود ہونا ضروری ہے۔''چور'' سے پہلے پوچھا جاتا ہے کہ زمین چاہیے یا پھر اگر ''چور'' پتھر کا نام لیتا ہے تو دیگر تمام لڑکے زمین پر ٹہرنا چاہیے اور غلطی سے ہم کسی پتھر پر ٹہرے ہوں اور ''چور'' آ کر پکڑے تو وہ لڑکا آؤٹ ہو جاتا ہے اور آؤٹ ہونے والا کھلاڑی چور کا کردار ادا کرے گا۔

گلی ڈنڈی:

گاؤں، دیہاتوں کا یہ عام کھیل ہے۔لیکن اب یہ معدوم ہو رہا ہے۔لکڑی سے تیار کی گئی ایک بالشت ''گلی'' اور لکڑی کا ایک چھوٹا سا ڈنڈا ہوتا ہے۔گلی کے باریک کناروں پر ڈنڈی سا مار کر گلی کو اچھالا جاتا ہے۔اور ہوا میں لہراتی گلی کو دوبارہ مار کر دور پھینکا جاتا ہے۔دوسرا لڑکا اس مقام سے ایک پیر سے کودتے ہوئے مارے گئے مقام تک آتا ہے۔اب دوسرے لڑکے کی باری آتی ہے۔

SCERT TELANGANA

گجگوں سے کھیل:

یہ لڑکیوں کے کھیلنے کا کھیل ہے۔ اسکے بیج ایک درخت کے سوکھے پھل سے نکالے جاتے ہیں یا گول چھوٹے 5 پتھروں کو بھی استعمال کر سکتے ہیں ان پتھروں کو ہی گجگے کہتے ہیں۔

بندر شاخ پر:

کسی درخت کے نیچے ایک دائرہ بنایا جاتا ہے۔ اور ایک لڑکا دائرے کے درمیان کھڑا ہوتا ہے دوسرا لڑکا ایک لکڑی کو دور پھینک کر درخت پر چڑھ جاتا ہے درخت پر چڑھنے کے دوران دائرہ میں کھڑا لڑکا اس لکڑی کو واپس لاکر دائرہ میں رکھتا ہے اور اس لکڑی کی نگرانی کرتے ہوئے اطراف گھومتا ہے۔ درخت پر موجود لڑکے نگرانی کرنے والے لڑکے کی آنکھ بچا کر لکڑی لینے کی کوشش کرتے ہیں۔ لکڑی کو لیتے وقت اگر وہ لڑکا چھولیتا ہے تو اسکو آوٹ سمجھا جاتا ہے اور جو لڑکا آوٹ ہوگا وہ لکڑی کی نگرانی کرے گا۔

راجہ، رانی، وزیر، چور

اسکو چھٹیوں کا کھیل بھی کہا جاتا ہے کھیلنے والوں کی تعداد کے لحاظ سے چھٹیوں پر نام لکھ کر انہیں لپیٹ دیتے ہیں اور ان چھٹیوں کو مٹھی میں بند کر کے خوب ہلاتے ہیں اور فرش پر پھینکتے ہیں اور ان چھٹیوں میں جس لڑکے کو راجہ کی چھٹی آتی ہے وہ چور کو پکڑتے گا۔

لنگڑی کا کھیل

زمین پر دائرہ بنا کر یہ کھیل کھیلا جاتا ہے ایک پیر پر لنگڑتے ہوئے پکڑنے کی کوشش کرتا ہے جس لڑکے کو بھی چھوئے وہ اس طرح لنگڑتے ہوئے دوسروں کو پکڑے گا۔ اسی طرح یہ سلسلہ چلتا ہے۔

گولیوں کا کھیل

یہ کھیل بڑے لڑکے کھیلتے ہیں۔ گولیوں کو ایک دائرے میں رکھ کر کھیلنے والا کس گولی کو مارتا ہے۔ دوسرا لڑکا بتلائے گا ایک متعینہ دوری سے اس گولی کو نشانہ لگاتا ہے گر اس گولی کو صحیح نشانہ لگاتا ہے تو وہ لڑکا جیت جاتا ہے۔

پچیسی

یہ ایک قدیم کھیل ہے یہ کھیل کے لئے خانے زمین پر بنائے جاتے ہیں۔ یا کسی مقوئے پر بھی بنائے جاسکتے ہیں اس کھیل میں

SCERT TELANGANA

ساتھ کوڑیاں اور چار پانسے ہوتے ہیں۔اس کھیل کو چاروں کھیل سکتے ہیں کوڑیوں کو ہلا کر زمین پر ڈالتے ہیں اور کوڑیوں کے رخ کے اعتبار سے پچیسی، تیس، اکیس، اعداد کا تعین ہوتا ہے جس سے خانوں میں پانسے آگے بڑھائے جاتے ہیں اور ان خانوں کے درمیان میں ایک گھر ہوتا ہے۔ پہلے جس کے پانسے گھر میں داخل ہوتے ہیں وہ جیت جاتا ہے۔

کبڈی:

یہ دور قدیم سے آج تک کھیلا جانے والا کھیل ہے۔اس کھیل کے لیے ایک مخصوص کورٹ بنایا جاتا ہے۔اس میں دو گروپ کھیلتے ہیں اور ہر گروپ میں 7 کھلاڑی ہوتے ہیں۔

یہ کھیل دو لڑکے کھیلتے ہیں ریت کے مقام پر یہ کھیل کھیلنے میں سہولت ہوتی ہے۔دونوں میں سے ایک لرکا ایک چھوٹا لکڑی کا ٹکڑا ریت میں چھپاتا ہے ریت کو ایک کٹے کی طرح بناتے ہیں اور اس میں چھوٹا لکڑی کا ٹکڑا چھپاتے ہیں دوسرا لڑ کا لکڑی کی جگہ کی شناخت کرتا ہے اور اس جگہ پر دونوں ہاتھ رکھ دیتا ہے اگر لکڑی کے صحیح مقام کی شناخت نہ کر پانے پر وہ چور کہلاتا ہے۔تب اس کے ہاتھ میں ریت رکھ کر اس میں وہ لکڑی کھڑی کی جاتی ہے اور اس لڑکے کے آنکھ بند کر کے دور کسی ایک مقام پر پھینکنے کے لئے کہا جاتا ہے اور واپس اپنے مقام پر لا کر چھوڑ دیتے ہیں اور تلاش کرنے کے لیے کہا جاتا ہے اس طرح بہت دیر تک یہ کھیل کھیلا جاسکتا ہے۔

تکڑ بچیا:

یہ کھیل اکیلے یا گروپ میں کھیلا جاسکتا ہے۔متوازی چار کھڑے خانے اور دو آڑے خانے والے ایک مستطیل کو زمین پر کھینچتے ہیں کھیلنے والے خانوں کے باہر کھڑے ہوتے ہیں۔ پہلے ایک لڑ کا رلڑکی ہاتھ میں موجود بچے کو کسی خانے میں ڈالتے ہیں اور لنگڑتے ہوئے اپنے قدم سے ڈھکیل کر باہر لاتے ہیں۔کھیلتے وقت کھلاڑی کا قدم یا بچا کسی لکیر سے نہ چھوئے۔تمام خانے مکمل ہونے پر اپنے پیر کی انگلیوں میں اس بچے کو پکڑ کر آٹھ خانوں کو لنگڑتے ہوئے پار کرتے ہیں اسکے بعد پیر کو اوپری حصہ پر، سر پر، ہتھیلی پر رکھ کر آٹھ خانوں کو پار کریں اس طرح صحیح کرنے پر جیت کہلاتی ہے۔

چار کھمبے والا کھیل:

اس کھیل میں پانچ لڑکے حصہ لیتے ہیں۔ چاروں لڑکے ایک مربع کے چاروں خانوں میں کھڑے ہوتے ہیں۔انہیں ایک چور ہوتا ہے چاروں لڑکے اپنے خانوں کو بدلتے رہتے ہیں اور چور کو درمیان میں کھڑا کیا جاتا ہے اس طرح خانے کے بدلنے کے دوران چور کسی لڑکے کو چھو لیتا ہے تو وہ اب چور ہو جاتا ہے۔

SCERT TELANGANA

چت . بت :

یہ دولڑکوں کا کھیل ہے ہاتھ میں سکہ لے کر ہلاتے ہیں اور سمتوں کو بدلنے کی کوشش کرتا ہے اور مقابل کو پوچھتے ہیں کہ تمہیں چت چاہے یا بت اور زمین پر سکہ کو اپنے ہاتھ سے ڈھانپ کر ڈالتے ہیں اگر اس لڑکے بتلائے ہوئے سمت حاصل ہو تو وہ جیت جاتا ہے اب دوسرا لڑکا یہی عمل کرے گا۔

لنگوچه:

اس کھیل میں دو گروپ ہوتے ہیں کھلاڑیوں کی تعداد متعین نہیں ہے۔ میدان میں ایک دائرہ بنا کر اس کے درمیان پتھر جماتے ہیں۔ اور دوسرا گروپ گیند سے ان پتھروں کا مار کر بکھیر دیتا ہے اور اگر وہ گروپ گیند کو پکڑ لیتا ہے تو مقابل کا گروپ آؤٹ ہوگا اور اگر گیند دور جاتی ہے تو مقابل کے گروپ کے کھلاڑیوں کو گیند سے مارتے ہیں اور اس درمیان دوبارہ پتھروں کو جمع کر دینے پر دوبارہ پھر سے پتھروں کو بکھیرنا ہوتا ہے۔

شیر کاشکار:

اس کھیل میں پچیسی کی طرح کے خانے ہوتے ہیں۔ املی کے بیج یا کنکروں کو رکھتے ہیں اور انہیں بکریاں تصور کرتے ہیں۔ اب شیر سے بکریوں کو بچاتے ہوئے آگے بڑھ جاتے ہیں۔

آنکھ مچولی:

پہلے تمام بچے تالیاں بجاتے ہوئے ایک لرکے سے ’’ڈائی‘‘ کھیلتے وہ لڑکا دور جا کر اعداد کی گنتی کرتا ہے اس درمیان میں تمام بچے چھپ جاتے ہیں۔ آنے والا لڑکا سب کو تلاش کرتے ہوئے ’’ڈب‘‘ کہکر آؤٹ ہوا تھا۔ ڈائی کھیلے گا۔

کھو کھو:

یہ کھیل دو گروپس کے درمیان کھیلا جاتا ہے۔ ہر گروپ م یں 12 کھلاڑی ہوتے ہیں انہیں 9 کھلاڑی ہی میدان میں ہوتے ہیں ایک گروپ کھیل کے لئے بیٹھتا ہے اور دوسرا گروپ کے کھلاڑی دوڑ لگاتے ہیں۔ بیٹھے ہوئے کھلاڑی دوڑ رہے کھلاڑیوں کو آؤٹ کرنا ہوتا ہے اور اس کے لئے ایک معین وقت ہوتا ہے اس وقت میں جس گروپ والے زیادہ لوگوں کو آؤٹ کرتے ہیں وہ جیت جائے گا۔

SCERT TELANGANA

کیچڑ میں کھیل:

یہ کھیل موسم بارش میں لڑکوں کے کھیلنے کا ہے۔دو عدد لمبی لکڑیاں (بمبو) ان لکڑیوں کو کچھ دور آڑی لکڑی باندھی جاتی ہے اس لکڑی پر کھڑے ہو کر لکڑیوں کو پکڑ کر کیچڑ میں چکر لگاتا ہے پیروں کو کیچڑ نہ لگے اس طرح گھومتے ہیں۔

گھروندے بنانا:

یہ کھیل لڑکے اور لڑکیاں دونوں کھیلتے ہیں۔نم رات میں پیر/ہاتھ رکھ کر اوپر سے ریت ڈالی جاتی ہے اور دباتے رہتے ہیں اس طرح ایک چھوٹا سا گھر تیار ہو جاتا ہے اور آہستہ سے اپنا پیر اور ہاتھ نکال لیتے ہیں۔

سلاخ کا کھیل:

یہ دو گروپ یا دو لڑکے کھیل سکتے ہیں۔موسم بارش میں جب زمین نرم ہو جاتی ہے۔تو ایک لڑکا ایک چھوٹی سے سلاخ کو اپنی پوری طاقت سے زمین پر مارتا ہے۔آگے بڑھتا جاتا ہے اور جب سلاخ زمین میں نہیں دھنستی اور گر جاتی ہے تب دوسرا لڑکا اس مقام سے اصل مقام تک لنگڑتے ہوئے جاتا ہے اور اب دوسرا لڑکا سلاخ کو زمین میں مارتا ہے۔اس طرح یہ کھیل بہت دیر تک کھیلا جاسکتا ہے۔

SCERT TELANGANA

2. ضمیمہ جات

ریاستی ادارہ برائے تعلیمی تحقیق وتربیت، حیدرآباد

محکمہ اسکولی تعلیم، ریاست تلنگانہ

'تلگو' بحیثیت لازمی تعلیم ۔عمل آوری

تلنگانہ ایک خوبصورت مقام ہے۔ جغرافیائی طور پر خوشحال علاقہ ہے۔ دریائیں، پہاڑیں، جنگلات، تالابیں، ندیاں، کالی اور لال مٹی کی زمینات، معدنیات سے مالا مال علاقہ ہے۔ شمال میں دریائے گوداوری، جنوب دریائے کرشنا، قدرتی سرحدوں سے یہ بنا علاقہ ہے۔ گوداوری سے متصل گھنے جنگلات، دریائے کرشنا سے متصل نلا ملا جنگلات قدرتی دولت سے لیس ہیں۔ جغرافیائی طور پر ساز گار ماحول کئی وسائل والا علاقہ ہونے کی وجہ سے یہاں کئی ذات پات کے لوگ ہزاروں سال سے رہ رہے ہیں۔ ان میں سے ایک گونڈ بھی ہیں۔ انہیں ابتدائی انسان کے طور پر تصور کرتے ہوئے پوجنے والا ایک طبقہ تلنگانہ کو تلگو ذات کا ابتدائی انسان کے طور پر آزدرانے تصور کیا۔ مقامی طور پر زمانہ قدیم سے 'تلائنگ' ذات والے رہتے تھے، تلائنگ کی وجہ سے 'تلنگا' 'تلونگو، الفاظ پیدا ہوئے۔ ان کی بولے جانے والی زبان تلگو اور وہ ذات تلگو ہے اس طرح کھنڈا پلی بھائیوں نے تصور کیا۔ مارکنڈاوا یو پران میں تلنگا کا ذکر ہے۔ یونانی سائنس داں ''ٹالے می'' اپنے سفر نامے میں ''تلنگان'' لفظ کا ذکر کیا ہے۔ تلنگا موت ہی تلگو موت کی بنیاد ہے۔ ''تلونگو'' بعد میں تلگو تبدیل ہوا تصور کیا جاسکتا ہے۔ میدک ضلع کے تیلا پور میں سن 1417 دور میں 'تلنگانہ' لفظ کا استعمال کیا گیا ہے۔ مابعد دور میں لفظ تلنگانہ کی تشہیر توسیع طور پر ہوئی۔ یہاں کے عوام کی زبان تلگو ہے اور یہ تلگو بولے جانے والا علاقہ ہے اس لیے اس کو ''تلنگانہ'' کہہ رہے ہیں۔

زبان اظہار مافی الضمیر کا ذریعہ ہے یہ ایک بنیادی تصور ہے۔ زبان کا دائرہ بہت وسیع ہے۔ ہمارا طبعی ماحول، تاریخ، معاشی، سیاسی، سماجی خصوصیات، تہذیب، رسم ورواج، وراثت، خوشحال یادیں زبان سے مربوط ہوتی ہیں۔ اگر ایک لفظ کہنا ہو تو ایک ذات کی روح اس ذات کی زبان میں منعکس ہوتی ہے۔

تلنگانہ عوام کی جانب سے استعمال کی جانے والی تلگو میں خصوصیت پائی جاتی ہے جو سننے میں بھلی لگتی ہے۔ زندگی کے تجربات سے پیدا ہونے والے محاورے، ضرب الامثال، اقوال فطری طور پر مربوط ہونے کی وجہ سے معنی خیزی پیدا کرتی ہے۔ فطری انداز میں، آسانی کے ساتھ، تخلیقی طور پر آگے بڑھ رہی ہے۔ خیالات کو خوش کن انداز میں اظہار کرنے طریقہ کی وجہ سے ''جانو تینو گو'' کے طور پر ستائش حاصل کی۔ سنسکرت، اردو، فارسی، عربی، انگریزی، ہندی کے الفاظ کو اپناتے ہوئے لفظیات کو وسعت دیتے ہوئے یہ ترقی کرنے والی زبان ہے۔

یہاں کے لوگوں کی مادری زبان تلگو ہے تلگو سے دیگر کے لئے اپنی ضرویات کی تکمیل کرنے والی مقامی زبان تلگو کو سیکھنا انفرادی اور سماجی ضرورت ہے چاہے کوئی ہو وہ اپنی مادری زبان میں سوچتا ہے اپنے خیالات کا اظہار جس طرح مادری زبان میں موثر

SCERT TELANGANA

انداز میں کر سکتے ہیں وہ دیگر زبانوں میں نہیں کر پاتے۔کسی بھی ذریعہ تعلیم سے تعلیم حاصل کرنے کے باوجود مادری زبان میں سمجھ کر موقع ومحل کی مناسبت سے دیگر زبانوں میں ترجمہ کر کے اظہار کرتے ہیں تلگوجن کی مادری زبان نہیں ہے وہ تلنگانہ ریاست میں تلگو سیکھتے ہیں اپنی روزمرہ کے معاملات کو بہتر انداز میں روبہ عمل لا سکتے ہیں یہاں کئی عوام سے مل جول میں تعلقات قائم کرنے میں تلنگانہ عوام کی تہذیب وتمدن رسم رواج کو سمجھنے کے لئے نہایت ضروری ہوگیا ہے۔اسی طرح ایک سے زائد زبانیں سیکھنے کی صلاحیت بچوں میں پائی جاتی ہے۔جتنی زیادہ زبانیں سیکھی جائے گی وہ ان کے لئے اپنے علم میں وسعت پیدا کرنے کا باعث بنے گا اسی طرح ان زبانوں سے متعلق احترام،صبر،تجزیہ،تخلیقیت جیسے امور میں فروغ پائیں گی اس طرح لسانی ماہرین نے کہا ہے۔

بدقسمتی سے اس دوران تلگو میں گفتگو کرنے والوں کی تعداد گھٹ رہی ہے۔اس بات کا اظہار UNESCO کے ذریعہ ابلاغ سے کیا گیا جو ایک قابل غور بات ہے۔انگریزی سیکھنے کی چاہت میں تلگو کو نظر انداز کیا جا رہا ہے جس سے اپنی زبان،ادب،تاریخ،تہذیب اور رسم ورواج سے دور ہونے خدشہ پیدا ہوگیا ہے۔ان حالات سے نکل کر تلگو سیکھنے کیلئے ہر ایک کو ترغیب دینا پہلی ضرورت بن گئی ہے۔

عالمی تلگو مہا سبھا کے موقع پر ریاست تلنگانہ کے وزیر اعلیٰ عزت مآب جناب کلوا کنٹلا چندر شیکھر راؤ صاحب تلنگانہ ریاست کے تمام طلبہ تلگو کو ایک لازمی مضمون کے طور پر پڑھنے اور اس سے متعلق قانون بنانے کی بات ڈسمبر 2017 میں منعقدہ ''تلگو مہا سبھا'' کے ابتدائی وآخری اجلاس میں واضح کرتے ہوئے اپنی لسانی دلچسپی کا ثبوت دیا ہے۔اس کے لئے حکومت ریاست تلنگانہ کا مراسلہ نمبر 213 بتاریخ 31-10-2017 کے ذریعہ ایک کمیٹی قائم کی گئی۔یہ کمیٹی کے ارکان پنجاب،دلی،ٹملناڈو اور کرناٹک جیسی ریاستوں کے علاوہ CBSC،ICSC اور کیندریہ ودیالیہ جیسے اداروں کے دورہ کر کے زبان کا استعمال،مختلف زبانوں کا اکتساب،انداز عمل آوری کا باریک بینی سے جائزہ لیکر حکومت کو رپورٹ پیش کی گئی۔

عزت مآب وزیر اعلیٰ نے اس رپورٹ کا جائزہ لیکر مباحثہ کر کے جماعت اول تا دسویں جماعت تک ریاست تلنگانہ کے تمام انتظامیہ اور تمام ذریعہ تعلیم کے اسکولوں میں تلگو کی تعلیم کو تعلیمی سال 19-2018 سے لازمی طور پر عمل کے لئے قانون بنانے کا فیصلہ لیا گیا۔اس کے مطابق مارچ 2018 میں منعقدہ اسمبلی اجلاس میں بل کو پیش کیا گیا۔بتاریخ 30/مارچ 2018 کے دن "Act 10 of 2018" کے طور پر تلنگانہ ریاست میں تلگو کی تدریس واکتساب لازمی (Teaching and learning Telugu Language get compulsory in the state of Telangana) کے نام سے قانون بنایا گیا۔

قانون میں درج امور پر عمل آوری کے لئے درکار وضاحتوں،عملی طریقوں اور مختلف نکات کے بارے میں ریاستی حکومت نے حکومتی مراسلہ نمبر 15 کو یکم جون 2018 میں جاری کیا گیا۔اس کے مطابق ریاست تلنگانہ کے تمام انتظامیہ،تمام ذریعہ تعلیم کے اسکولوں میں تعلیمی سال 19-2018 سے تلگو کو لازمی طور پر پڑھانے اور طلبہ کو سیکھنے کی ہدایت دیتے ہوئے محکمہ اسکولی تعلیم نے 29/6/2018 کو احکامات جاری کئے۔

☆ ریاست تلنگانہ میں تمام انتظامیہ یعنی ریاستی حکومت کے تحت سرکاری،ضلع پریشد،منڈل پریشد اسکولس ریاستی حکومت کی جانب

SCERT TELANGANA

سے مسلمہ حیثیت حاصل کرنے والے خانگی اسکولس، امدادی اسکول، IB،ICSE،CBSE اداروں سے ملحقہ ہر قسم کے اسکولو میں تعلیمی سال 19-2018 سے تلگو کولازمی طور پر پڑھائے جانے کا عمل شروع ہوگا۔

☆ ہماری ریاست میں ریاستی حکومت کے تحت تلگو انگریزی ذریعہ تعلیم کے اسکولوں میں فی الحال تلگو کو بطور مضمون پڑھایا جارہا ہے لیکن دیگر ذریعہ تعلیم کے اسکولوں میں یعنی اردو، ہندی، کینڈا، کنڈاکٹر، تامل ، بنگالی، مراٹھی اسکولوں میں IB،ICCE،CBSE اسکولوں میں تلگو پڑھانے کے عمل کو ہر مرحلہ وار روبہ عمل لایا جائے گا۔یعنی اب تک تلگو کی تعلیم پر عمل آوری نہ کرنے والے اسکولوں میں تعلیمی سال 19-2018 سے تحتانوی سطح پر پہلی جماعت سے آغاز کرتے ہوئے ہر سال ترتیب وار اس میں وسعت دی جائے گی۔اسی طرح ہائی اسکول میں تعلیمی سال 19-2018 سے ششم جماعت سے آغاز کرتے ہوئے ترتیب وار ہر سال وسعت دی جائے گی۔

سہ عمل آوری	تحتانوی سطح	فوقانوی سطح
2018-19	جماعت اول	جماعت ششم
2019-20	جماعت اول؛ دوم	جماعت ششم اور ہفتم
2020-21	جماعت اول، دوم، سوم	جماعت ششم، ہفتم اور ہشتم
2021-22	جماعت اول، دوم، سوم اور چہارم	جماعت ششم، ہفتم، ہشتم اور نہم
2022-23	جماعت اول، دوم، سوم، چہارم اور پنجم	جماعت ششم، ہفتم، ہشتم، نہم اور دہم

☆ دیگر ذریعہ تعلیم کے اسکولوں میں تلگو کی تدریس کے لئے اساتذہ یا دو یا دو والنٹرس کا تقرر حکومت کرے گی۔

☆ کسی بھی اسکول میں ریاستی ادارہ برائے تعلیمی تحقیق وترتیب کی جانب سے تیار کردہ تلگو کی درسی کتابوں کا ہی استعمال کیا جائے اس کے لئے تعلیمی سال 19-2018 میں دیگر ذریعہ تعلیم کے اسکولوں میں تعلیم حاصل کرنے والے طلبہ کو تلگو سیکھنے کے لئے جماعت ششم کے تحت درسی کتاب تیار کی گئی ہے۔

☆ حکومتی مراسلہ نمبر 17 بتاریخ 2014-05-4 کے مطابق مسلسل جامع جانچ تلگو کے لئے بھی منعقد کی جائے۔دسویں جماعت میں حکومت کی جانب سے متعینہ اقل ترین کامیابی کے نشانات حاصل کرنا ہوگا۔

☆ تلگو انگریزی ذریعہ تعلیم کے اسکولوں میں یعنی اردو، ہندی، بنگالی، تمل، کنڈا، مراٹھی میں ابھی تک مادری زبان اور انگریزی سیکھنے آتے ہیں تعلیمی سال 19-2018 سے تلگو کی تعلیم بھی لازمی ہوگی۔

☆ اسی طرح ہائی اسکولس میں اب تک تلگو انگریزی ذریعہ تعلیم کے اسکولوں میں تلگو سیکھتے آرہے ہیں یہ عمل اسی طرح جاری رہے گا لیکن دیگر ذریعہ تعلیم کے اسکولوں میں تعلیمی سال 19-2018 سے تلگو انگریزی زبانوں کے علاوہ زبان سوم کے تحت ہندی، اردو، سنسکرت، ان کی مادری زبان میں کوئی ایک زبان سیکھ سکتے ہیں۔

SCERT TELANGANA

☆ IB,ICSE,CBSE اسکولوں میں تحتانوی سطح پر دو زبانیں سیکھتے ہیں۔ان انگریزی لازمی ہے۔لیکن دوم کے طور پر تلگو پڑھنے کی گنجائش ہے۔لیکن یہ لازمی نہیں ہے۔لہٰذا قانون کی رو سے تلگو سیکھنا ضروری ہو جاتا ہے وہ اپنی مادری زبان کو زبان سوم کے طور پر سیکھ سکتے ہیں۔

☆ 5ویں جماعت تک تلگو پڑھے بغیر 6ویں جماعت میں داخلہ لینے والے طلبا کے لیے آسان تلگو کی کتب تیار کی گئی ہیں جن سے پڑھنا لکھنا سیکھ سکتے ہیں۔5ویں جماعت تک تلگو پڑھنے والوں کے لئے 6ویں جماعت میں عام تلگو کی درسی کتاب ''نواوسنتم'' کا استعمال کرنا ہوگا۔پہلی جماعت میں بھی تلگو اور انگریزی ذریعہ تعلیم اسکولوں میں عام تلگو کی درسی کتب ''جابلی۔1'' دیگر ذریعہ تعلیم کے اسکولوں میں ''تیتنے پلکولو'۔1'' آسان تلگو کی درسی کتاب کا استعمال کرنا ہوگا۔

☆ اگر کوئی بچے 7ویں جماعت تک تلگو پڑھے بغیر 8ویں جماعت یا اس اعلیٰ جماعت میں ہماری ریاست میں تعلیم حاصل کرنے اسکولوں میں داخلہ لینے پر انہیں تلگو سے استثنیٰ دیا جائے گا۔اس کے لیے متعلقہ ضلع مہتمم تعلیمات کے ذریعہ ڈائرکٹر اسکول ایجوکیشن کو درخواست دیکر چھوٹ حاصل کرنا ہوگا۔

قانون کی خلاف ورزی۔کیے جانے والے اقدامات

☆ ''تلگو لازمی قانون'' کی خلاف ورزی کرنا سے مراد............

(الف) تلگو کو لازمی مضمون کے طور پر نا پڑھانا

(ب) تلگو زبان کی تعلیم کے لیے معلم کو مقرر نہ کرنا

(ج) ریاستی حکومت کی جانب سے تیار کردہ تلگو درسی کتابوں کا استعمال نہ کرنا

(د) قانون میں صراحت کردہ دیگر اصول وضوابط پر عمل نہ کرنا

(Act No 10 off 2018 G.O. No 15, Dt:01-06-2018)

☆ اوپر بتائے گئے طریقے پر کسی بھی پرائیویٹ انتظامیہ سے تعلق رکھنے والے اسکول لازمی تلگو کی تدریس پر عمل کرنے میں ناکام ہوں تو یہ تصور کیا جائے گا کہ انہوں نے قانون کی خلاف ورزی کی ہے۔ان حالات میں حسب ذیل اقدامات کئے جائیں گے۔

☆ کسی بھی اسکول میں لازمی تلگو کی تدریس کی عمل آوری کے تحت قانون کی خلاف ورزی ہو رہی ہے اس بات کا پتہ چلتا ہے تو ضلع مہتمم تعلیمات نوٹس جاری کرے گا۔اس سے متعلق اسکول انتظامیہ کو 15 دن کے اندر جواب داخل کرنا ہوگا۔

☆ جواب دینے کے بعد دوبارہ جائزہ لیا جائے گا اس کے باوجود قانون کی خلاف ورزی جاری رہی تو ضلع مہتمم تعلیمات اس بات کو ضلع کلکٹر کے علم میں لایا جائے گا۔ضلع کلکٹر پہلی غلطی تصور کرتے ہوئے پچاس ہزار روپئے (50,000) جرمانہ عائد کریں گے۔متعلقہ اسکول کا انتظامیہ اس سے متعلق ڈائرکٹر آف اسکول ایجوکیشن سے اپیل کر سکتا ہے۔

☆ اسی طرح اس قانون کی دوسری مرتبہ بھی خلاف ورزی کی جاتی ہے ہو تو ضلع کلکٹر متعلقہ اسکول انتظامیہ پر ایک لاکھ روپئے کا

SCERT TELANGANA

جرمانہ عائد کریں گے۔

☆ اسی طرح اگر تیسری مرتبہ بھی خلاف ورزی کی جاتی ہے تو اس اسکول کے مسلمہ حیثیت ختم کردی جائے گی اس طرح جس اسکول کی مسلمہ حیثیت ختم کردی جاتی ہے وہاں تعلیم حاصل کرنے والے طلبہ کو دسویں جماعت کا امتحان ریاست کے SSC بورڈ یا CBSE یا ICSE جیسے کوئی بھی بورڈ کو امتحانات منعقد کرنے کا موقع حاصل نہیں ہوگا۔

ریاستی وضلعی سطح کی کمیٹیاں:

☆ ریاست کے تمام اسکولوں میں تلگو کو لازمی طور پر پڑھانے کا جائزہ لیکر اقدامات کرنے ریاستی سطح پر ایک کمیٹی، اسی طرح ضلع کلکٹر کی صدارت میں ضلعی سطح کی کمیٹی کا قیام حکومت کی جانب سے عمل آتا ہے۔ یہ کمیٹیاں ابتدائی سال میں ہر تین ماہ میں ایک مرتبہ، دوسرے سال سے ہر چھ ماہ میں ایک مرتبہ جائزہ لیکر مناسب اقدامات کے حکومت کو رپورٹ پیش کرتی ہیں۔

دوران ملازمت تربیتی پروگرام

☆ ریاست کے عہدیداروں، مانیٹرنگ آفیسرس، اساتذہ وغیرہ ان تمام کے لیے ریاستی ادارہ برائے تعلیمی تحقیق وتربیت تربیتی پروگرام کا اختتام کرے گا۔

☆ ریاستی، ضلع عہدیداروں، منڈل مہتمم تعلیمات، ٹیچر ایجوکیشن کالج کے پرنسپل، ڈپٹی ایجوکیشنل آفیسروں کے لیے ریاستی سطح پر تربیتی پروگرام منعقد کئے جائیں گے۔

☆ اس طرح صدور مدارس، اساتذہ، منڈل مہتمم تعلیمات وغیرہ کے لئے ضلع مہتمم تعلیمات کی نگرانی میں سطح پر تربیتی پروگرام منعقد کیے جائیں گے۔

وسائل کا حصول:

☆ تمام اسکولوں میں تلگو کی موثر تدریس اور طلبا کو سیکھنے میں معاون کتب خانوں کا قیام عمل میں لانا

☆ تدریسی واکتسابی آلات کا حصول

☆ ٹکنالوجی کا استعمال، ڈیجیٹل اسباق کی تدریس کے اقدامات

☆ اسکولوں میں ادب اطفال کی دستیابی کے ذریعہ تلگو سیکھنے کا ماحول فراہم کرنا

اختتام

تلنگانہ ریاست میں تلگو کو لازمی مضمون کے طور پر تمام اسکولوں میں پڑھا کر بچوں کو سیکھنے کے قابل بنانا چاہئے مابعد تلنگانہ کی تہذیب، تاریخ، رسم ورواج وغیرہ سے متعلق فہم پیدا کرکے، اس کی عظمت کی نشاندہی کرکے احترام کرنے کے قابل ہونا، غیر تلگو داں تلگو سیکھنے کے ذریعہ تلنگانہ سماج سے ہم آہنگ ہوکر، اعلیٰ انسانی تعلقات پیدا کرنے کے قابل ہوں۔ وہ اپنی روزمرہ زندگی کی ضروریات کی تکمیل کرنے کے قابل ہوں۔ اس اچھے مقصد کے تحت تیار کئے گئے قانون کی عمل آوری میں ہم سب شراکت دار بننا چاہئے۔

SCERT TELANGANA

بچوں سے جنسی بدسلوکی سے متعلق
''سوال وجواب'' کے ذریعہ شعور بیداری

بچوں کا تحفظ اور اسکول کا کردار

1.1۔ مدرسے میں بچے کے تحفظ کا ایک منصوبہ کیوں ہونا چاہیے؟

یہ بات اہم ہے کہ بچوں کے حقوق کے سارے معاملات اوراس کا تحفظ آئے دن وسیع ہوتے جارہے ہیں۔اس پس منظر میں ہماری سوچ کا مرکز خیال ایک بچہ اور ہر وہ شخص ہے جو بچوں سے تعلق رکھتا ہے اور یہی بچوں کے تحفظ سے متعلق امور ہیں۔

ایسا سمجھا جاتا ہے کہ گھر کے بعد اسکول ہی ایک ایسا مقام ہے جہاں بچہ محفوظ اور خوش رہ سکتا ہے۔لہٰذا ہر اسکول میں بچہ کے تحفظ کا منصوبہ ہونا چاہئے۔

1.2۔ دستور کی دفعہ 21 میں کسی فرد کی زندگی اور وقار کی طمانیت دی گئی ہے،اسی دفعہ کے تحت 14 سال کی عمر تک بچوں کو حق تعلق بھی دیا گیا ہے۔

جسمانی سزا آر ٹی ای کی خلاف ورزی ہے: حق تعلیم 2009 یہ واضح کرتا ہے کہ تعلیم کے دوران بچے کے لیے کسی خوف اور امتیاز کا برتاؤ نہیں ہونا چاہیے۔

خوف و ہراس کے ماحول میں بچے کا ذہن اگر منتشر ہوجائے تو وہ موثر طور پر تعلیم حاصل نہیں کرسکتا۔ بچے کا تحفظ اور حق تعلیم کا شعور ان کی جامع بہتری اور ترقی سے گہرا تعلق رکھتا ہے۔

جسمانی سزا کا مطلب بچوں پر حملہ قرار دیا گیا ہے اور ایسا کرنا بچے کی آزادی اور اس کی شان کے مغائر ہے۔ ایسا عمل بچے کے حصولِ تعلیم میں بھی مانع ہوتا ہے،اس لیے کہ جسمانی سزا کا خوف انھیں مدرسے سے غیر حاضر رہنے یا مدرسہ ترک کردینے پر مائل کرتا ہے۔ لہٰذا جسمانی سزا باوقار زندگی کے حق کے مغائر ہے۔

1.3۔ بچوں کے حقوق سے متعلق ادارہ جاتی وابستگی۔

یو این سی آر سی کی دفعہ 19: تمام اداروں کے لیے ضروری ہے کہ وہ کسی بچے کو کسی بھی طرح کی جسمانی گزند، ذہنی تکلیف، تشدد، زخم یا گالی، نظر انداز کرنے، غلط طرزِ عمل یا استحصال جس میں جنسی استحصال بھی شامل ہے، کی ہر صورت سے موزوں قانونی، انتظامی، سماجی حیثیت سے محفوظ رکھیں اور اس سلسلے میں آگہی کے تمام کام انجام دیئے جائیں جب کہ بچہ خصوصی طور پر والدین، سرپرستوں یا پھر کسی دوسرے شخص کی نگرانی میں ہوتا ہے۔ یو این سی آر سی اس بات کو بھی واضح کرتا ہے کہ کسی بھی بچے کو ہر طرح کے غلط طرزِ عمل اور نظر انداز کیے جانے سے بچایا جائے۔

بچوں کی تعلیم میں ان کی سلامتی اور ان کا تحفظ ایک پیچیدہ مسئلہ ہے ۔ کیونکہ ان کے 12 تشکیلی سال اسکول میں گزرتے ہیں۔ بچوں اور ان کے والدین سے ربط میں آنے والے ہر ایک فرد کو چاہئے کہ بچوں کے تحفظ کے تحت وہ اپنا کردار ادا کریں۔

SCERT TELANGANA

1.4۔ تعلیمی ذمہ داریوں اور بچوں کے تحفظ سے متعلق قانون حق تعلیم 2009 کے پرووژنس

آر ٹی ای کی شق 29 سے یہ واضح ہوتا ہے کہ ذیلی شق (1) کے تحت انصاف اور جانچ کے طریقے کو متعین کرتے ہوئے تعلیمی اختیارات کی بابت ذیل کے نکات پر غور کیا جائے۔

- دستور میں فراہم کردہ اقدار کے ساتھ ہم آہنگی
- بچے کی ہمہ جہتی ترقی،
- بچے کے علمی صلاحیت اور استعداد کا فروغ
- جسمانی اور ذہنی قابلیتوں کو بہ درجہ اتم فروغ دینا
- علمی سرگرمیاں، تحقیقاتی سوچ اور کھوج کے ذریعہ طفل دوست وطفل مرکوز اکتسابی عمل کو یقینی بنانا۔
- جہاں تک ممکن ہو سکے بچے کی مادری زبان میں تعلیم
- بچے کو خوف، صدمے، پریشانی سے دور رکھتے ہوئے اسے آزادانہ ماحول میں اظہارِ خیال کی آزادی دینا
- علم کے سلسلے میں بچے کی تفہیم کا جامع اور تسلسل کے ساتھ جائزہ لینا اور اس کا زندگی میں اطلاق کا موقع فراہم کرنا۔

Implicit in these clauses is the need for the child to be free of fear and any ill treatment and a school ethos which is rooted in promoting all round safety and well-being of children.

2۔ پاکسو ایکٹ 2012 کے تحت بچوں سے جنسی بدسلوکی سے کیا مراد ہے؟

بچے پر جنسی زیادتی رحملہ ہر وہ جنسی عمل میں اس کا ملوث ہونا ر کیا جانا شامل ہے کہ:

- بچہ سمجھنے سے قاصر ہو
- جس پر بچہ کوئی اطلاع دینے سے قاصر ہو۔
- بچہ جسمانی طور پر تیار نہ ہو اور نہ اس پر راضی ہوتا ہو
- قانون کی خلاف ورزی ہوتی ہو یا سماجی اصولوں پر توڑا جاتا ہو۔

بچے پر جنسی حملہ اس وقت واقع ہونا متصور کیا جائے گا جب کہ اسے کوئی بالغ یا زیادہ عمر کا کوئی شخص یا زیادہ معلومات رکھنے والا کوئی دوسرا بچہ جنسی تسکین کے لیے استعمال کرتا ہو۔ایسا کچھ جسمانی طور پر ہدایت کے طور پر یا جذباتی طور پر کیا جاسکتا ہے جس میں ذیل کی باتیں شامل ہیں۔

- جسم کے کسی حصے کو جنسی جذبات کے ساتھ چھونا کپڑوں پر کپڑوں کے بغیر
- جنسی عمل جس میں دخول ہو، اس عمل میں منہ میں دخول بھی شامل ہے۔
- جلق کے عمل کے بشمول کسی بچے کو جنسی فعل میں شامل کرنے کے لیے آمادہ کرنا۔
- کسی بچے کے روبرو وارادتاً جنسی عمل میں ملوث ہونا
- بچوں کو فحش فلمیں بتانا یا پھر انھیں ایسی فلمیں تیار کرنے کے لیے استعمال کرنا۔
- بچے کو کسی بالغ فرد کا اپنے مخصوص اعضا یا حصوں کو دکھانا (نمائش)۔
- بچے کو قحبہ گری کے لیے حوصلہ دینا۔
- بچے کے ساتھ جنسی رغبت کی باتیں کرنا

SCERT TELANGANA

3۔ ایک ٹیچر ایسا سوچ سکتا ہے کہ:

A۔ میری ذمہ داری تعلیم ہے نہ کہ بچے کا تحفظ

B۔ بچے سے بدسلوکی میرے اسکول میں کوئی مسئلہ نہیں۔

C۔ کیوں مجھے سی ایس اے اور اس سے متعلق قانون اور دفعات بارے میں معلومات حاصل کرنا ضروری ہے؟

اساتذہ قانونی طور پر اس بات پر پابند ہیں کہ بچے سے بدسلوکی / بچے پر زیادتی یا اس کے ساتھ ناروا سلوک یا مشتبہ ایسے واقعات کی رپورٹنگ کرے اور اپنی جماعتوں کو بچوں کے لیے خوف، صدمے اور پریشانی سے پاک رکھے۔

جیسے بھوک اور خرابیِ صحت کی وجہ سے پڑھائی میں رکاوٹ ہوتی ہے اسی طرح جوکھم یا نقصان کے اندیشے یا ایسے کسی تجربے سے بھی پڑھائی محال ہوجاتی ہے چوں کہ ایسے مسائل کو پہچاننا مدرسے کے عملے کے لیے اہم ہوتا ہے اور وہ اس موقف میں بھی ہوتے ہیں کہ بچوں کی مدد کرسکیں تو انھیں چاہیے کہ ایسے مسائل کو بڑھنے سے روکیں۔

مدرسہ اور مدرسے پر مامور عملہ بچے کے تحفظ کے طریقۂ کار کا حصہ ہوتے ہیں اور وہ سماجی کاموں، پولیس سے ربط ضبط، قانونی اور صحتِ عامہ متعلق اور بچوں کی بہبود کے امور کو فروغ دینے پر مامور ہوتے ہیں تو بچوں کا ایسا تحفظ ان کے لے لازم ہے۔

اگر مدرسے کے عملے کو بچوں سے تعلق خاطر ہے جن سے روزانہ کا ربط ہوتا ہے تو ممکن ہے کہ انھیں متاثرہ بچوں سے یا ایسے بچوں سے جنھیں نظر انداز کر دیا گیا ہو، سابقہ پیش آئے یا ایسے کیسس ان کے علم میں آئیں جن میں بچوں کے ساتھ بدسلوکی / ناروا سلوک کیا گیا تھا، تو انھیں چاہیے کہ کسی تاخیر کے بغیر متعلقہ اتھاریٹی کو اس کی اطلاع دیں۔

پاکسو ایکٹ 2012 سیکشن 21 (1) کے تحت قانونی اتھاریٹیز کو بچوں کی جنسی بدسلوکی کے بارے میں رپورٹ کرنا لازمی قرار دیا گیا ہے۔ اور اس کی ذمہ داری سب پر عائد ہوتی ہے بشمول والدین، ڈاکٹرس اور اسکول کا عملہ۔ اس ایکٹ کے تحت بچوں سے بدسلوکی سے متعلق رپورٹ کرنے میں ناکامی شک وشبہ میں بتلا کرتی ہے۔

4۔ میرے رپورٹ کرنے پر ایسا نہ ہو کہ میں پیچیدہ مسئلوں میں جکڑ جاؤں اور میرے لیے یہ بات پریشانی کا سبب نہ بن جائے۔ کیا یہ صحیح ہے؟

جنسی زیادتی کی بات ایسے کسی واقعے کا پردہ فاش کرنے پر آپ اکیلے نہیں ہوں گے۔ اگر آپ کو یہ شبہ ہے یا بچے سے تعلق خاطر رکھتے ہیں کہ اسے نقصان پہنچایا گیا ہے / پہنچایا جائے گا تو آپ کے لیے یہ ضروری ہے کہ اس مسئلے کی متعلقہ عہدیدار سے رپورٹنگ کریں۔ ایسے واقعے کی اطلاع دینے پر آپ کو اپنے مدرسے کے قواعد ملحوظ رکھنے ہوں گے۔

عام طور پر یہ قواعد کچھ اس طرح ہوتے ہیں:

- بچے کی شنوائی کیجیے اور اسے تیقن دیجیے کہ اس واقعے کا پردہ فاش کرنا ایک اچھا قدم ہے اور یہ کہ انھیں مستقبل میں کچھ نہیں ہوگا۔
- بچے سے اس بات کو صیغہ راز میں رکھنے کا وعدہ مت کیجیے اور مہذبانہ انداز میں سمجھائیے کہ ہمارے پیش نظر اسی وقت ہوگا جب اسے بعض دوسرے لوگوں تک واقعے کی اطلاع پہنچائی جائے۔
- اپنے اسکول میں کسی مقررہ شخص یا صدر مدرس تک یہ بات پہنچائیں یا ہیلپ لائن یا پولیس کو اس کی اطلاع دیں۔
- مابعد ہونے والی تمام باتوں کو ضبطِ تحریر میں لائیے اور کارروائی کا ریکارڈ رکھیں، تاخیر نہ کریں۔
- آپ تحقیقات نہ کریں۔ آپ کا رول اس حد تک محدود ہے کہ بچوں کے تحفظ پر مامور پیشہ وروں تک یہ بات پہنچادی جائے۔

SCERT TELANGANA

5۔ صدر مدرس کی حیثیت سے میں اپنے اسکول میں محفوظ ماحول کیسے پیدا کروں؟

5.1 اقل ترین بنیادی ضروری حسب ذیل نکات سے واضح کی گئی ہے:

- اس بات کو یقینی بنائیے کہ بچے کے تحفظ کا ایک منصوبہ اور پالیسی آپ کے ہاں موجود ہو جس میں بچوں کے استحصال کے واقعات کی اطلاع کا طریقہ کار بھی شامل ہو۔
- جہاں کہیں ضرورت ہو، ارکانِ عملہ میں سے ایک رکن اس کا نگران کار اور نائب مقرر کیا جائے۔
- اسکول کے لیے یو ٹی سی پی ایس چائلڈ پروٹیکشن ٹریننگ کا استعمال کیا جائے اور اس امر کو یقینی بنایا جائے کہ ہر ایک اسٹاف ممبر کو یہ ٹریننگ سالانہ طور پر دی جائے جب کوئی نیا رکن یا عملہ شامل ہو، اسے بھی ٹریننگ ضروری ہے۔
- اس امر کو یقینی بنایا جائے کہ آپ کے طلبہ اور ان کے والدین بھی اسکول کے سیفٹی رولز اور پالیسیوں سے آگاہ رہیں۔ علاوہ ازیں اسکول مینجمنٹ کمیٹی کے ارکان کے لیے بھی یہ لازم ہے کہ وہ بھی ان قواعد سے واقف ہوں۔
- مدرسے میں ایسا ماحول اور کلچر فروغ دیا جائے جس میں بچے اپنے آپ کو محفوظ محسوس کریں اور ان میں یہ تاثر پیدا ہو کہ ان کی بات سنی جاتی ہے اور ان کا بھی لحاظ کیا جاتا ہے۔ اس سلسلے میں ذاتی اور جذباتی انداز کا اکتساب، طرزِ عمل سے متعلق پروگرام، طلبہ کے آپس میں ایک دوسرے پر فوقیت اور زیادتی کے خلاف آگہی، مشترکہ کاموں اور اسٹوڈنٹ فورموں سے بھی ایسے ماحول کو فروغ دیا جاسکے گا اور طلبہ کی شخصیت سازی کے لیے خود اعتمادی، قوتِ برداشت اور اعتماد کا پیدا کیا جاسکے گا۔
- باقاعدہ بنیادوں پر طلبہ کے لیے ذاتی سیفٹی کے سیشن منعقد کیئے جائیں اور یاد رہے کہ جنسی زیادتیوں کی بروقت رپورٹنگ یا احتیاطی اقدامات زیادہ بہتر ہوں گے۔
- دوپہر کے کھانے کے بہتر انتظامات، بہتر کلاس رومس، صاف ستھرے بیت الخلا اور کھیل کے میدانوں کی فراہمی اسکول سیفٹی میں بہت مددگار رہو گی۔ اس سے حفظانِ صحت اور ماحول کو صاف ستھرا رکھنے کی بابت بھی فرائض کی تکمیل ہوگی۔

5.2۔ بچہ کی جنسی بدسلوکی کے کیس کی رپورٹ کس طرح کریں؟

کیس کی رپورٹنگ کا طریقہ کار، پاکسو ایکٹ کے تحت بچہ کا بیان ریکارڈ کرنا۔

کون رپورٹ کرسکتے ہیں؟

کوئی شخص (بشمول بچہ) یہ اندیشہ رکھتا ہو کہ کوئی جرم کیا جائے جو اس قانون سے متعلق ہوگا، یا پھر جرم کا امکان ہوگا یا پھر اس کا علم ہوگا ایسا کوئی جرم کیا گیا ہو تو چاہئے کہ وہ شخص جس کے علم میں یہ سب کچھ ہو رپورٹ کرسکتا ہے۔

اس طرح کیس کی رپورٹنگ کی اخلاقی ذمہ داری میڈیا، ہوٹل، لاڈج، اسپتال، کلب، اسٹوڈیو کا عملہ یا فوٹوگرافی کی سہولت مہیا کرنے والے مراکز کو چاہیے کہ وہ ایسی اطلاع، مواد، یا شئے کے علم پر جو کہ کسی بچہ کی جنسی استحصال سے متعلق ہو رپورٹ کریں۔

کسی جرم کی اطلاع دینے میں ناکام ہو جاتا ہو تو وہ شخص متوجب سزا ہوگا۔ اسے قید کی سزا جس کی مدت 6 ماہ ہوسکتی ہے دی جائے گی اور جرمانہ کی سزا بھی دی جاسکتی ہے۔

5.3۔ کیس کے بارے میں کس کو رپورٹ کرنا چاہئے؟

اسپیشل جوینائیل پولیس یونٹ (SJPU) یا مقامی پولیس کو کیس کی رپورٹ کی جائے۔ پولیس یا ایس جے پی یو کو چاہئے کہ وہ ضروری طور پر کیس کی رپورٹنگ تحریری طور پر کریں۔ داخلہ نمبر کا حوالہ دیں، تحقیق کے لیے اطلاع دینے والے کو رپورٹ پڑھ کر سنائیں اور رجسٹر میں اس کا اندراج کریں۔ بہرصورت ایک FIR درج کریں اور اس کی ایک نقل اطلاع دینے والے کو مفت دیں۔

SCERT TELANGANA

5.4۔ رپورٹ کی زبان

اگر کیس کسی بچہ کی جانب سے درج کیا جاتا ہے تو اس کا ریکارڈ لفظ بہ لفظ آسان زبان میں کیا جائے تاکہ بچہ یہ سمجھ سکے کہ کیا ریکارڈ کیا گیا ہے۔ اگر یہ کسی دوسری زبان میں ریکارڈ کیا جاتا ہے جو بچہ نہیں جانتا یہ سمجھتا تو ایسے میں ایک قابل ٹرانسلیٹر کو مہیا کیا جائے تاکہ وہ بچہ کو اس کی زبان میں سمجھا سکے۔

6۔ پاکسو ایکٹ/اصول 2018 کے تحت کیا ترمیمات کی گئیں؟

پاکسو ایکٹ 2012 کے ترمیمات

- ☆ تعزیرات ہند کی دفعہ سیکشن 376 میں ترمیم کرنے کی آرڈیننس تجویز پیش کرتا ہے۔ یہ ترمیم اس بات کی تجویز پیش کرتا ہے کہ عصمت ریزی کی سزا کو کم از کم 7 سال سے 10 سال تک بڑھایا جائے۔
- ☆ آرڈیننس یہ تجویز پیش کرتا ہے کہ سیکشن 376 (3) میں یہ شامل کیا جائے کہ 20 سال سے کم عمر لڑکی کی عصمت ریزی پر سزا 20 سال سے کم نہ ہو اور اس میں عمر قید تک توسیع کی جاسکتی ہے۔
- ☆ جو کوئی 12 سال سے کم عمر والے لڑکی کی عصمت ریزی کرتا ہے اس کو تاحیات سخت قید کی سزا اور جرمانہ یا موت کی سزا ہو آرڈیننس سیکشن 376AB میں اس بات کو شامل کرنے کی تجویز پیش کرتا ہے۔
- ☆ آرڈیننس یہ تجویز پیش کرتا ہے کہ 16 سال سے کم عمر کی خاتون اجتماعی عصمت ریزی کرنے پر تاحیات سخت قید کی سزا اور جرمانہ ہو۔
- ☆ آرڈیننس یہ تجویز پیش کرتا ہے کہ 12 سال سے کم عمر لڑکی کی اجتماعی عصمت ریزی کرنے پر تاحیات سخت قید کی سزا اور جرمانہ یا سزائے موت۔

ہر منٹ، ہر بچہ اور ہر ایک بچہ کا بچپن معنی رکھتا ہے۔

............کیلاش ستیارتھی

7۔ انسانی جسم اور پرسنل سیفٹی

- اساتذہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ ماں باپ اپنے بچوں کو جسمانی تحفظ سے متعلق 3 اور 5 سال کی عمر میں کچھ باتیں بتائیں۔
- بچوں کو جسم کے تمام اعضا کے صحیح نام سکھائیے جن میں مخصوص اعضا جیسے عضوئے تناسل، زنانی شرم گاہ (اندام نہانی) اور دیگر اعضا شامل ہیں۔
- اگر والدین یا ایجوکیٹر اس سلسلے کی زبان یا الفاظ کے استعمال کرنے میں عار محسوس کرتے ہوں تو مقامی یا گھریلو زبان کے الفاظ استعمال کیے جاسکتے ہیں خاص طور پر ایسی صورت میں جب کہ بچہ کمسن ہو۔ جیسے بچہ شعور کی عمر کو پہنچنے لگتا ہے تو اس سلسلے میں موزوں الفاظ استعمال کیے جاسکتے ہیں۔ گھریلو الفاظ کے استعمال کی صورت میں یہ بات واضح ہوجانی چاہیے کہ مخصوص اعضا کے ناموں کا سکھایا جانا کوئی شرم کی بات نہیں فلاو، پیرٹ، شیم شیم، چھی چھی وغیرہ جیسے الفاظ استعمال نہ کیے جائیں۔
- انھیں سکھایا جائے کہ دوسروں کا ان کی ذاتیات میں داخل دینا مناسب نہیں ہے اور یہ کہ دوسروں کا ان کی طرف گھورنا اور ان کے مخصوص اعضا کو چھونا بھی غلط بات ہے۔ بچوں کو بتایا جائے کہ جسمانی مخصوص اعضا خاص اہمیت کے حامل ہوتے ہیں اور ان کی ذاتی

SCERT TELANGANA

نوعیت ضروری ہے۔

- آپ کے بچے کو اس بات کا بھی علم ہو کہ بسا اوقات کسی بات کے سلسلے میں ''نہیں'' کہنا چاہیے اور ایسا کرنا موزوں طرزِ عمل ہے۔
- بچہ جن لوگوں کے ساتھ گلے ملنا / چومنا پسند نہیں کرتا، اسے ایسا کرنے پر مجبور نہ کریں۔ اس کے جذبات کا احترام کرتے ہوئے اس کو یہ حق دیا جائے کہ وہ اسے چومنے یا اسے گلے لگانے کے خواہش مند لوگوں سے ایسا نہ کرنے کا اسے اختیار ہو۔
- بچے کو یہ تاکید کریں کہ کسی کے اس کے مخصوص اعضا کو چھونے یا اسے شہوانی انداز میں دیکھنے کی صورت میں وہ والدین کو فوری اطلاع کرے اور اسے طمانیت دی جائے کہ اس کی بات سنی جائے گی اور اس کی حفاظت کی جائے گی۔
- بچے کو یہ بتائیے کہ عام حالات میں کسی کا چھو لینا تو ٹھیک ہے لیکن اگر کوئی اسے مخصوص انداز سے چھوتا ہو جس سے وہ الجھن میں پڑ جاتا ہو یا خوف کا شکار ہو جاتا ہو تو وہ صاف طور پر نہ کرے اور یہ بات والدین کے علم میں لائے۔

7.2۔ باڈی سیفٹی رولز بچوں کو سکھائیے

میں پرسنل باڈی سیفٹی رولز پر عمل کرتا / کرتی ہوں

رول 1: کپڑوں سے متعلق رولز...... دوسروں کے روبرو میں اپنے مخصوص اعضا ظاہر نہیں کرتا۔ اگرچہ ہم منہ کو نہیں چھپا سکتے، یہ بھی مخصوص اعضا میں شامل ہے۔

رول 2: چھونے کے رولز...... دوسروں کے سامنے میں اپنے خانگی اعضا نہیں چھوتا۔

رول 3: بات کرنے کے رولز...... میں اپنے خانگی اعضا کے تعلق سے اپنے اعتماد کے افراد ہی سے بات کرتا ہوں۔ ان ہی لوگوں کے ساتھ میں اپنے سوالات کرتے ہوئے اس تعلق سے وضاحت طلب کرتا ہوں۔

ایک ہوشیار شخص اپنی جسمانی حفاظت کے رولز پر خود عمل کرتا ہے اور دوسروں کے لیے بھی ایسا ہی ترغیب دیتا ہے۔ میں ایک محفوظ فرد ہوں۔ میں ان قاعدوں پر عمل کرتا ہوں اور دوسروں کے ساتھ بھی نہ غیر محفوظ انداز میں رہتا ہوں اور نہ ہی ایسے انداز سے بات کرتا ہوں اور نہ ہی میرا طرزِ عمل دوسروں کے ساتھ ناواجبی ہوتا ہے۔

اگر کوئی پرسنل باڈی سیفٹی رولز توڑتا ہے تو میں کہوں گا / کہوں گی

جب کبھی ضروری ہو ایسے شخص سے دوری اختیار کیجیے / اگر آن لائن ایسا ہو رہا ہے آف لائن ایسا کریں / فون پر اپنے اعتماد کے کسی شخص کو اس شخص کے بارے میں بتائیں کہ وہ آپ کے ساتھ ناموزوں طرزِ عمل اختیار کر رہا ہے اور اسے روکنا ضروری ہے۔

اگر میرے تحفظ کو لیکر کچھ نقصان پہنچتا ہے یا مسئلہ پیدا ہوتا ہے تو میں 1098 پر مدد کے لیے کال کر سکتا / کر سکتی ہوں۔

SCERT TELANGANA

7.3۔ جنسی بدسلوکی کا اثر/اشارے:

اگر چہ ایسے کسی واقعے کے کئی شواہد ہو سکتے ہیں، متاثرہ بچہ ذیل کے نکات سے زیادہ پہچانا جائے گا۔

- جارحانہ، مخالفانہ اور نٹ کھٹ رویہ
- خود اور دوسروں کے لیے تخریبی
- اسکول رگھر کو بہت جلد آ جانا اور اسکول رگھر نکلنے میں تاخیر......اس بات کو واضح کرتا ہے کہ اسے اسکول رگھر سے خوف ہے۔
- اپنی صلاحیتوں سے کم مظاہرہ (اکتسابی عمل میں جارحانہ پن) یا پھر سیکھنے کے عمل میں تردد اور بے دلی)
- ساتھیوں سے اچھے تعلقات میں ناکامی
- ایسے کپڑے پہننا جو کہ گرم موسم میں ناموزوں ہوں (واضح رہے کہ ایسا عمل ایک تہذیبی مسئلہ بھی ہوسکتا ہے)
- جارحانہ طرزِ عمل یا غیر پختہ برتاؤ
- کسی کو چھونے سے اجتناب برتنا یا ناپسند کرنا ...... جیسے کسی کی طرف سے شاباشی دیتے ہوئے ہاتھ لگانے پر ناپسندیدگی
- بہت زیادہ رونا
- غیر معمولی چیخنا چلانا، الجھن کا بڑھ جانا یا غصہ ہو جانا۔
- کسی مخصوص شخص یا شے کا ڈر رکھنا
- بستر میں پیشاب کرنا یا پتلون ر پاجاما کو لپیٹ کر رکھ دینا
- منہ، جنسی اعضا یا مقعد کی جگہ نا قابل بیان درد، سوجن، خون کا بہنا، سوزش۔
- جنسی طور پر منتقل ہونے والے تعدیے (پھوڑے پھنسیوں سے پانی نکلنا، جنسی اعضا کی کھجلی)
- چلنے میں نا قابل تشریح مشکل
- سر اور پیٹ کے درد میں اضافہ

8۔ جاگو! بدلو!! بولو!!!

ایک سالہ طویل مہم ''جاگو! بدلو!! بولو!!!'' کا آغاز اکتوبر 2017 میں ہوا۔ اس سیکٹر کے تحت کام کرنے کے لئے محکمہ پولیس، اسکولی تعلیم، صحت وطبابت، خواتین بہبود و اطفال این جی اوز کے ساتھ مشترکہ طور پر آگے آئے ہیں۔

بچہ کی سلامتی اور تحفظ ہماری ذمہ داری ہے۔ آیئے اسکولوں کو اکتسابی ہب میں تبدیل کریں تاکہ بچے خوشحال اور محفوظ بچپن کی جانب بڑھیں۔

> "There is no trust more sacred than the one the world holds with children. There is no duty more important than ensuring that their rights are respected, that their welfare is protected, that their lives are free from fear and want and that they can growupinpeace."
>
> — Kofi Annan

SCERT TELANGANA

Abbreviations

CCIs	Child Care Institutions
CEDAW	The Convention on the Elimination of all forms of Discrimination Against Women
CPCR	Commission for Protection of Child Rights
Cr. PC	Criminal Procedure Code
CRIN	Child Rights Information Network
CWC	Child Welfare Committee
DCPU	District Child Protection Unit
DHR	Department of Health Research
FIR	First Information Report
ICDS	Integrated Child Development Services Scheme
ICPS	Integrated Child Protection Scheme
IO	Investigation Officer
IPC	Indian Penal Code
JJ Act	Juvenile Justice (Care and Protection of Children) Act
MLC	Medical Legal Care
NCPCR	National Commission for Protection of Child Rights
NFHS	National Family Health Survey
NGO	Non Government Organisation
OP3CRC	Third Optional Protocol to the Convention on the Rights of the Child on a communications procedure
OPs	Optional Protocols
POCSO	Protection of Children from Sexual Offences Act
PTSD	Post Traumatic Stress Disorder
SCPCR	State Commission for Protection of Child Rights
SJPU	Special Juvenile Police Unit
UNCRC	United Nations Convention on the Rights of the Child
UNICEF	United Nations International Children's Fund

United Nations Convention on the Rights of the Child (UNCRC) in 1992 declared the following Child Rights :

Survival rights: include the child's right to life and the needs that are most basic to existence, such as nutrition, shelter, an adequate living standard, and access to medical services.

Development rights: include the right to education, play, leisure, cultural activities, access to information, and freedom of thought, conscience and religion.

Protection rights: ensure children are safeguarded against all forms of abuse, neglect and exploitation, including special care for refugee children; safeguards for children in the criminal justice system; protection for children in employment; protection and rehabilitation for children who have suffered exploitation or abuse of any kind.

Participation rights: encompass children's freedom to express opinions, to have a say in matters affecting their own lives, to join associations and to assemble peacefully. As their capacities develop, children should have increasing opportunity to participate in the activities of society, in preparation for adulthood.

SCERT TELANGANA